صحابہ رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا ترجمان

سلسلہ وار

نظام خلافت راشدہ

خیرپور سندھ

مارچ 2013ء بمطابق ربیع الثانی 1434ھ شمارہ نمبر 3 جلد 4

ثانی اثنین ہے کوئی ان کا اس کمال میں؟
یکتا تھے آپ حسن و جمال و خصال میں!

حدیث

سپاہ صحابہ

پر دہشت گردی کا الزام ناکامی چھپانے کا حربہ ہے

وزیر داخلہ کو قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا جواب

جھنگ الیکشن قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی دونوں سیٹیں جیتیں گے ان شاء اللہ

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کے خصوصی انٹرویو

ہزارہ برادری کی طرح ہمارے گھر غیر محفوظ کر دیئے گئے

قائد اہلسنت بلوچستان مولانا محمد رمضان مینگل

ایرانی صدر پر جوتوں کی بارش

میڈیا رپورٹ

سپاہ صحابہ کراچی کے سابق صدر حضرت مولانا رفیق الخلیل شہید ہوگئے

حالات و واقعات

کراچی علماء کا قاتل پکڑا گیا

سنسنی خیز انکشاف

قومی اسمبلی میں ناموس صحابہ بل پیش کریں گے

کراچی حکومت ناکام ہو چکی ہے

قائد اہلسنت کراچی حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی کی میڈیا سے گفتگو

صحابہ کی گستاخی سنگین دہشت گردی ہے

CamScanner

امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ فصل

حدید مرزا

زندہ باد اے پیکرِ صدق و صفا | اس قولِ بن زبیر سے ہم متفق ہیں سب

عندلیب گلستانِ مصطفیٰ | عبداللہ نامِ نامی تھا صدیق تھا لقب

باوقار و ارجمند و سرفراز | اک اور یوں عتیق لقب آپ کا ہوا

پیکرِ لطف و عطا و دلنواز | وصف بشر ہے جو بھی وہ سب آپ کو ملا

نکتہ سنج و نکتہ بین و نکتہ داں | ثانی اثنین ہے ان کا کوئی اس کمال میں

فیض یابِ پیر طیبہ بے گماں | یکتا تھے آپ حسن و جمال و خصال میں

عظمتِ روحانیت کا تاجدار | مصعب نے لکھا نودی و سعد و زبیر نے

خدمتِ اسلام تھا اس کا شعار | لکھا یہ ترمذی نے اور اہل خیر نے

ملتِ بیضا کے سچے راہبر | تہذیب میں لکھا ہوا دیکھو یہ برملا

رحمتِ حق تھی تمہاری ہمسفر | ہوتا ہے وہ عتیق جو دوزخ سے ہو رہا

نسبت تو دیکھیے کہ یہ اولادِ کعب ہیں | بعد از رسولِ پاک ﷺ فضیلت مآب ہیں

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

المعروف

خلافت ورلڈ آرڈر

تالیف: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

- 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- دنیا بھر کے مسلمان ممالک کی سیاسی و جغرافیائی حالت
- مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر ..... اس کی حیثیت
- پوری دنیا پر دفاعی تسلط کی امریکی کوشش
- مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- خلافت ورلڈ آرڈر دورِ حاضر کا حقیقی تقاضا
- اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- براعظم ایشیا، افریقہ میں انگریزی بالادستی
- دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- [illegible]

- خلافت کی بنیاد پر اسلامی دعوت کا طریقہ کار
- غلبہ اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- بیسویں صدی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش
- عالمگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم

یہ کتاب 14 سال قید اسیری کے دوران کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی [illegible]

اعلیٰ کتابت

خوبصورت طباعت

صفحات 208

ہدیہ -/125

کتاب چھپ چکی ہے
آج ہی اپنے قریبی بکسٹال یا [illegible]

ناشر
ادارہ اشاعت المعارف
سمندری فیصل آباد
Ph: 041-3420306

ناموس صحابہ واہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

سلسلہ وار

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

بانی
علامہ علی شیر حیدری شہید

سرپرست اعلیٰ
قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران
مولانا اورنگزیب فاروقی
مرکزی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ پاکستان

مارچ 2013ء — شمارہ نمبر3 — جلد 4

فہرست

اہلسنت والجماعت کے خلاف آپریشن ظلم ہے	5
ضرب حیدری	6
تفسیر آیات اظہار دین	7
انٹرویو مولانا محمد الیاس بالاکوٹی	9
خلافت، دلیل وقانون کی حکومت	13
ایرانی ظلم کے شکار مسلمان	17
مولانا رفیق الخلیل شہید	19
خلافت راشدہ واحادیث رسولؐ	21
سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا الزام	23
اہل حق پر مظالم کی داستانیں	25
آئمہ کے حیرت انگیز کمالات	29
غور وفکر کی دعوت	33
ہمارا ووٹ کی شرعی حیثیت	37
شیعہ کا مکر وفریب	39
ایرانی صدر پر جوتوں کی بارش	41
صحابہ کی گستاخی سنگین دہشت گردی	43
مولانا مسعود الرحمن عثمانی کے گھر پر چھاپہ	44
بزم قارئین	45
میری کہانی میری زبانی	47
ہزارہ برادری کی خاطر ہمارے گھر غیر محفوظ	49
آپ کی مشکلات کا روحانی وطبی حل	50

امیر عزیمت حضرت العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید

مورخ اسلام حضرت العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

شہید ناموس صحابہ حضرت العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہید

چیف ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود

مجلس مشاورت	مجلس ادارت
سید غازی پیرل شاہ (سندھ)	سید سکندر شاہ
حاجی غلام مصطفیٰ جدون (خیبر پختونخواہ)	سید علی معاویہ شاہ
مولانا شمس الرحمن معاویہ (پنجاب)	غلام رسول
مولانا ثناء اللہ فاروقی (بلوچستان)	محمد ظہیر
مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)	محمد طارق
مولانا عبداللہ حیدری (گلگت)	محمد معاویہ

فی شمارہ 35 روپے، سالانہ 500 روپے، رابطہ کیلئے:
0300-7916396 (صبح 8 سے شام 5 بجے)
0306-7610468، 041-3420396
Khelafaterashida@yahoo.com -------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر نظامِ خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی القمان خیرپور سندھ

فرمان الٰہی عزوجل

ترجمہ: ...... ''(یہ صحابہ) صبر کرنے والے ہیں۔ اور راست باز ہیں۔ اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں۔ اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔

آل عمران ۲

فرمان رسول ﷺ

حضرت انسؓ ...... فرماتے ہیں کہ'' مالک ابن دخشنؓ کا آنحضرت ﷺ کے سامنے گزر ہوا تو لوگ ان کی بدگوئی کرنے لگے۔ اور اسے منافقین کا سردار کہنے لگے۔ تو حضورؐ نے فرمایا چھوڑ دو میرے صحابہ کو ان کو برا بھلا نہ کہو۔

ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۲۷

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

آنخضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب منکرین زکوٰۃ، منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث کے فتنوں نے سر اٹھایا اور قریب تھا کہ محمدیؐ شریعت کی اصلی تعلیم تبدیل ہو جاتی، ایسے کٹھن اور پرخطر موقع پر خلیفہ اول صدیق اکبرؓ کے دور کا یہ واقعہ ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ جب آپؓ کو خبر ملی کہ منکرین زکوٰۃ نے مال زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ کلمہ گو تھے، تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسجد نبویؐ میں ایک اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایا...... ''اینقص الدین و انا حی''...... حضور ﷺ کا دین کمزور ہو جائے اور میں زندہ رہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے آپؓ نے فرمایا ''جو شخص کسی کو رسی جو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ میں دیتا تھا روکے گا اس رسی کے لیے بھی جہاد کروں گا۔''

دینی غیرت کا یہی وہ جذبہ تھا جس کی وجہ سے آنخضرت ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جب چاروں طرف سے فتنوں نے سر اٹھایا تب بھی رسول اللہ کا دین جوں کا توں باقی رہا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا اور اس میں سات سو قرآن کے قراء کی شہادت ہوئی لیکن صدیقی غیرت وحمیت کی چنگاری بھڑکتی رہی۔ تا آنکہ تمام فتنے مٹ گئے اور ختم نبوتؐ، احادیث رسولؐ، رکن اسلام زکوٰۃ جیسے شعائر اصل صورت میں آج بھی باقی ہیں۔

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میں بڑے صاف اور واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ مولویت کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ مولوی اپنے نام کے ساتھ دیوبندی لکھ کر ٹاؤٹ ہو، یقین کر لیجئے کہ اس رب کی قسم جس نے محمد ﷺ کی زلفوں میں رعنائی رکھی تھی کہ دیوبندی مولوی ٹاؤٹی نہیں کر سکتا وہ دیوبندیت کو بدنام کرتا ہے کسی اور کا ایجنٹ ہوگا۔

ہو دیوبندی کی روحانی نسل، ہو دیوبند کا لقب رکھنے والا اور پھر بیڑی نہ پہنے، دیوبند کا لقب ساتھ رکھنے والا ظالم وڈیرے کی آنکھ میں آنکھ نہ ڈالے، وہ دیوبند کا نام لینے والا عطاء اللہ شاہ بخاری کی یاد تازہ نہ کرے، میں اسے دیوبندی نہیں سمجھتا، منافق سمجھتا ہوں، دیوبندیت ایک تحریک کا نام ہے، دیوبندیت جرأت کا نام ہے، دیوبندیت کردار کا نام ہے، دیوبندیت صاف گوئی کا نام ہے۔

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

ایران کے بارے میں آپ نے سن لیا کہ ایران کے آدم خور خمینی نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خمینی حجۃ اللہ۔ کلمہ طیبہ کے اندر خمینی کا نام انہوں نے شامل کر دیا۔ اور خمینی نے کہا کہ حضور ﷺ اپنے مشن میں ناکام واپس ہو گئے تھے۔ ہم پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس زہر آلود لٹریچر پر فوری پابندی لگائی جائے اور ایران کے سفارت خانے پر ان سرگرمیوں کی وجہ سے پابندی لگائی جائے۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، لیکن ابوبکرؓ و عمرؓ پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے، ہمارا تعلق اس جماعت کے ساتھ ہے، ہمارا تعلق ان علماء کے ساتھ ہے، جن علماء نے انگیز کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر ڈیڑھ سو سال تک ظلم وتشدد کا مقابلہ کیا لیکن گردن نہیں جھکائی۔

(جلال پور پیروالا سے شہدائے بالاکوٹ کانفرنس سے خطاب)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

کیا یہ صحابہ صرف اعظم طارق کے ہیں؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہ صرف ہمارے ہیں؟ صحابہ سب مسلمانوں کے ہیں۔ تبلیغ والو! صحابہ نہ ہوں تو تبلیغ ثابت نہیں۔ سیاست دانوں! صحابہ نہ ہوں تو نظام خلافت راشدہ ثابت نہیں۔ قرآن پڑھنے والو! اگر صحابہ نہ ہوں تو قرآن ثابت نہیں۔ حضور ﷺ کے دور میں یہ قرآن نہیں تھا۔ قرآن کو جمع کرنے والے صحابہ، امت کو حدیثیں جمع کر کے دینے والے صحابہ۔ حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ کرامت کو دکھانے والے صحابہؓ دور دراز ملکوں میں جا کر لوگوں کو اسلام سکھانے والے صحابہؓ دریاؤں میں گھوڑے اتار کر دین کی بات کرنے والے صحابہؓ آگ میں جل کر حق کی بات کرنے والے صحابہ، تختہ دار پر لٹک کر دین کی بات کرنے والے صحابہ!

اہلسنت والجماعت کے خلاف آپریشن ظلم ہے

اہلسنت والجماعت کے خلاف ملک گیر آپریشن کے دوران، صوبائی، ضلعی اور تحصیل عہدیداران کی گرفتاریوں اور چھاپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کی ملک بھر کی محبِ وطن جماعتوں نے نہ صرف پرزور مذمت کی ہے۔ بلکہ اسے ظلم و بربریت کی انتہاء قرار دیا ہے۔ قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے گھر سمندری کی پولیس نے ریڈ کیا۔ پولیس اہلکار دروازہ توڑ کر گھر میں داخل ہوئے علامہ فاروقی شہیدؒ کے صاحبزادے مولانا عثمان فاروق ضیاء اور بھتیجے مولانا عمر فاروق، سہیل جانباز اور حسن طیب کو گرفتار کر کے تھانہ سٹی سمندری لے گئے۔ مقامی ایس ایچ او عثمان لاشاری کی مداخلت پر چاروں لڑکوں کو تھانہ سٹی سمندری سے رہا کر دیا۔ تحصیل سمندری کے صدر قاری محمد یونس اور صوبہ پنجاب کے نائب صدر مولنا ریحان محمود ضیاء کے گھروں پر بھی چھاپہ مارا گیا لیکن وہ گھر میں موجود نہ ہونے کی بنا پر گرفتار نہیں ہو سکے۔ اسی طرح اہلسنت والجماعت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کے گھر میں بھی پولیس داخل ہوئی ان کے والد محترم مولانا عبدالمعبود گرفتار کر کے تھانہ میں بند کر دیا۔ جھنگ سے حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے بیٹے مولانا معاویہ اعظم اور بھائی حضرت مولانا محمد عالم طارق کو بھی گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ رحیم یار خاں سے امیر المجاہدین ملک محمد اسحاق اور بہاولنگر سے سید غلام رسول شاہ کو بھی مقامی جیلوں میں نظر کیا گیا۔ اسی طرح پنجاب حکومت کی طرف سے صوبہ بھر میں آپریشن کی وجہ سے اہلسنت والجماعت کے صوبائی، ضلعی اور تحصیل عہدیدار اپنے گھروں سے باہر وقت گزارنے پر مجبور ہیں۔

قائد اہلسنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی، جنرل سیکریٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں اور سیکرٹری اطلاعات مولانا اورنگزیب فاروقی نے اہلسنت والجماعت کے کارکنوں اور قائدین کے خلاف آپریشن کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اہلسنت والجماعت کے خلاف آپریشن فوری طور پر بند کیا جائے اور گرفتار قائدین اور کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ پنجاب اور مرکزی حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں۔ اہلسنت والجماعت کے قائدین نے کبھی بھی دہشت گردی کی کسی کاروائی کی حمایت نہیں کی بلکہ قتل و غارت کے ہر واقعہ کی نہ صرف پرزور مذمت کرتے رہے ہیں بلکہ ملزمان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ ملک کی نازک صورتحال کے باوجود وزیر داخلہ رحمان ملک نے پنجاب حکومت کو سات سو سے زائد اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کو گرفتار کرنے کی فہرست بھیجی ہے۔ جس پر پنجاب پولیس نے عملدرآمد کرتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مارنے شروع کر دیئے وزیر داخلہ کی طرف سے پنجاب حکومت کو اس طرح کی فہرستیں بھیجنا بہت گہری سیاسی چال ہے۔ کیونکہ اہلسنت والجماعت اور مسلم لیگ ن کا آئندہ آنے والے انتخابات میں متفقہ امیدوار لانے کے لائحہ عمل پر کام جاری تھا۔ رحمان ملک نے پنجاب کے حکمرانوں کو دہشت گردوں کا ساتھی ہونے کا طعنہ دے کر اہلسنت والجماعت اور ن لیگ کے درمیان طے شدہ معاہدہ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔

پنجاب کے حکمران میاں محمد شہباز شریف کو رحمان ملک کی سیاسی چال اور سازش کو سمجھتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے خلاف پولیس آپریشن بند کرنے کا حکم دینا چاہیے۔ اور پولیس کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ کسی دہشت گردی کے واقعہ میں مجرم ثابت ہونے والے افراد ہی کو گرفتار کریں، بے گناہ اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کی گرفتاریوں سے اہلسنت والجماعت کا رکن یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ پنجاب حکومت اس موقعہ پر بے گناہ لوگوں کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتی تو اگر یہ لوگ کامیاب ہو گئے تو پھر کیا سلوک کریں گے؟ میاں محمد شہباز شریف اور دیگر مسلم لیگی قائدین کو رحمان ملک کی سازشوں کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب نے اہلسنت والجماعت کے بے گناہ کارکنوں کی گرفتاری کا سلسلہ بند نہ کیا تو پھر معاہدے اور سیٹ ٹو سیٹ ایڈجسٹمنٹ ختم ہونے کا جواز پیدا ہو جائے گا۔ جس کا زیادہ نقصان مسلم لیگ ن کو ہی ہوگا

وھو الذی نفس محمدا بیدہ ما کان من ھذا الا الحق او کما قال النبی ﷺ

فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں محمد کہتا ہوں حالت جو بھی ہو غصہ ہو تب رضا ہو تب اس زبان پر جو بات آئے گی وہ حق ہوگی۔

میرے دوست! پیغمبر معصوم ہے اس لیے بات مطلقہ ہے پیغمبر کے بعد کوئی معصوم نہیں اس لئے وہاں شرط ہے کہ ایمان بھی ہو، اطاعت بھی ہو......اب آگے چونکہ معصوم کوئی نہیں اس لیے شرطیں لگ رہی ہیں......

ہاں فرد واحد معصوم نہیں لیکن اجماع امت معصوم ہے....فرمایا......"لا تجتمع امتی علی الضلالۃ" اسی وجہ سے کہ اجماع معصوم ہے......اصول میں لکھا کہ (نورالانوار صفحہ 222)

فالا جماع...... ثم الا جماع علی مراتب فالاقوی اجماع الصحابۃ رضی اللہ عنہم نصاً بان یقول کل واحد منھم اجمعنا فیکون کالآیۃ والخبر المتواتر حتی یکفر جاحدہ......

جس طرح اللہ کے فرمان کا منکر کافر ہے......رسول کی بات کا منکر کافر ہے......اسی طرح اجماع اقوی کا......اجماع صحابہ کا منکر کافر ہے......تبھی تو کہتا ہوں......

قرآن کو غلط کہے......تب کافر ہے۔ پیغمبر کریم کی گستاخی کرے......تب کافر ہے۔ ختم نبوت کا انکار کرے......تب کافر ہے۔

صحابہ کے اجماع کا انکار کرتے ہوئے جناب صدیق اکبرؓ کی عظمت کو سلام نہ کرے امامت کو تسلیم نہ کرے......تب کافر ہے۔

یہیں پر تمثیلاً جو چیز پیش کی یہیں نورالانوار میں وہ ہے۔"کالا جماع علی خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

پڑھانے والے بیٹھے ہیں میں نہیں کہتا، بچگانہ کھیل نہیں ہے نوجوان کا نعرہ نہیں ہے عام آدمی کی بات نہیں ہے کسی مسجد سے اٹھ کر ایسے ہی مولوی نے نہیں کہہ دیا، یہ اصولی بات ہے اور اصولی کتب میں ہے، پڑھائی جانے والی بات ہے کہ جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے اگر کوئی اپنی کتابیں پڑھ کر بھولتا ہے......میں اسے کیا کروں؟......کیسا مولوی مانوں میں اسے؟

کیسا عالم مانوں میں اسے؟ جسے یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ میں نے جو کتاب پڑھ کر دستار بندی کی تھی وہاں کیا لکھا تھا......آج کہتا ہے مطلق مطلق......گھر رکھ اپنے اطلاق کو کہاں جائے گا؟......تیرے اطلاق میں تو ان اللہ علی کل شیئ قدیر نہیں رہتا......بات کر سیدھی......جو سیدنا صدیق اکبرؓ پر بھونکتا ہے سارے صحابہؓ کے اجماع کو غلط کہتا ہے......اصول اسے کافر کہتا ہے۔

اگر چہ یہ بات ہلکی ہے یہ کافر تو قرآن کا منکر ہے......ختم نبوت کا منکر ہے......لیکن کیا تو اصول بھولے گا اصول سے روگردانی کرے گا؟؟؟ تو پھر میں تجھے مولوی نہیں مانتا تیرے اختلاف کی میرے پاس کوئی اہمیت نہیں۔

میں عرض کر رہا تھا......پیغمبر کی زبان معصوم ہے اس زبان سے کوئی بات غلط نہیں آئے گی۔ پیغمبر نے اس زبان سے اللہ کو واحد کہا......تو یہ سچ ہے حق ہے۔ اس زبان سے اپنے آپ کو خاتم النبیین کہا......یہ بات سچ ہے۔ جنت کا اعلان کیا......یہ بات سچ ہے۔ فرشتوں کا اعلان کیا یہ بات......حق ہے۔ پیش قرآن کیا یہ بات......حق ہے۔ قیامت کا اعلان کیا' یہ بات......سچ ہے۔ اس زبان اطہر سے جناب صدیق اکبرؓ کو جنتی کہا' یہ بات......سچ ہے' حق ہے۔ اور اس زبان سے' اور اس عمل سے اپنا مصلیٰ صدیقؓ کے حوالے کیا' یہ بات......حق ہے۔

تیرا انتخاب غلط ہو سکتا ہے نبی معصوم کا انتخاب معصوم ہے اور میں نبی کے انتخاب پر بھونکنے والے کو آسمان پھٹ پڑے......مسلمان نہیں مان سکتا......کھلی بات ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی ہیں۔ دو باتیں نہیں ہو سکتیں اختلاف نہیں ہو سکتا' کھلم کھلا بات ہے' ہمیں پھانسی کے پھندے پہ چڑھنا قبول ہے تختے پہ جانا قبول لیکن ہمیں اس کافر کو کافر کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

مسلمان کو جو کافر کہے؟......ہم کہتے ہیں تم چودہ سال کیا الٹا لٹکا دو گولی سے اڑا دو جو مسلمان کو کافر کہے......اس کو جو سزا مرضی رکھو وہ تھوڑی ہے......لیکن یاد رکھو سب سے پہلا مسلمان صدیق اکبرؓ ہے اور اس بات پر کوئی جھگڑا نہیں......اس میں کوئی اشتعال نہیں' اس میں کوئی قتل و غارت نہیں' قتل و غارت تو یوں ہوتا ہے کہ ایک کھڑا ہو کر پیغمبر کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا ہے، ایک کھڑا ہو کر نبی کے ازواج مطہرات پر بکواس کرتا ہے دوسرا اسے کہتا ہے زبان بند کر الڑائی یہاں سے ہوتی ہے' اگر کوئی گستاخی ہی نہ کرے......لڑائی کیوں ہوگی؟

اپنے گھر بیٹھ کر کوئی اپنے آپ کو ہاتھ مارے، جوتے مارے، خون نکالے اپنا گلا کاٹے......مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا......اعتراض تو تب ہوگا جب جامعہ کے دروازے پہ آ کر اور کوئی جامعہ کے استاذوں اور استاذوں کے مرشدوں کے خلاف بکواس کرے گا......جب میرے دروازے پہ آ کر میرے مرشدوں کے خلاف بکواس کرے گا......اپنے گھر بیٹھے جو مرضی وہ اپنی عبادت سمجھ کر کرتا رہے، شرارت نہ کرے......تو جھگڑا نہیں ہوگا۔

جی دہشت گرد، دہشت گرد، ہم کوئی دہشت گرد، وحشت گرد نہیں لیکن ہم کوئی بے غیرت بھی نہیں۔ جو صحابہ کرامؓ کو بھونکے گا انشاء اللہ اسے لگام چڑھا دی جائے گی......کوئی بھونک نہیں سکے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

تفسیر آیاتِ اظہارِ دین

جس میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ "لیظھرہ علی الدین کلہ" کی مدلل و مفصل تفسیر کر کے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت قرآن شریف کی موعودہ خلافت اور آنحضرت ﷺ کے مقصدِ بعثت کا تتمہ و تکملہ تھیں اور مذہب شیعہ خود ان کے اقرار کے مطابق اس آیت کریمہ کے خلاف اور آنحضرت ﷺ کے مقصود بعثت کے منافی ہے۔

از حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی قدس سرہٗ

قول اول: یعنی اظہار سے مراد غلبہ بالسیف نہیں بلکہ غلبہ بالدلیل ہے۔ اوپر ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ آیت میں دونوں قسم کا غلبہ مراد ہے لیکن اس سے قطع نظر کر کے شیعوں کے لیے یہ قول کیا مفید ہو سکتا ہے کیونکہ اصول موضوعہ کی بنا پر قرن اول (یعنی اسلام کے ابتدائی دور) میں اصلی دین عام طور پر ظاہر بھی نہیں کیا گیا غالب اور مغلوب ہونا پیچھے کی بات ہے۔ ان کے مذہب میں تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے اصحاب سے تقیہ کرتے رہے اور اصحاب کا خوف اس قدر غالب تھا کہ بہت سی آیات قرآنیہ کی تبلیغ آپ نے نہ کی (دیکھو مولوی دلدار علی کی کتاب عماد الاسلام) حضرت علیؓ بھی اپنے زمانہ خلافت میں تقیہ کرتے رہے انتہا ہو گئی کہ تراویح جیسی بری چیز عام طور پر رائج تھی اس کو وہ نہ روک سکے، متعہ جیسی عمدہ عبادت حرام کر دی گئی تھی اس کے حلال ہونے کا لفظ زبان سے نہ نکال سکے۔

المختصر: بنا بر اصول شیعہ دین برحق قرن اول میں مخفی و مستور رہا نہ ظاہر و منصور لہٰذا بہر صورت مذہب شیعہ کا بطلان اس آیت سے واضح ہو گیا آیت نے صاف بتلا دیا کہ جو دین قرن اول میں عام طور پر ظاہر ہوا وہی دین برحق تھا اور اسی دین کے ساتھ جناب محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے اور جو دین اس زمانے میں مخفی و مستور رہا وہ باطل محض ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ اس دین کے ساتھ ہرگز مبعوث نہیں ہوئے۔

شیعہ اگر سمجھیں تو یہیں سے ان کے مذہب کا بطلان خود انہیں کے اقرار کے مطابق واضح ہو جاتا ہے۔ لیکن سمجھنے کا قصد ہی نہ کریں تو اس کا علاج کسی کے پاس نہیں ہے۔

قول دوم: یعنی رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اس پیشین گوئی کا پورا ہو جانا یہ ایک ایسی بات ہے کہ واقعات سے بھی بھی اس کی تائید نہیں ہو سکتی مشرکین پر غلبہ تو بے شک رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حاصل ہو چکا تھا لیکن نصاریٰ اور مجوس پر ہرگز نہیں چند نصرانیوں یا چند مجوسیوں کا مغلوب ہو جانا درصورتیکہ ان کی مغلوبیت کا کوئی اثر ان دونوں کی زبردست سلطنت پر کچھ نہ تھا۔ اس آیت کا مصداق نہیں ہو سکتا آیت میں یہ ہے کہ تمام دینوں پر دین اسلام غالب ہو جائے گا۔ نصاریٰ و مجوس کی سلطنتیں جب تک مغلوب نہ ہوں یہ وعدہ پورا نہیں کہا جا سکتا۔

> **جو دین قرن اوّل میں عام طور پر ظاہر ہوا۔ وہی دین برحق تھا اور اسی دین کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ اور جو دین اس زمانے میں مخفی و مستور رہا وہ باطل محض ہے**

اب رہا یہ کہ وہ وعدہ تھا رسول اللہ ﷺ سے اور پورا ہوا آپ کے بعد، تو یہ چیز بلاشبہ قابل اعتراض ہو سکتی تھی اگر قرآن مجید میں اس کی تصریح نہ کر دی گئی ہوتی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں یہ آیت تین جگہ ہے۔۔۔۔۔

اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک

(سورۃ یونس رکوع ۵، سورۃ الرعد رکوع ۶، سورۃ المؤمن رکوع ۸)

یعنی جو وعدے حق تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب کے سب آپ کے سامنے پورے نہ ہوں گے بعض وعدے آپ کو دکھلائے جائیں گے اور بعض آپ کی وفات کے بعد پورے ہوں گے۔

> **جب کسی معاملہ میں وحی الٰہی سے انبیاءؑ کو تقدیر خداوندی کا حال معلوم ہو جاتا ہے تو پھر اس معاملہ میں سباب ظاہری کو بالکل ترک کر دیتے ہیں**

قول سوم: یعنی یہ کہ پیشین گوئی حضرت امام مہدی کے زمانہ میں پوری ہوگی بچند وجہ مردود ہے۔

اول: یہ کہ اس صورت میں لازم آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد اب تک باوجود زائد از ہزار برس گزر جانے کے پورا نہ ہو۔ معاذ اللہ من ذلک کسی فعل کا کوئی مقصد بیان کیا جائے تو یقیناً اس مقصد کو اس فعل کے بعد علی الاتصال پایا جانا چاہیے اور اگر کچھ فاصلہ بھی ہو تو وہ فاصلہ نہایت قلیل ہونا چاہیے۔

اگر کوئی طبیب کہے کہ میں نے فلاں دوا اس لیے دی ہے کہ مواد فاسدہ کا تنقیہ ہو جائے تو یقیناً اس دوا کے پینے کے بعد ہی اسہال شروع ہو جانا چاہیے اگر علی الفور نہ شروع ہو تو دو چار گھنٹہ بعد سہی لیکن اگر دوا پینے کے دس بیس برس کے بعد اسہال ہو تو کون کہے گا کہ وہ طبیب اپنے قول میں سچا یا اپنے مقصد میں کامیاب تھا۔

اگر شیعہ کہیں کہ تمہارے قول کے مطابق بھی تو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد آپ کے سامنے پورا نہ ہوا آپ کے بعد پورا ہوا تو جواب یہ ہے کہ اولاً تو ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت کے سامنے ہی سلسلہ اس مقصد کے حصول کا شروع ہو گیا تھا تکمیل بعد آپ کے ہوئی اور جب سے سلسلہ شروع ہوا منقطع نہیں بخلاف شیعوں کے کہ وہ کہتے ہیں سلسلہ شروع نہیں ہوا یا شروع ہو کر منقطع ہو گیا اور اب تک منقطع ہے۔ ثانیاً آپ کے علی الاتصال مقصد بعثت کے پورا ہو جانے میں اور ہزاروں برس کے بعد پورا ہونے میں بڑا فرق ہے۔ دونوں کو یکساں کہنا صریح مکابرہ ہے۔

دوسری خرابی اس قول سوم میں یہ ہے کہ اس آیت

میں مسلمانوں کو خوشخبری سنائی گئی ہے اور ان کو تسلی دی گئی کہ دشمنوں کا غلبہ زائل ہو جائے گا تم کو امن کامل ملے گا جیسا کہ سورۂ فتح کی آیت کا سیاق بتارہا ہے۔ پس اگر یہ پیشین گوئی صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں پوری نہ ہو بلکہ ہزاروں برس کے بعد پوری ہو تو یقیناً بڑی فریب دہی کا الزام خدا کے ذمہ عائد ہوگا کسی جماعت کو ایسی خوشخبری سنانا جو ان کے بعد ہزاروں برس تک پوری ہونے والی نہ ہو فریب نہیں تو کیا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

خلاصۃ الکلام:

یہ کہ اس آیت میں حق تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ دین برحق کو تمام ادیان پر ہر قسم کا غلبہ ملے گا اور یہی مقصود آنحضرت ﷺ کی بعثت کا ہے اور یہ وعدہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر پورا ہوا لہٰذا ضروری ہوا کہ وہ تینوں حضرات آپ کے نائب اور خلیفہ برحق ہوں اور ان کی خلافت تکملہ مقاصد نبوت ہو۔ وھو المطلوب۔

فریقین کی چند حدیثیں:

(۱):...... عن ثوبانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا و مغاربھا و ان امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا واعطیت الکنز الاحمر والابیض. (مسلم)

ترجمہ:...... ''حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا میں نے زمین کی مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور بتحقیق میری امت کی بادشاہت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے لیے سمیٹی گئی اور مجھے سونے اور چاندی کے خزانے دیے گئے۔

(۲):...... عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ھلک کسریٰ ثم لا یکون کسریٰ بعدہ وقیصرہ لیھلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ و لتقسمن کنوزھما فی سبیل اللہ. (مسلم)

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسریٰ ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور ضرور ضرور تم لوگ ان کے خزانوں کو راہ خدا میں صرف کرو گے۔''

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''بتحقیق میری امت کی بادشاہت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے لیے سمیٹی گئی۔ نیز قیصر و قصری کے خزانے میرے اوپر کھول دیے گئے''

(۳) ترجمہ:...... ''حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ احزاب میں) خندق کھودنے کا حکم دیا اس خندق میں ایک پتھر ایسا نکل آیا جس میں کدالیں کچھ اثر نہ کرتی تھیں اس کی خبر نبی ﷺ کو دی گئی تو آپ نے کدال لی اور میرا خیال ہے کہ براءؓ نے کہا کہ آپ نے اپنی چادر بھی اتار دی پھر بسم اللہ کہہ کر ایک ضرب آپ نے ماری تو ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا پس آپ نے کہا اللہ اکبر مجھے شام کی کنجیاں دی گئی ہیں وہاں کے سرخ محل اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے بسم اللہ کہہ کر دوسری ضرب ماری تو دو تہائیاں اس پتھر کی ٹوٹ گئیں اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھے ملک فارس کی کنجیاں دی گئیں اللہ کی قسم میں مدائن اور اس کے سفید محلوں کو اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے بسم اللہ کہہ کر تیسری ضرب لگائی تو بقیہ پتھر بھی ٹوٹ گیا اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھے یمن کی کنجیاں دی گئیں اللہ کی قسم میں صنعاء کے دروازوں کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ (مسند ابو یعلی)۔

یہ تینوں روایتیں کتب اہل سنت کی تھیں اب ایک روایت کتب شیعہ کی بھی دیکھئے۔ تیسری روایت جو کتب اہلسنت سے منقول ہوئی کتب شیعہ میں بھی ہے روضہ کافی صفحہ ۱۰۲ میں امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ......

لما حضر رسول اللہ الخندق مروا بکدیۃ فتناول رسول اللہ المعول من ید امیر المومنین علیہ السلام او من ید سلمان فضرب بھا فتفرقت بثلث فرق فقال رسول اللہ لقد فتحت علی فی ضربتی ھذہ کنوز کسریٰ و قیصر.

شیعہ مذہب میں تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے اصحاب سے تقیہ کرتے رہے اور اصحاب کا خوف اس قدر غالب تھا کہ بہت سی آیات قرآنیہ کی تبلیغ آپؐ نے نہ کی

ترجمہ:...... ''جب رسول اللہ ﷺ نے خندق کھدوائی اور ایک پتھر سخت نکل آیا تو رسول اللہ ﷺ نے کدال امیر المومنینؓ کے ہاتھ سے یا سلمان کے ہاتھ سے لے لی اور اس پر پتھر مارا تو اس کے تین ٹکڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بتحقیق اس ضرب میں کسریٰ اور قیصر کے خزانے میرے اوپر کھول دیے گئے۔

اسی حدیث کے مضمون کو علامہ باذل (ایرانی شیعہ نے) حملہ حیدری میں بھی نظم کیا ہے۔

شیعوں کی اس روایت کو دیکھو! رسول اللہ ﷺ کس خوشی کے ساتھ کسریٰ و قیصر کے خزانوں کا اپنے قبضہ میں آنا بیان فرما رہے ہیں اس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے قبضہ میں کسریٰ اور قیصر کے خزانے آئے وہ کوئی ایسا تعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکھتے تھے کہ ان کا قبضہ آپ کا قبضہ تھا اور یہ تعلق سوا خلافت کے اور کیا ہو سکتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ فتح روم و ایران آپ کی بعثت کے مقاصد و نتائج میں سے تھا۔

حملہ حیدری کی روایت میں فاتحان روم و ایران کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دین کا ناصر و مددگار فرما کر ان کا خلیفہ برحق ہونا اور زیادہ واضح کر دیا ہے۔

چند نفیس نکتے:

(۱):...... جتنی آیتوں کی تفسیر اس سلسلہ میں لکھی جا چکی ہیں اس کے دیکھنے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی ہو گی کہ حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں خلافت راشدہ کا ذکر پیشین گوئی کی صورت میں کیا ہے احکام شرعیہ کے طور پر کہیں نہیں فرمایا کہ اے مسلمانوں فلاں فلاں اشخاص کو خلیفہ بناؤ اس میں ایک حکمت تو یہ ہے جو ہم سابقہ تفسیرات میں بیان کر چکے ہیں کہ حکم شرعی اگر ہوتا تو بندوں کو اختیار رہوتا، چاہتے اس پر عمل کرتے یا نہ کرتے۔ لہٰذا اللہ پاک نے اس کو امر شرعیہ کی حد سے نکال کر امور تقدیر میں داخل کر دیا جو ٹل نہ سکے۔

دوسری حکمت: یہ ہے کہ امر شرعی اگر ہوتا تو لوگوں کو یہ وہم پیدا ہوتا کہ خلیفہ کا تقرر منجانب اللہ ہوتا ہے اور اس میں بڑا حرج لازم آتا جیسا کہ ظاہر ہے۔

(۲):...... قرآن مجید میں جتنی پیشین گوئیاں خلفائے راشدینؓ کے متعلق ہیں ان میں ان کی فتوحات و فرمانروائی کے ساتھ دینداری اور اقامت دین کا ذکر ضرور

باقی صفحہ نمبر 28

قائد اہلسنت مولانا

محمد احمد لدھیانوی دونوں سیٹوں پر کامیاب ہوں گے

نامور عالم دین مولانا محمد الیاس بالاکوٹی سے انٹرویو

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کا شمار جھنگ کے معروف علماء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے نامساعد اور مشکل حالات میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا نہ صرف بھرپور ساتھ دیا بلکہ خود بھی اسی جرم میں دہشت گردی کا شکار ہوکر زندگی بھر کے لیے معذور بھی ہوگئے۔ مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کے آباؤ اجداد سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے جہادی قافلہ میں ہراول دستہ کے طور پر شامل تھے۔ ان کے تایا اور چچا دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ اگرچہ گزشتہ انتخابات میں انہوں نے مولانا محمد عالم طارق کا ساتھ دیا تھا لیکن آئندہ انتخابات میں مولانا محمد احمد لدھیانوی کی قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں پر مکمل حمائت کر کے اس کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مولانا الیاس بالاکوٹی نے امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی سوانح "امیر عزیمت" کے نام سے تصنیف کی جس کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کے انٹرویو کے لیے قارئین "نظام خلافت راشدہ" کا بہت زیادہ اصرار تھا۔ جامعہ مسجد عثمانیہ کے بالائی حجرہ میں ان کے ساتھ جو گفتگو ہوئی قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

انٹرویو نگار: ابوطیب انوارالحسن، جھنگ

نظام خلافت راشدہ: سب سے پہلے اپنا تعارف کروائیں؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: میرا تعلق بالاکوٹ مانسہرہ کے راٹھور راجپوت خاندان سے ہے۔ میرے پردادا نعیم خالد راٹھور ہند سے مسلمان ہوئے۔ انہوں نے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی جہادی تحریک میں ہراول دستہ کے طور پر کام کیا۔ میرے والد محترم غلام یحیٰ زمیندار تھے جب کہ تایا جی مولانا محمد قاسم اور چچا مولانا محمد رفیق دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ بھیرہ کے نامور پیر میرے تایا مولانا محمد قاسمؒ کے شاگرد تھے۔ میں نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا محمد رفیق فاضل دیوبند سے حاصل کی۔ وہ جنرل ایوب خان کے مارشل لاء سے پہلے قصور میں عربی ٹیچر کے طور پر سرکاری ملازم ہوگئے۔ جب جنرل ایوب خان نے ون یونٹ توڑنے کا اعلان کیا تو اس وقت انہوں نے اپنا تبادلہ بالاکوٹ میں کروالیا۔ میں نے اپنی باقاعدہ تعلیم کا آغاز انوار العلوم گوجرانوالہ سے کیا اس کے بعد قاسم العلوم ملتان میں داخل ہوگیا۔ دو سال بعد 1960 میں دارالعلوم عیدہ گاہ کبیر والا میں داخل ہوگیا۔ میرے اساتذہ میں مولانا منظور الحقؒ، مولانا علی محمدؒ اور مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاۃٗ شامل تھے۔ 1964 میں دورہ کے لیے بنوری ٹاؤن کراچی چلا گیا۔ وہاں پر میرے اساتذہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا ولی حسن ٹونکی، مولانا فضل احمدؒ اور مولانا بدیع الزمانؒ تھے۔ 1965 میں مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے مجھے جھنگ بھیج دیا۔ جہاں پر انجمن فلاح دارین کے زیرنگرانی پرائیوٹ سکول میں عربی ٹیچر کے طور پر کام کیا۔ پھر سٹیلائٹ ٹاؤن کے حاجی محمد ادریس، صوفی میر حسن، حاجی محمد ابراہیم، عبدالحق اور چوہدری عبدالحمید مجھے سٹیلائٹ ٹاؤن لے آئے۔ ایک درخت کے نیچے بچوں کو پڑھانا شروع کیا۔ اب یہاں بڑی مسجد اور مدرسہ عثمانیہ قائم ہوچکے ہیں۔ اس مسجد کا بڑا مینار 1986 میں بنایا گیا تھا۔

> مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا مشن نیا نہیں ہے بلکہ یہ مفتیان عظام کے فتاویٰ کی روشنی میں تیار کیا جانے والا منافقت کا پردہ چاک کرنے والا پیمانہ ہے

نظام خلافت راشدہ: مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے بعد فسادات شروع ہوئے آپ کی مسجد میں بھی دھماکہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: 22 فروری 1990 کو مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے بعد عوام کے اندر بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔ جھنگ کے عوام نے مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کا بدلہ قومی انتخابات میں شیعہ جاگیردار امان اللہ سیال کو عبرتناک شکست دے کر جرنیل اہلسنت مولانا ایثار القاسمیؒ کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی دونوں سیٹوں پر ممبر بنانے کی صورت میں دیا۔ جس سے شیعیت کے ایوانوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ ایران کی شیعہ حکومت سے مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی کامیابی برداشت نہ ہوئی۔ بالآخر انہیں تین ماہ بعد ہی اپنی چھوڑی ہوئی صوبائی سیٹ پر ضمنی الیکشن کے دن شہید کر دیا گیا۔

اس وقت بلدیاتی الیکشن کا اعلان ہوچکا تھا۔ سپاہ صحابہ کو قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اور دشمن کی یہ سازش تھی کہ انہیں بلدیاتی سیاست سے بھی دور رکھا جائے۔ سپاہ صحابہ کے مخالفین جھنگ کے بلدیاتی الیکشن کو سبوتاژ کرنا چاہتے تھے۔ ان کا مطمع نظر یہ تھا کہ جھنگ میں فسادات پیدا کر کے بلدیاتی الیکشن نہ ہونے دیئے جائیں۔ دسمبر 1991 کے آخری ہفتہ 28 دسمبر کو بلدیاتی الیکشن کا دن مقرر تھا کہ 27 دسمبر بروز جمعہ صبح فجر کی نماز کے دوران مسجد کے محراب میں بم پھینکا گیا۔ میں نماز فجر کی امامت کر رہا تھا۔ دوسری رکعت تھی کہ دھماکہ ہوگیا۔ مجھے ٹارگٹ کیا گیا تھا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ قیامت کا منظر نظر آنے لگا۔ تین نمازی موقع پر ہی شہید ہو گئے 7 شدید زخمی تھے۔ 20 نمازیوں کو معمولی زخم آئے تھے۔ اللہ پاک کے فضل سے میری جان بچ گئی۔ لیکن جسم کے نیچے والا آدھا حصہ ناکارہ ہوگیا۔ مجھے اور دیگر زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا۔ مساجد میں اعلان ہوچکا تھا کہ مولانا بالاکوٹی شہید ہوگئے ہیں اللہ پاک کا کرم تھا کہ شدید زخموں کے باوجود میں ہوش میں تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ہسپتال میں میرے پاس آئے۔ وہ بلدیاتی الیکشن کا بائیکاٹ کرنا چاہتے تھے۔ انہوں

نے کہا" ہمارے جنازے پڑے ہوئے ہیں۔ دو درجن سے زائد نمازی زخمی ہیں ان حالات میں ہم الیکشن کیسے

نے کہا کہ مولانا الیاس بالاکوٹی کا پیغام ہے کہ کل ہونے والے بلدیاتی الیکشن میں بھرپور حصہ لیا جائے۔ اور سپاہ صحابہ

ہاتھ آ گئی۔ اس کے بعد سازشوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا، آج تک جاری ہے۔

میرے پردادا نعیم خالد راٹھور نے سیدّ احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی جہادی تحریک میں ہراول دستہ کے طور پر کام کیا

برداشت کر سکتے ہیں؟" میں نے اشارے سے کہا کہ الیکشن ضرور کروائیں اگر آج ہم الیکشن سبوتاژ کرنے والی قوتوں کا شکار ہو کر الیکشن کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیں گے تو پوری دنیا میں ہماری طرف سے امن وامان کے حوالے سے مثبت پیغام نہیں دیا جا سکے گا۔ میں نے کہا کہ لوہا گرم ہے پوری سنی قوم صدمے کے اندر ہے۔ ہم قومی اسمبلی کی سیٹ سے محروم ہو چکے ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے انتخابات سے ہمیں دور کر دیا گیا ہے۔ ہم بلدیاتی الیکشن جیت کر قوم کو خوشی کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔ اس سے ہماری پرامن پالیسی بھی دنیا کے سامنے واضح ہو سکتی ہے۔ اس لیے میں نے حکماً کہا کہ الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا جائے۔

اس دوران ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی بھی آ گئے انہوں نے بھی ان حالات میں الیکشن کرانے میں معذوری کا اظہار کیا تو میں نے غصہ سے کہا کہ نقصان ہمارا ہوا ہے ہمارے آدمی شہید اور زخمی ہوئے۔ میں خود بستر مرگ پر موجود ہوں اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ الیکشن کروایا جائے۔ آپ کے اعتراض کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ ڈی سی نے کہا میں نامساعد حالات کی وجہ سے کرفیو کا اعلان کروا چکا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ کرفیو کا اعلان واپس لے کر الیکشن کرانے کے انتظامات کریں۔ اس وقت پورے ضلع کے لوگ ہسپتال کے باہر موجود تھے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے باہر جا کر مجمع کے سامنے کہا کہ مولانا الیاس بالاکوٹی شہید نہیں ہوئے ابھی زندہ ہیں جس سے پورا مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی لوگ خوشی سے نعرے لگانے لگے۔ جس کے بعد مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے کہا میں مولانا الیاس بالاکوٹی کا پیغام سنانا چاہتا ہوں۔ آپ حلف دیں کہ اس پیغام پر عمل کریں گے۔ پورے مجمع نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ ہمیں جو بھی حکم دیا جائے ہم مانیں گے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ

کے امیدواروں کو کامیاب کروا کر دشمن سے بدلہ لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ اعلان کرایا کہ اگر الیکشن نہ کروایا گیا تو ڈی سی اور ایس پی کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ انہوں نے کہا مسجد پر حملہ کا فیصلہ الیکشن کے بعد کیا جائے گا۔ بس پھر کیا تھا۔ سپاہ صحابہ کے نوجوان ہی نہیں بلکہ جھنگ کی پوری سنی قوم بلدیاتی الیکشن کی کامیابی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلدیاتی حلقہ کی کل 24 سیٹوں میں سے 18 سیٹیں سپاہ صحابہ کے امیدواروں نے جیت لیں۔ کوئی شیعہ امیدوار کامیاب نہ ہو سکا۔ اس طرح شیعہ کی سپاہ صحابہ کو سیاست سے آؤٹ کرنے کی سازش مکمل طور پر ناکام ہو گئی۔ اس کے علاوہ خواتین اور لیبر کی مخصوص سیٹیں بھی سپاہ صحابہ کے ہاتھ آ گئیں۔

اپنی باقاعدہ تعلیم کا آغاز انوار العلوم گوجرانوالہ سے کیا اس کے بعد قاسم العلوم ملتان اور دو سال بعد دار العلوم عیدگاہ کبیر والا اور دورہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی سے مکمل کیا اس کے بعد مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے مجھے جھنگ بھیج دیا

میری تجویز پر ہی چوہدری سلطان جو کہ سپاہ صحابہ شہری باڈی کے صدر تھے۔ ان کو لیبر سیٹ پر کامیاب کروایا گیا۔ اس الیکشن میں بلدیاتی چیئرمین حاجی منیر شاہد اور ڈپٹی چیئرمین چوہدری سلطان بنے۔ بعد میں حاجی منیر کو قتل کے جھوٹے مقدمہ میں جیل بھیج دیا گیا۔ ان کے بعد قائم مقام چیئرمین چوہدری سلطان رہے۔ اس الیکشن کا اثر ملکی سطح پر یہ ہوا کہ سپاہ صحابہ شدت پسند یا انتقامی جماعت نہیں بلکہ پرامن جماعت ہے۔ جس نے اتنا بڑا حادثہ ہونے کے باوجود نہ صرف حالات کو پرامن رکھا بلکہ الیکشن کے دوران بھی بدامنی نہیں ہونے دی۔

اس الیکشن کی وجہ سے ہی قومی اور صوبائی اسمبلی کے الیکشن کا راستہ ہموار ہوا۔ جس پر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اور حاجی میاں عابد حسین کامیاب ہوئے۔ جس نے جھنگ کی پوری سیاست قومی، صوبائی اور بلدیاتی سپاہ صحابہ کے

نظام خلافت راشدہ: مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور دیگر قائدین سے رابطے کب اور کیسے ہوئے انہیں کیسا پایا؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: 1977ء کی تحریک ختم نبوت سے پہلے سنا تھا کہ جھنگ میں ایک نوجوان عالم دین ہے۔ 1973ء میں تحریک ختم نبوت کا جلسہ مومن پورہ میں مولانا محمد یٰسین کی مسجد میں ہوا وہاں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی پہلی تقریر سنی۔ جو مربوط، جوشیلی اور انتہائی منظم تھی۔ میں نے اندازاً کہا کہ یہ شخص مستقبل میں بڑا موثر انقلاب برپا کرے گا۔ پہلی بار مصافحہ کے دوران تعارف ہوا۔ انہوں نے میرا نام بھی سن رکھا تھا۔ کہنے لگے عجیب بات ہے کہ آپ دور دور رہتے ہیں پھر میں نے کئی جلسے کروائے جس سے مولانا حق نواز جھنگویؒ سے رابطہ بہت مضبوط ہو گیا جو ان کی شہادت کے دن تک قائم رہا۔ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے طریقہ کار سے دوسرے علماء کی طرح میں بھی اختلاف کرتا رہا لیکن میں نے کسی مشکل میں ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ایک جمعہ کی تقریر کے دوران دو آدمی قتل ہو گئے یہ بہت بڑی سازش تھی۔ انہیں گرفتار کر کے نہ صرف بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا بلکہ ان کی مسجد پر قبضہ کرنے کی سازش کی گئی ان کے محلہ کی ساتھ والی مسجد سے اعلان کیا گیا کہ آئندہ جمعہ جو شخص مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی مسجد میں تقریر کرے گا اس کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ مسجد کے منتظم حاجی اللہ وسایا نے مجھے فون کیا کوئی مولوی مسجد حق نواز میں جمعہ پڑھانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ جمعہ میں پڑھاؤں گا۔ میں نے جمعہ پڑھایا کافی عرصہ مسجد میں بیٹھا رہا۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ کو جیل میں حالات کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا......

"مولانا الیاس بالاکوٹی نے میرا دل خوش کر دیا ہے"

جب مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو جیل میں مسجد حق نواز جھنگ کے حالات کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا "مولانا الیاس بالاکوٹی نے میرا دل خوش کر دیا ہے"

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ عالم دین، مصنف مورخ، سیاسی، مذہبی، سماجی راہنما ہی نہیں بلکہ خوش اخلاق، ملنسار، بے باک، نڈر، مخلص قائد کی حیثیت سے اپنا لوہا منوا چکے تھے۔ انہوں نے شہادت کا مقام بھی انتہائی منفرد انداز سے حاصل کیا کہ اسیر بھی تھے۔ روزہ میں تھے۔ الیکشن بھی لڑ رہے تھے۔ جھوٹے مقدمات کے دفاع میں عدالت میں بھی

حاضر تھے۔ کہ اللہ پاک نے انہیں شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز کر دیا۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کے بارے میں میرا تفصیلی مضمون نظام خلافت راشدہ میں شائع ہو چکا ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بھی شہادت کی منزل کی طرف رواں رواں رہے۔ اللہ پاک جس سے جو کام لینا چاہتے ہیں وہ صلاحیت اس انسان کے اندر ڈال دیتے ہیں۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے جن حالات میں سپاہ صحابہ کی قیادت سنبھالی اس وقت آگ کے انگاروں پر چلنا بھی بہت مشکل کام تھا۔ ان پر پسٹل چاقو، چھریاں، اور بم چلائے گئے۔ وہ ایسے مرد آہن تھے کہ انہوں نے لچک نہ دکھائی پھر انہیں غیر ملکی سفیر بنانے کے ساتھ ساتھ کروڑوں روپے کی گرانٹ اور امداد کا لالچ دیا گیا۔ یہ لالچ بھی انہیں رام نہ کر سکا۔ مقامی لوگوں کی مخالفت شیعہ کی ہٹ دھرمی، حکومت کا جبر ایران کی سازش بھی مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے پایہ استقلال میں جنبش نہ لا سکیں۔ بالآخر انہیں پارلیمنٹ ہاؤس کے راستے میں شہید کر دیا گیا۔

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ شہزادہ قسم کا نوجوان تھا۔ ان کا انداز تقریر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ جیسا تھا۔ دشمن سمجھتا تھا کہ اگر یہ شخص کچھ دیر مزید زندہ رہا تو قوم میں نیا انقلاب بھر دے گا۔ اس لیے مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کو ممبر قومی اسمبلی بننے کے 5 ماہ بعد ہی شہید کر دیا گیا۔

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ علم و معلومات، کے بحر بیکراں تھے۔ شیعہ مذہب کے بارے میں نہ صرف مکمل معلومات رکھتے تھے بلکہ ان کی چالوں کو بھی سمجھتے تھے۔ انتہائی مدبر انسان تھے۔ خداوند کریم نے انہیں خطابت کا عظیم ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ ان کی قیادت پر پوری سنی قوم کو فخر تھا۔ ان کی نجی گفتگو بھی متاثر کن ہوتی تھی۔ ان کا مطالعہ ضرب المثل بن چکا تھا۔ خداوند کریم ان کے درجات بلند فرمائیں۔

نظام خلافت راشدہ: سپاہ صحابہ کا مشن کیا ہے؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: اگرچہ سپاہ صحابہ کی تشکیل 27 نوجوانوں پر مشتمل نوجوانوں کی جماعت نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی قیادت میں فرمائی تھی۔ لیکن اس کی تشکیل کے پیچھے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی بہت بڑی محنت، جدوجہد ہے ان کے علاوہ علماء حق حضرت سید مجدد الف ثانیؒ سے لے کر عبدالشکور لکھنویؒ، مولانا عبدالستار تونسویؒ، علامہ نورالحسن بخاریؒ، مولانا محمد نافع، قاضی مظہر حسینؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادگان، ڈاکٹر علامہ خالد محمود سمیت بہت سے جید علماء کرام کی تصانیف، تقاریر اور خطبات شامل ہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا مشن نیا نہیں ہے۔ بلکہ یہ علماء کرام کی حق گوئی کا تسلسل ہے۔ سپاہ صحابہ کی تشکیل کے وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ جماعت اتنی زیادہ مقبولیت حاصل کرے گی۔ سپاہ صحابہ کی بنیادی جدوجہد کا خلاصہ صرف مسلمانوں کی ان اقدار پر مشتمل ہے۔ جو آنحضور ﷺ کے ارشاد مبارک پر مشتمل ہے کہ......

مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ

"میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر چلو"

جو بھی قوت اصحاب رسول کی شخصیت و کردار کو مشکوک کرنے کی کوشش کرے گی وہ قوت لازمی طور پر اسلام دشمنی پر مبنی ہوگی۔ اصحاب رسول کی گستاخی منافقت کی نشانیوں میں سے ہے سب سے پہلے سپاہ صحابہ نے ہی اعلان کیا ہے کہ شیعہ اپنے عقائد و نظریات کی وجہ سے مسلمان نہیں ہے۔

27 دسمبر 1991ء میں فجر کی نماز کے دوران مسجد کے محراب میں بم پھینک کر مجھے ٹارگٹ کیا گیا، اللہ پاک کے فضل سے میری جان بچ گئی لیکن جسم کے نیچے والا آدھا حصہ ناکارہ ہو گیا

نظام خلافت راشدہ: آپ کی نظر میں شیعہ کے کفر کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کی روشنی میں شیعہ کے کفر کی 4 بنیادی وجوہات ہیں۔

(1)...... اسلام میں داخلے کی بنیاد کلمہ ہے۔ شیعہ نے اصل کلمہ کو تبدیل کر کے اپنی مرضی کے مطابق ہی نہیں بلکہ اپنے خود ساختہ کلمہ کے اندر تبرا شامل کر دیا ہے۔ مسلمانوں کا کلمہ دو جزوں پر مشتمل ہے۔

لا اله الاالله محمد رسول الله

شیعہ نے اس کلمہ میں علی ولی اللہ کے ساتھ خلیفتہ، بلا فصل والا تبرا بھی شامل کر دیا ہے۔ اس کلمہ کی وجہ سے شیعہ کو امت مسلمہ نے متفقہ طور پر کافر کہا ہے۔

(2)...... مذہب اسلام کی بنیادی دستاویز "قرآن پاک" ہے۔ شیعہ قوم کے رہبروں نے قرآن پاک کو تبدیل شدہ کتاب قرار دیا ہے۔ شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب "فصل الخطاب" میں دو ہزار سے زائد روایات قرآن پاک کی تبدیلی کی درج ہیں۔ شیعہ مذہب کے پیروکار زبان سے جس طرح مرضی کہتے رہیں۔ لیکن یہ لوگ اپنے مذہب کی مذکورہ بالا بنیادی کتاب کی روایات کا انکار نہیں کر سکتے ہیں۔

(3)...... اسلام کی بنیادی تعلیمات کا پہلا ماخذ قرآن اور اس کے بعد آنحضور ﷺ کی ذات مقدس ہے۔ اہل اسلام کے مطابق آنحضور ﷺ خاتم النبیین کے ساتھ ساتھ ختم المعصومین بھی ہیں۔ جس طرح آنحضور ﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں ہے اسی طرح آنحضور ﷺ کے معصوم بھی کوئی نہیں ہے۔ لیکن شیعہ نے آنحضور ﷺ کے بعد اپنے خود تراشیدہ بارہ اماموں کو معصوم قرار دیا ہے۔ یہ عقیدہ بھی شیعہ کے کفر کی وجوہات میں سے ایک ہے۔

(4)...... آنحضور ﷺ کی تعلیمات پھیلانے کا سب سے بڑا ذریعہ آپ ﷺ کی برگزیدہ جماعت صحابہ کرامؓ ہے۔ شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ تمام صحابہ خصوصاً خلفاء ثلاثہ نعوذ باللہ کافر تھے۔ یہ عقیدہ شیعہ کے کفر کے لیے کافی ہے۔

نظام خلافت راشدہ: آپ کی نظر میں سپاہ صحابہ پر پابندی کی اصل وجہ کیا ہے؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: سپاہ صحابہ پر پابندی دین دشمن اور لادین قوتوں کا کیا دھرا ہے۔ چونکہ سپاہ صحابہ ہر دین دشمن سرگرمی کے خلاف ہے۔ اس لیے لادین اور دین دشمن قوتیں سپاہ صحابہ کے خلاف پابندی لگوانے میں پیش پیش تھیں۔

1991ء میں بلدیاتی حلقہ کی 18 سیٹیں سپاہ صحابہ کے امیدواروں نے جیت لیں، کوئی شیعہ امیدوار کامیاب نہ ہو سکا اور اس طرح شیعہ کی سپاہ صحابہ کو سیاست سے آؤٹ کرنے کی سازش مکمل طور پر ناکام ہو گئی

نظام خلافت راشدہ: جھنگ کے سیاسی حالات سے متعلق آپ کا موقف کیا ہے؟ اور مولانا محمد احمد لدھیانوی کی قائدانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: سیاسی حوالے سے سپاہ صحابہ کی ابتداء کی بات کر چکا ہوں۔ گزشتہ انتخابات میں مولانا محمد اعظم طارق سے محبت و عقیدت کی وجہ سے میں

شروع میں دوسرے علماء کی طرح حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے طریقہ کار سے اختلاف کرتا رہا لیکن کسی مشکل میں ان کا ساتھ نہیں چھوڑا حتیٰ کہ ان کی غیر موجودگی میں ان کی مسجد میں جمعے کے خطبے دیئے

نے مولانا عالم طارق کی حمایت کی تھی۔ میں مولانا عالم طارق کو سمجھ نہیں سکا تھا۔ اب میں اس کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں مولانا محمد احمد لدھیانوی کا قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں پر الیکشن لڑنے کا حامی ہوں۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی کی صلاحیت اور سیاسی سوجھ بوجھ اور پولیٹیکل لاک کا قائل ہوں۔ انہوں نے جس طرح پاکستان کے شیعہ کو مباحثوں، مباہلوں میں ہر فورم پر عبرتناک شکست سے دوچار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا محمد احمد لدھیانوی کی پالیسی علامہ حیدری شہیدؒ کے تدبر اور فہم و فراست کا عکس دکھائی دیتی ہے۔ مقامی سطح پر نوجوانوں کے تحفظات دور کرنے میں انہوں نے بڑے حوصلے سے کام لیا ہے۔ جھنگ کی شہری سیٹ اللہ کے فضل و کرم سے سپاہ صحابہ کی ہے۔ مقامی طور پر سپاہ صحابہ کو منظم کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

سپاہ صحابہ کے مشن کو مضبوطی کے ساتھ اسمبلی کے فورم پر منوانے کی صلاحیت قائد اہلسنت والجماعت محمد احمد لدھیانوی میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ انشاء اللہ قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں پر مولانا محمد احمد لدھیانوی کی شکل میں سپاہ صحابہ آسانی کے ساتھ جیت جائے گی۔ انشاء اللہ۔

نظام خلافت راشدہ: سپاہ صحابہ کے کارکنوں اور نظام خلافت راشدہ کے قارئین کے لیے کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی: سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے لیے میرا پیغام ہے کہ تنظیمی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہم نے نصف درجن قائدین اور سینکڑوں کارکنوں کی شہادت کے بعد بہت زیادہ قربانی دے دی ہے۔ اس قربانی کو ضائع نہ ہونے دیجئے اپنے موقف اور مشن پر کبھی سودے بازی نہ کریں۔ حالات جیسے بھی ہوں مشن نہ چھوڑیں۔ مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر مشن کا کام جاری رکھیں۔ اپنے گھروں پر سپاہ صحابہ کے جھنڈے لہرا دیں۔ یہ جھنڈا شہداء کا جھنڈا ہے اس کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ سپاہ صحابہ کا مشن ہر طبقہ تک پہنچانے کے لیے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ سپاہ صحابہ کی قیادت سے کہتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کے کارکن کے لیے ایک نصاب ترتیب دیا جائے جس میں کیسٹوں، کتابوں اور لٹریچر کی صورت میں کارکنوں کی تربیت کا مواد رکھا جائے۔ کارکنوں کے درجات مقرر کریں۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی تقریروں اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور دیگر علماء کی کتابوں سے کارکنوں کی ذہن سازی کی جائے۔

''نظام خلافت راشدہ'' کے قارئین کے لیے میرا پیغام ہے کہ ہر ماہ یہ رسالہ خود پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ دوستوں، رشتہ داروں، اساتذہ اور عام طبقہ تک یہ رسالہ پہنچائیں۔ اس پر جتنے پیسے بھی خرچ آئیں یہ آپ کے لیے دنیا و آخرت کا خزانہ اور صدقہ جاریہ ہوگا۔ والسلام۔

☆.....☆.....☆

خوشخبری

نظام خلافت راشدہ

اب انٹرنیٹ پر بھی

نظام خلافت راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا

نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں

FACEBOOK

Khelafaterashlda

اپنی تجاویز اور آراء کے لئے ای میل کریں۔

khelafaterashida@yahoo.com

کراچی میں حکومت ناکام ہو چکی ہے

قائد کراچی مولانا اورنگزیب فاروقی کی پریس کانفرنس

اہلسنت والجماعت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا اورنگزیب فاروقی نے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ حکومت اپنے قیام سے لیکر اب تک امن و امان قائم کرنے میں مکمل طور ناکام ہو چکی ہے۔ کراچی میں قانون نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے۔ یہاں پر شہید ہونے والوں کی اکثریت کا تعلق اہلسنت والجماعت سے ہے۔ حکومت کی گرفت کمزور ہونے کی وجہ سے دہشت گردوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔

دہشت گردوں کو کمزور کرنے کیلئے ان کا نیٹ ورک توڑنے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے مخلص، ایماندار، فرض شناس، بے لوث اور کسی بھی جماعتی تعلق سے بے نیاز، افسران تعینات کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے تمام ملزمان کا تعلق اہل تشیع سے ہے حکومت جان بوجھ کر انہیں گرفتار نہیں کر رہی ہے۔ اس موقع پر صوبائی جنرل سیکرٹری مولانا ریحان محمود ضیاء، مولانا محمد ابوبکر، مولانا عثمان فاروق ضیاء، سنی سکاؤٹس پاکستان کے چیئرمین سلمان فاروق اور انجمن تاجران گوجرہ روڈ سمندری کے صدر انجینئر طاہر محمود بھی موجود تھے مولانا اورنگزیب فاروقی نے کہا کراچی میں ہمارے 600 سے زائد کارکن اور درجنوں علماء شہید ہو چکے ہیں۔ لیکن کسی بھی قاتل کو سزا نہیں دی گئی۔

کراچی میں بھتہ خوری، لاقانونیت، قبضہ مافیہ اور دہشت گردی کے خلاف موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ ہزارہ کمیونٹی پر حملہ، خالصتاً دہشت گردی ہے اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کچھ لوگ اس مسئلہ کو اپنے ذاتی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ سپاہ صحابہ کا اس دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم اسکی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ وزیر داخلہ، اپنی ہر ناکامی چھپانے کیلئے سپاہ صحابہ پر الزام لگا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں بلوچستان حکومت کا خاتمہ دہشت گردی کا حل نہیں ہے۔ اس کیلئے اہل افسران کی ضرورت ہے۔ بلوچستان کو فوج کے حوالے کرنے کا مطالبہ جمہوریت کے خلاف سازش کے ساتھ ساتھ فوج کے حق میں بھی نہیں ہے۔

صفحہ 16

خلافت؛ دلیل وقانون کی حکومت

مفکر اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ.....حصہ اول

گزشتہ ہفتے کراچی میں حاضری کے دوران معروف نقشبندی شیخ حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ ؒ کی یاد میں قائم "زوار اکیڈمی" میں حضرت ؒ کے پوتے ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن کی فرمائش پر خلافت کے موضوع پر کچھ معروضات دو نشستوں میں پیش کرنے کا موقع ملا، اس سے قبل کراچی میں ہی جامعہ اسلامیہ کلفٹن اور جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن کی تخصصات کی کلاسوں کے سامنے اس موضوع پر متعدد نشستوں میں گزارشات پیش کر چکا ہوں اور ان کے کچھ حصے اس کالم میں پہلے بھی شائع ہوئے ہیں مگر بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ یہ ساری گفتگو مربوط شکل میں ترتیب کے ساتھ تحریر میں آ جانی چاہیے۔ چنانچہ ان دوستوں کے اصرار پر اس موضوع پر اب تک مختلف نشستوں میں کی جانے والی گفتگو کا خلاصہ ترتیب کے ساتھ پیش کر رہا ہوں اور اس بات کی وضاحت گفتگو شروع کرنے سے قبل کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ میرے ذاتی مطالعہ اور تجزیہ کا حاصل ہے اور مجھے ان میں سے کسی بات کے ہر حال میں ضروری ہونے پر اصرار نہیں ہے۔ کسی صاحب فکر کو میری کسی گزارش سے اختلاف ہو تو ان کا حق ہے کہ اس کا اظہار کریں، اسے ریکارڈ میں لائیں یا مناسب سمجھیں تو مجھے اس سے آگاہ فرمائیں، میں ان کا شکر گزار ہوں گا۔

بعد الحمد والصلوٰۃ! خلافت کا لفظی معنٰی نیابت ہے جو قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حوالہ سے آیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت نے فرشتوں سے فرمایا کہ "انی جاعل فی الأرض خلیفة" میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، اور حضرت داؤد علیہ السلام سے رب العزت نے فرمایا "انا جعلناک خلیفة فی الارض" ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا معنٰی بعض مفسرین بیان فرماتے ہیں کہ زمین پر پہلے جن بستے تھے، ان کی جگہ زمین کا نظام انسانوں کے حوالہ کر دیا گیا۔ یہ بات مشاہدہ میں بھی ہے کہ زمین پر بسنے والے ہزاروں قسم کے جانوروں میں سے زمین کے معاملات میں تصرف انسان ہی کر رہا ہے اور زمین کے ساتھ ہوا، پانی اور دیگر متعلقات پر بھی اسی کا تصرف ہے۔ یہ معنٰی بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی نیابت وخلافت عطا فرمائی ہے کہ زمین پر وہ

> "خلافت" ہی دنیا میں وہ واضح سیاسی نظام ہے جسے دلیل اور قانون کی حکومت قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بادشاہت میں بادشاہ خود قانون کا سرچشمہ اور شارع ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا اور خدائی احکامات وقوانین کا نفاذ کرے گا جبکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ قرار دے کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ "لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا۔" مگر جناب نبی اکرم ﷺ نے خلافت کو سیاسی نظام کے طور پر بیان فرمایا ہے، بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:::::

"کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء" بنی اسرائیل میں سیاسی قیادت حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فرمایا کرتے تھے، وہ خود حکمران ہوتے تھے یا حکمرانی کا تعین ان کے حکم سے ہوتا تھا، جیسا کہ جابر بادشاہ جالوت کے مقابلہ کے لیے بنی اسرائیل نے اپنے وقت کے پیغمبر سے درخواست کی کہ ان کے لیے بادشاہ کا تقرر کیا جائے تاکہ وہ اس کی قیادت میں جابر بادشاہ کا مقابلہ کر سکیں۔ چنانچہ ان کے پیغمبر حضرت سموئیل علیہ السلام نے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر کر دیا، جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں سیاسی معاملات حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نمٹایا کرتے تھے، اس سے سوال پیدا ہوا کہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ؐ کے بعد کوئی نیا نبی آنے کا کوئی امکان نہیں ہے تو آپ ﷺ کے بعد سیاسی نظام کس کے ہاتھ میں ہوگا؟ اس لیے مذکورہ بالا جملہ کے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ نے فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

"وستکون بعدی خلفاء"

"البتہ میرے بعد خلفاء ہوں گے جو اس سیاسی نظام کو سنبھالیں گے"

اس طرح جناب نبی اکرم ﷺ نے خلافت کو امت مسلمہ کے سیاسی نظام کے طور پر بیان فرمایا ہے اور اسلام کے سیاسی نظام کا عنوان "خلافت" ہے۔

یہاں ایک دل چسپ بحث قابل توجہ ہے کہ خلیفہ شریعت اسلامیہ میں اللہ تعالیٰ کا نائب تصور ہوتا ہے یا جناب نبی اکرم ﷺ کی نیابت کرتا ہے؟ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ کا نائب ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے اس لیے کہ امام ابویعلیٰ کی "الاحکام السلطانیہ" میں واقعہ مذکور ہے کہ ایک صاحب نے خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبرؓ کو "یا خلیفة اللہ" کہہ کر خطاب کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹوک دیا کہ "لست بخلیفة اللہ انا خلیفة رسول اللہ" کہ میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ نہیں ہوں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں، چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ کو "یا خلیفة رسول اللہ" کہہ کر ہی پکارا جاتا تھا۔ لیکن جب حضرت عمرؓ کو "یا خلیفة رسول اللہ" کہہ کر پکارا جانے لگا تو خطاب میں "خلیفہ" کے لفظ کے تکرار سے انہیں الجھن ہوتی تھی، شاید اس لیے کہ تیسرے اور چوتھے خلیفہ کے اس خطاب میں خلیفہ کے لفظ کا تکرار کتنی بار ہوگا اور اس سے کیا صورت حال پیدا ہوگی؟ اس پس منظر میں ایک دن حضرت عمرؓ کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے "یا امیر المؤمنین" کہہ کر پکارا تو حضرت عمرؓ نے اس خطاب کو پسند کیا اور فرمایا کہ اب انہیں امیر المؤمنین کہہ کر ہی مخاطب کیا جائے۔

اسی طرح فقہاء امت نے 'خلافت' کا مفہوم بیان

کرتے ہوئے جہاں یہ بیان کیا ہے کہ خلیفہ اسے کہتے ہیں جو امت کے سیاسی اور اجتماعی امور سرانجام دے، وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ " نیابتاً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" اس کی یہ حیثیت جناب نبی اکرم ﷺ کے نائب کے طور پر ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی اگر "خلافت وامامت" کی بحث پر ایک نظر ڈال لی جائے تو بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے جو اہل سنت (مسلمانوں) اور اہل تشیع کے ہاں صدیوں سے جاری ہے۔

اہل سنت کے نزدیک جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی قیادت کا عنوان "خلافت" ہے جبکہ اہل تشیع اسے "امامت" سے تعبیر کرتے ہیں اور دونوں میں مختلف حوالوں سے واضح فرق ہے:

☆ خلیفہ کا تقرر جناب نبی اکرم ﷺ نے خود نہیں کیا تھا بلکہ اسے امت کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ کا خلیفۂ اول کے طور پر انتخاب امت مسلمہ نے خاصے بحث ومباحثہ کے بعد اپنی اجتماعی صوابدید کے مطابق کیا تھا۔ جبکہ اہل تشیع کے نزدیک امام کے طور پر حضرت علیؓ کا تقرر خود جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، اسی لیے انہیں "وصی" کہا جاتا ہے۔

☆ امامت خاندانی ہے اور اہل تشیع کے بارہ اماموں میں سب کے سب ایک دوسرے کے نسبی وارث ہیں جبکہ خلافت خاندانی نہیں ہے اور خلفاء راشدین میں سے کوئی بھی دوسرے کا نسبی وارث نہیں ہے۔

☆امام اہل تشیع کے نزدیک "معصوم" ہوتا ہے اور اس کی بات خود دلیل ہے، وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے مگر اہل سنت کے نزدیک خلیفہ کی شرعی حیثیت "مجتہد" کی ہے، وہ قرآن وسنت کی دلیل کا پابند ہے، اس کا اپنا فیصلہ اجتہادی فیصلہ ہوتا ہے جس سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور اس میں صواب کے ساتھ ساتھ خطا کا احتمال بھی موجود ہوتا ہے جیسا کہ خلفاء راشدینؓ کے فیصلوں سے اختلاف کیا جاتا رہا ہے۔

☆امام براہ راست خدا کا نمائندہ ہے اور اس کی بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے مگر خلیفہ جناب نبی اکرم ﷺ کا نائب ہے اور اس کے کسی فیصلے کو خدائی فیصلے کا درجہ حاصل نہیں ہے۔

شرعی اصول یہ ہے کہ کسی فرض پر عمل جس چیز پر موقوف ہو وہ بھی فرض ہی کا درجہ اختیار کر جاتی ہے اس لیے فقہائے کرام نے خلافت کے قیام کو امت مسلمہ کے اجتماعی فرائض میں شمار کیا اور اسے فرض کفایہ کا درجہ دیا ہے

☆امام کی کسی بات سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا جبکہ خلیفہ کی بات سے عام آدمی بھی اختلاف کر سکتا ہے اور خلیفہ کو دلیل کی بنیاد پر اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر بھی مجبور کیا جا سکتا ہے جس کے بیسیوں شواہد خلفاء راشدینؓ کے دور میں موجود ہیں۔

کسی ایسے دستور وقانون کی پابندی کو جسے معطل کرنے اور اس میں ردوبدل کرنے کا اختیار بھی خود عمل کرنے والے کو حاصل ہو، دلیل وقانون کی حکومت قرار نہیں دیا جا سکتا

☆اماموں کی تعداد بارہ پر پہنچ کر مکمل ہو گئی ہے اور اہل تشیع کے بقول بارہویں امام ہی آخری امام ہیں جو زندہ ہیں اور وہی قرب قیامت میں ظاہر ہو کر امت پر حکمرانی کریں گے۔ جبکہ اہل سنت (مسلمانوں) کے نزدیک خلفاء کا سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا اور قیامت سے پہلے جن "امام مہدی" کا ظہور ہوگا وہ اگرچہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے لیکن اپنے دور میں پیدا ہوں گے اور ان کا ظہور ہوگا جس کے بعد وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد سے امت کی قیادت کریں گے اور کفر کی طاقتوں کو شکست دے کر اسلامی حکومت قائم کریں گے۔

خلافت اور امامت کے اس اصولی فرق کو سمجھ لینے سے ایک اور بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ خلافت کے نظام پر تھیا کریسی کا جو الزام عائد کیا جاتا ہے وہ درست نہیں ہے۔ تھیا کریسی خدا کے نام پر حکومت کرنے کو کہتے ہیں جہاں حکمران اللہ تعالیٰ کا نائب کہلا کر ہر قسم کی تنقید اور اختلاف سے بالاتر سمجھا جاتا ہے۔ یہ تصور پاپائے روم کی حکمرانی کے دور میں سامنے آیا تھا کیونکہ پوپ کو خدا کا نمائندہ سمجھا جاتا تھا، اس کی بات فائنل ہوتی تھی، اور اسے آخری اتھارٹی کا درجہ حاصل تھا۔ مغربی دنیا میں پاپائے روم کو صدیوں تک حکمرانوں کے سرپرست اعلیٰ کی حیثیت حاصل رہی ہے اور اس کی بات حکومت وسیاست میں بھی حرف آخر سمجھی جاتی تھی، اس لیے اس اتھارٹی کے خلاف بغاوت ہوئی اور حکومت وسیاست کو پوپ کی سرپرستی سے الگ کرتے ہوئے مذہب سے بھی آزاد کر دیا گیا۔ چنانچہ آج جب کسی جگہ اسلامی حکومت کی بات کی جاتی ہے تو اسے اسی پس منظر میں "تھیا کریسی" قرار دے کر بہت سے حلقوں میں قابل اعتراض قرار دیا جاتا ہے، لیکن "خلافت" کے مذکورہ تصور اور دائرے کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر تھیا کریسی کا یہ الزام درست نہیں ہے، اس لیے کہ خلیفہ معصوم نہیں ہے، عوام کا منتخب نمائندہ ہوتا ہے، اس کی ہر بات سے دلیل کی بنیاد پر اختلاف کیا جا سکتا ہے، عوام اس کا احتساب کر سکتے ہیں، حتیٰ کہ اسے معزول بھی کیا جا سکتا ہے، اور وہ خود اتھارٹی ہونے کی بجائے قرآن وسنت کی تعلیمات کا پابند ہوتا ہے جن میں ردوبدل کا اسے خود کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس لیے خلافت کو تھیا کریسی قرار دینا خلافت کے مفہوم ونظام سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔ البتہ اہل تشیع کی امامت کا مفہوم تھیا کریسی کے قریب قریب ہے لیکن اہل سنت اسے قبول نہیں کرتے۔

یہاں ایک اور نکتہ بھی سامنے رکھنا ضروری ہے کہ "خلافت" ہی دنیا میں وہ واضح سیاسی نظام ہے جسے دلیل اور قانون کی حکومت قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ: بادشاہت میں بادشاہ خود قانون کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خود ہی وہ اس کا شارح بھی ہوتا ہے۔ قانون بنانے، اسے تبدیل کرنے اور اس کی تشریح کرنے کا اختیار صرف اس کے پاس ہوتا ہے۔

☆ ڈکٹیٹر شپ خواہ فوجی ہو یا پارٹی کی، اس کی صورت حال بھی اسی قسم کی ہے کہ شخصی یا اجتماعی ڈکٹیٹر شپ میں حکمران کے پاس ہی قانون سازی اور اس میں ردوبدل کے اختیارات ہوتے ہیں۔

☆ جمہوریت میں کہا جاتا ہے کہ اختیارات عوام کے پاس ہوتے ہیں لیکن یہ صرف ایک پردہ ہے، اس لیے کہ پارلیمنٹ کو ہر معاملہ میں بالادستی حاصل ہوتی ہے، وہ دستور وقانون بنانے کی مجاز ہوتی ہے، اس میں ردوبدل کا اختیار اسی کے پاس ہوتا ہے اور اسے معطل کرنے کا حق بھی اسے حاصل ہوتا ہے، اس لیے کسی ایسے دستور وقانون کی پابندی کو جسے معطل کرنے اور اس میں ردوبدل کا اختیار بھی خود عمل کرنے والے کو حاصل ہو، دلیل وقانون کی حکومت قرار دینا مشکل سی بات ہے۔

☆ خلافت میں حکمران شخص یا طبقہ ایک ایسے دستور وقانون کے ہر حال میں پابند ہوتے ہیں جس میں ردّ

بدل کا انہیں خود کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ خلیفہ اجتہادی دائرے میں فیصلوں کا مجاز ہے لیکن قرآن وسنت کے صریح احکام میں کسی قسم کے ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ ان کے نفاذ کا وہ پابند ہے۔ اس لیے خالص دلیل وقانون کی حکمرانی صرف خلافت کی صورت میں دنیا کو میسر آ سکتی ہے اس لیے کہ خلیفہ ایسے طے شدہ قوانین کے نفاذ کا پابند ہوتا ہے جس میں ردوبدل کا خود اسے کوئی اختیار نہیں ہے، اسی لیے اسلام کے سیاسی نظام میں حکومت وخلافت ونیابت کا عنوان دیا گیا ہے۔

خلافت کے مفہوم کو ایک اور حوالہ سے بھی دیکھ لیا جائے کہ اللہ رب العزت نے جب حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو زمین پر اتارا تو دو باتیں واضح فرما دی تھی جن کی قرآن کریم میں صراحت ہے، ایک یہ کہ "ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین" "تمہارے لیے زمین میں قرارگاہ بھی ہوگی اور زندگی کے اسباب بھی ہوں گے لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ ایک محدود مدت تک کے لیے ہوں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ" اما یاتینکم منی هدی فمن تبع هدای فلا خوف علیهم ولاهم یحزنون" میری طرف سے ہدایات آئیں گی جو ان ہدایات کی پیروی کرے گا وہ خوف وحزن سے نجات پائے گا اور جو خلاف ورزی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کو ایک محدود مدت کے لیے زمین پر بھیج کر اسے ان ہدایات کا پابند کر دیا جو اس کی طرف سے آئیں گی، یہ ہدایات حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ آتی رہی ہیں جن کا فائنل ایڈیشن قرآن وسنت کی صورت میں آچکا ہے۔ ان ہدایات کی پیروی کا نظام قائم کرنے کا نام خلافت ہے اور یہی خلافت کی اصولی بنیاد ہے۔

اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ خلافت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فقہائے کرام نے نظام خلافت کے قیام اور خلیفہ کے تقرر کو امت کے فرائض وواجبات میں شمار کیا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس پر تفصیلی بحث کی ہے اور خلافت کے فرض ہونے پر دو بڑی دلیلیں پیش فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے سب سے پہلے خلیفہ کا انتخاب کیا تھا حتیٰ کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی تدفین پر بھی اسے مقدم کیا تھا، اسے فقہاء کرامؒ نے "ہل جعلوه اهم الواجبات" سے تعبیر کیا ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ کا اس پر مکمل اجماع ہوا ہے جو کسی چیز کے فرض اور واجب ہونے کی واضح دلیل ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ قرآن کریم کے بہت سے صریح احکام حکومت کے قیام پر موقوف ہیں، مثلاً حدود وقصاص کا نفاذ، امن وانصاف کا قیام، بیت المال اور زکوٰۃ کا نظام، جہاد کا تسلسل اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اجتماعی نظام حکومتی سسٹم کا تقاضہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اور ان جیسے بعض دیگر احکام قرآن حکومتی نظام کے بغیر نافذ وجاری نہیں کیے جا سکتے اور شرعی اصول یہ ہے کہ کسی فرض پر عمل جس چیز پر موقوف ہو وہ بھی فرض ہی کا درجہ اختیار کر جاتی ہے۔

اس بنیاد پر فقہاء کرامؒ نے خلافت کے قیام کو امت مسلمہ کے اجتماعی فرائض میں شمار کیا ہے اور اسے فرض کفایہ کا درجہ دیا ہے کہ اگر دنیا کے کسی حصے میں شرعی خلافت موجود ہے تو پوری امت کی طرف سے یہ فریضہ ادا ہو جاتا ہے لیکن اگر کہیں بھی خلافت کا نظام موجود نہیں ہے تو امت مسلمہ پوری کی پوری بطور امت ایک شرعی فریضہ کی تارک قرار پاتی ہے، اس پس منظر میں دیکھا جائے تو اس وقت دنیا میں کہیں بھی خلافت کا نظام کسی درجہ میں بھی خلافت کے عنوان سے اور خلافت کے مفہوم کے مطابق موجود نہیں ہے۔ اس لیے ہم سب بحیثیت امت ایک شرعی فریضہ کے تارک ہیں اور یہ گناہ ہم سب کے ذمے اس وقت تک رہے گا جب تک امت میں کسی نہ کسی سطح پر خلافت کا نظام قائم نہیں ہو جاتا۔

۱۹۲۴ء تک خلافت کا عنوان کسی نہ کسی درجہ میں جیسا بھی تھا، دنیا کے نقشے پر موجود تھا لیکن اس کے ختم ہونے کے بعد ۱۹۲۴ء سے یہ قرضہ اور فریضہ امت کے ذمہ ہے۔ دنیائے اسلام میں خلافت کی بہت سی تحریکیں کام کر رہی ہیں جن پر آگے چل کر تبصرہ کروں گا لیکن بیسیوں فورموں پر مختلف ممالک میں خلافت کے لیے آواز اٹھائے جانے کے باوجود سر دست خلافت کا نظام قائم ہوتا نظر نہیں آتا۔

ان گزارشات کے بعد میں خلافت کے تاریخی تسلسل کے بارے میں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ خلافت راشدہ کا آغاز جناب نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبرؓ سے ہوا تھا جو تیس سال تک جاری رہا اور اس میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے اسماء گرامی شامل ہیں جبکہ حضرت معاویہؓ سے صلح تک حضرت حسنؓ کا مختصر دورِ اقتدار بھی تیس سال کے اسی دائرہ میں آتا ہے، اس کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کا بیس سالہ دور خلافت ہے اور پھر بنو امیہ، بنو عباس اور بنو عثمان کی خلافتیں ہیں اور درمیان میں حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ کی خلافت کا دور بھی ہے۔ خلافت راشدہ کا دورانیہ تیس سال میں کیوں محصور ہے اور حضرت معاویہؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافتوں کا شرعی مرتبہ کیا ہے؟ اس پر اہل علم کے ہاں خاصی بحث ہوئی ہے اور کسی درجہ میں اب بھی جاری ہے، لیکن اس ساری بحث سے قطع نظر میرا طالب علمانہ نقطۂ نظر یہ ہے کہ امت مسلمہ کے لیے حضرات صحابہ کرامؓ قیامت تک اسوہ حسنہ اور معیار ہیں اور چونکہ امت ہر دور میں عزیمت پر عمل کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر عزیمت اور رخصت کے دونوں دائرے حضرات صحابہ کرامؓ کے دور میں ہی دکھا دیے تا کہ امت کو اپنے اپنے وقت میں راہ نمائی حاصل کرنے میں کسی الجھن کا سامنا نہ ہو۔ حضرات خلفائے راشدین کا دور عزیمت کا دور ہے جو ہمارا اصل آئیڈیل ہے جبکہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافتوں کو رخصت کا دور کہا جا سکتا ہے جو رخصتوں کے دائرے میں امت کے لیے قیامت تک معیار اور آئیڈیل رہے گا۔

''خلافت راشدہ تیس سال تک رہی ہے'' کا معنی یہ

اگر دنیا کے کسی حصے میں بھی خلافت کا نظام موجود نہیں تو امت مسلمہ پوری کی پوری ایک شرعی فریضہ کی تارک ہے۔ اور یہ گناہ ہم سب کے ذمے اس وقت تک رہے گا جب تک امت میں کسی نہ کسی سطح پر خلافت کا نظام قائم نہیں ہو جاتا

قوم پرست ترک لیڈروں نے ۱۹۲۴ میں یورپ کے اتحادیوں کی شرائط کو تسلیم کر کے خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا اور اس وقت کے عثمانی خلیفہ کو اس کی تمام املاک ضبط کر کے جلا وطن کر دیا تھا

اگر پرامن عوامی تحریک اور رائے عامہ کی منظم قوت کے ذریعے "امامت" کو دستوری شکل دے کر اسے نافذ کیا جاسکتا ہے تو "خلافت" کے احیاء و قیام کے لیے یہ قوت آخر کیوں کام میں نہیں لائی جاسکتی؟

نہیں ہے کہ اس کے بعد اسلامی خلافت ختم ہوگئی تھی، اسلامی خلافت اس کے بعد بنوامیہ، بنوعباس اور بنوعثمان کی خلافتوں کی صورت میں ۱۹۲۴ء تک چلتی رہی ہے، اس میں اتار چڑھاؤ یقیناً آتے رہے ہیں لیکن مجموعی طور پر خلافت کا یہ تسلسل عثمانیہ خلافت کے خاتمہ تک قائم رہا ہے اور جس خلافت پر بھی اپنے دور کے اہل علم اور امت کی رائے عامہ کا اعتماد رہا ہے وہ فقہی اصولوں کے مطابق خلافت اسلامیہ ہی شمار ہوتی ہے۔ خلافت راشدہ اسلامی خلافت کے اعلیٰ ترین معیار کا ٹائٹل ہے، اس اعلیٰ ترین معیار کے قائم نہ رہنے کا مطلب خلافت کے نظام کا خاتمہ نہیں ہے، اس اعلیٰ ترین معیار میں کسی حد تک کمی ہوئی ہے بلکہ اگر حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے ارشاد کو دیکھا جائے کہ علیٰ منہاج النبوۃ یعنی خلافت راشدہ کے اعلیٰ ترین معیار کے لیے جو شرائط ضروری تھیں وہ پہلے چار بزرگوں پر ہی مکمل ہوگئی تھیں اور ان کے بعد ان شرائط کا پایا جانا مشکل ہے کہ وہ براہ راست جناب نبی اکرم ﷺ کی تربیت میں رہے ہوں، بعد کے خلفاء میں اس درجہ میں ممکن ہی نہ تھا اس لیے اس کا تعلق کسی شرعی ضابطے سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی نظام سے معلوم ہوتا ہے۔

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے خلافت راشدہ کے بعد حضرت معاویہؓ سے شروع ہونے والا خلافت بنی امیہ کا نوے سالہ دور، پھر خلافت عباسیہ کا مختلف مراحل پر مشتمل پانچ سو سالہ دور اور اس کے بعد ۱۹۲۴ء تک خلافت عثمانیہ کا دور ہمارا وہ تاریخی تسلسل ہے جس میں خلافت کا ادارہ کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے اور مختلف شعبوں میں کام بھی کرتا رہا ہے۔

خلافت عثمانیہ ترکوں کے بنوعثمان کی حکومت تھی، عثمان اول نے ۱۲۹۹ء میں "برسا" کے مقام پر عثمانی حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا، پھر مصر میں قائم خلافت عباسیہ نے اس کے حق میں دست برداری اختیار کر کے عثمانیوں کی خلافت کو تسلیم کرلیا اور سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کر کے اسے عثمانی خلافت کا دارالسلطنت بنا دیا، ایک دور میں خلافت عثمانیہ کا دائرہ سلطنت افریقہ کے بیشتر حصوں کے علاوہ مصر، عراق، جزیرۃ العرب، بلغاریہ، البانیہ، ہنگری اور روس کے بعض علاقوں تک وسیع تھا۔

۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک لڑی جانے والی پہلی جنگ عظیم جس میں ایک طرف جرمنی اور بلغاریہ وغیرہ تھے اور دوسری طرف برطانیہ، فرانس، روس اور دوسرے ممالک کا متحدہ محاذ تھا، اس جنگ میں خلافت عثمانیہ جرمنی کے ساتھ تھی۔ مختلف ممالک کے درمیان لڑی جانے والی اس عالمی جنگ میں چار سال کے دوران ایک کروڑ کے لگ بھگ افراد لقمہ اجل بنے اور دو کروڑ کے قریب زخمی اور ناکارہ ہوگئے۔ اس جنگ میں جرمنی اور خلافت عثمانیہ کو شکست ہوئی جس کے نتیجہ میں خلافت عثمانیہ کے مختلف علاقوں پر متحدہ فوجوں نے قبضہ کرلیا حتیٰ کہ مشرق وسطیٰ میں عراق، فلسطین اور مصر وغیرہ پر فرانس اور برطانیہ نے تسلط جما لیا۔ اس سے قبل ترکوں اور عربوں کو قومیت کی بنیاد پر ایک دوسرے سے متنفر کرنے کا ماحول پیدا کرلیا گیا تھا۔ ترکی میں نوجوان انقلاب پسندوں کا گروہ مصطفیٰ کمال اتاترک کی قیادت میں سامنے آچکا تھا جبکہ عرب ممالک میں برطانوی فوج کے ایک افسر کرنل تھامس ایڈورڈ لارنس (لارنس آف عریبیا) نے مسلمان اور عرب دانش ور کا روپ دھار کر عربوں کو ترکوں کے خلاف متنفر کرنے کی مہم کامیابی کے ساتھ آگے بڑھائی تھی۔ اسی کے نتیجے میں مکہ کے گورنر شریف حسین نے ترکوں کے خلاف بغاوت کر کے جزیرۃ العرب سے خلافت عثمانیہ کی فوجوں کو نکال دیا تھا، اسی دوران فلسطین پر قبضہ کر کے برطانیہ نے وہاں دنیا بھر سے یہودیوں کو لا کر بسانے کا موقع فراہم کر دیا تھا جس کے نتیجے میں اسرائیل کی ریاست وجود میں آئی اور اس طرح برطانیہ نے یہودیوں کو ان کا قومی

ہم ۱۹۲۴ء کے بعد سے اب تک خلافت سے محروم چلے آرہے ہیں اور خدا جانے کب تک یہ محرومی ہمارے مقدر میں رہے گی؟

وطن واپس دلانے کا وعدہ پورا کیا۔ خود ترکی میں فاتح متحدہ فوجوں نے ڈیرے لگا لیے تھے اور یونان نے ترکی کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کرلیا تھا۔ ترکی کے قوم پرست راہنما مصطفیٰ کمال نے جو اتاترک کے لقب سے متعارف ہیں ترکی کی خودمختاری کا پرچم اٹھایا اور یونانی فوجوں سے جنگ لڑ کر انہیں شکست دی، انہوں نے خلافت تو ختم کر دی لیکن ترکی کی خودمختاری قائم رکھنے میں کامیاب رہے۔ اس پس منظر میں ترکی کے مستقبل کے سوال پر سوئٹرز لینڈ کے شہر "لوزان" میں بین الاقوامی کانفرنس ہوئی جس میں یورپ کے اتحادیوں نے اس شرط پر اور ترک قومیت کی بنیاد پر ترکی کی خودمختاری تسلیم کرنے کا وعدہ کیا کہ:

☆ ترکی خلافت سے دست بردار ہو کر خلیفہ کو جلاوطن کر دے۔

☆ خلافت کا نظام اور شریعت کا قانون یکسر منسوخ کر دیا جائے اور آئندہ خلافت کے قیام اور شریعت کے نفاذ سے باز رہنے کا وعدہ کیا جائے۔

☆ عرب، افریقہ اور یورپ میں خلافت عثمانیہ کے مقبوضات سے بھی دست برداری کا اعلان کیا جائے۔

قوم پرست ترکی کے لیڈروں مصطفیٰ کمال اتاترک اور عصمت انونو نے "لوزان معاہدہ" کے تحت ان شرائط کو تسلیم کر کے خلافت سے دست برداری کا اعلان کر دیا اور ۱۹۲۴ء کے دوران اس وقت کے عثمانی خلیفہ عبدالمجید کو اس کی تمام املاک ضبط کر کے جلاوطن کر دیا گیا۔ خلافت سے اس دست برداری کے بعد خلافت کا برائے نام ادارہ بھی ختم ہوگیا، اور ہم اس کے بعد سے خلافت سے محروم چلے آرہے ہیں اور خدا جانے کب تک یہ محرومی ہمارے مقدر میں رہے گی۔

(باقی آئندہ شمارہ نمبر 4 جلد 4 میں انشاء اللہ)

☆......☆......☆

12

یہ مطالبہ دہشت گردوں کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے مترادف ہے۔ آئندہ الیکشن میں ملکی صورتحال کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا وزیر داخلہ پاکستان خود کہہ چکے ہیں۔ کہ آنے والا دور خطرناک ہے تو اس پر میں کیا تبصرہ کرسکتا ہوں۔ آئندہ انتخابات میں متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے لیے مخلص، دین کا فہم رکھنے والی پاکستان کو صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والی اور خلافت راشدہ کے نفاذ کا جذبہ رکھنے والی قیادت مہیا کریں گے۔

☆......☆......☆

اہواز......ایرانی ظلم کے شکار مسلمان

ڈاکٹر احمد عمر ahmadumar313@gmail.com

1925ء میں جنرل زاہدی نے برطانوی افواج سے مل کر "اہواز" پر قبضہ کیا اور اس کے بعد سے یہ خطہ ایران کے قبضے میں ہے۔ شاہ کے دور میں بھی یہاں کے رہنے والے لوگوں کو دوسرے درجے کا شہری قرار دیا گیا تھا

ایرانی شیعہ حکومت دوسرے اقلیتی لوگوں کی طرح "اہواز" کے عربی نسل سنی مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہے

اہواز...... ایران کے صوبہ خوزستان جو عربستان کے نام سے بھی معروف ہے' کا صدر مقام ہے۔ صوبہ خوزستان کا کل رقبہ 320000 مربع کلو میٹر ہے۔ 8 ملین عرب، بلوچی اور کرد افراد کی آماجگاہ یہ علاقہ جغرافیائی اور اقتصادی اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کویت اور عراق کی سرحدیں اس سے ملتی ہیں اس لیے ایران عراق جنگ میں اس کو کلیدی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے مغرب میں عراق، جنوب مغرب میں جزیرہ عرب، شمال مشرق میں ایک بڑا پہاڑی سلسلہ zajros ہے جو ایران اور اہواز کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہے۔ 1925ء میں جنرل زاہدی نے برطانوی افواج سے مل کر اس خطہ پر قبضہ کیا۔ اور اس کے بعد سے یہ خطہ ایران کے قبضہ میں ہے۔ شاہ کے دور میں بھی یہاں کے رہنے والے لوگوں کو دوسرے درجے کا شہری قرار دیا گیا۔ اس لیے خمینی کی تحریک میں یہاں کے عرب سنی مسلمانوں نے بھی بڑا کردار ادا کیا مگر انقلاب کے بعد 1979ء سے یہاں کے لوگوں پر ظلم وستم کی ایک نئی تاریخ کا آغاز ہوا۔

خمینی انقلاب کے بعد اس خطہ کے رہنے والے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیے گئے۔ اور انہیں مجبور کیا جاتا رہا کہ وہ لوگ یہ خطہ چھوڑ دیں۔ اور آج تک ظلم کی داستانیں دوہرائی جاتی رہی ہیں۔ اس خطہ کی اہمیت اس لیے بھی ایران کی شیعہ حکومت کے لیے بہت اہم ہے کہ یہ خطہ ایرانی تیل کا 90٪ حصہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ دوسرے عرب ممالک تک راہداری بھی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے شیعہ حکومت دوسرے اقلیتی لوگوں کی طرح اہواز کے عربی نسل سنی مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہے۔ صرف ایران عراق جنگ کے دوران 2 لاکھ اہوازی عرب، عراق ہجرت پر مجبور ہوئے جنہیں واپس اپنے گھروں کو نہیں آنے دیا گیا۔ ایران عراق جنگ کے دوران سیکورٹی فورسز نے سنی مسلمانوں کے گھروں اور کاروباری جگہوں پر قبضہ کر لیا جو آج تک برقرار ہے۔

سیکرٹری جنرل آف عرب فرنٹ فار دی لبریشن کو اہواز (AFLA) عبدالکریم ناصر نے "شرق الاوسط" سے گفتگو کرتے ہوئے عرب دنیا اور اقوام متحدہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اہوازی عربوں کو ایرانی ظلم وستم اور ان کی نسل کشی Genocide سے بچایا جائے۔ ہزاروں عرب مسلمانوں کو اہواز صوبہ میں ایرانی سیکورٹی ایجنسیوں کی جانب سے شہید کیا جا چکا ہے۔ اور سینکڑوں سیکورٹی اداروں کی تحویل میں ہیں اور ایسا صرف اس لیے ہے کہ وہ عرب اور سنی ہیں۔

عبدالکریم ناصر نے پوری عرب دنیا کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ عرب بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کا فریضہ ہے کہ وہ اہواز میں ہونے والی نسل کشی کے پروگرام جس کا نشانہ عرب سنی مسلمان ہیں کو روکیں۔ اہواز کی عربی حیثیت کو بدلنا ایرانی ولایت فقیہ کے فلسفہ کے لیے ضروری ہے اس علاقہ پر مکمل کنٹرول کے بعد ایران کا اگلا ہدف عرب امارات کی ریاستیں اور پھر مکمل خطہ عرب۔ ایران اہواز پر کنٹرول کے ذریعے پوری عرب دنیا پر اپنا کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ شائع کردہ 2006ء میں لکھا ہے کہ اہواز کے عربی النسل سنی مسلمانوں کو مملکت میں تیسرے درجے کا شہری سمجھا جاتا ہے۔ یہ لوگ عربی میں تعلیم نہیں دلوا سکتے۔ ان کے حالات انتہائی مخدوش ہیں۔ غربت کی لکیر سے بھی نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ حکومت جان بوجھ کر ایسے مواقع پیدا کرتی ہے تاکہ یہ لوگ ہجرت کر جائیں اور شیعہ عربی خانہ بدوش یہاں آباد ہو سکیں۔

1997ء کی ہیومن رائٹس واچ نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ اہوازی عربوں کو اپنے مذہب اور کلچر کے مطابق نہ ہی رہنے کا حق ہے اور نہ فیصلہ کرنے کا۔ حتیٰ کہ سنی العقیدہ ان عربوں پر ایک ایرانی آیت اللہ گورنر بن کر بیٹھا ہے۔

ONPO کی ہیومن رائٹس بریفنگ جو اکتوبر 2012ء میں شائع ہوئی۔ اس میں ایرانی حکومت کے مظالم کی مختصر Summary بیان کی گئی ہے۔ رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱):...... اہوازی عرب اپنی زبان میں تعلیم نہیں حاصل کر سکتے۔ اس وجہ سے بہت سے طلباء امتحانات میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔ امتحانات میں ناکامی کا تناسب 70 فیصد ہے۔ 2012ء میں ایک مصنف کو صرف اس لیے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا کہ اس نے عرب لٹریچر اور تاریخ پر کتاب لکھی تھی۔

(۲):...... سینکڑوں نوجوانوں کو گرفتار کر کے قتل کیا جا چکا ہے۔ اور سینکڑوں ابھی تک گرفتار ہیں۔ جیل خانوں میں ان پر انفرادی تشدد کیا جاتا ہے۔ اور ان کے کھانے پینے اور رہنے کے لیے مناسب سہولیات بھی مہیا نہیں کی جاتیں۔

(۳):...... ملک کی سب سے بڑی آئل فیلڈ صوبہ

میں واقع ہے مگر مقامی لوگوں کو آئل فیلڈ میں نوکری نہیں دی جاتی۔ پڑھے لکھے نوجوانوں کی تذلیل کی جاتی ہے۔ انہیں اغواء کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے۔

شیعہ اداروں اور تنظیموں کی طرف سے چلائی جارہی ہیں۔

پوری دنیا میں شیعہ نظریات کے فروغ کے لیے بہت سارے ایسے ادارے اور ویب سائٹس کام کررہی ہیں

صرف پاکستان میں 2000 سے زائد ویب سائٹس ایکٹو (ACTIVE) ہیں جو مختلف شیعہ اداروں اور تنظیموں کی طرف سے چلائی جارہی ہے

خلاف آباد کا علاقہ جو آئل رچ ایریا ہے' میں کئی پڑھے لکھے سنی نوجوانوں کو گرفتار کر کے قتل کیا جا چکا ہے۔

فروری 2011ء میں حبیب اللہ رشیدی اور ہادی رشیدی گرفتار کیے گئے۔ دونوں کیمیکل انجینئر تھے اور دونوں کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ اسی طرح محمد علی اموری (فش ریز انجینئر) محمد حامد (عربیک لٹریچر) علی بدری (اکاؤنٹنگ میں ماسٹر ڈگری ہولڈر) محمد رحمان (کیمیکل انجینئر) کو 2011ء میں گرفتار کر کے لاپتہ کیا جا چکا ہے۔

24 جنوری 2013ء کو اپنے پریس ریلیز میں ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ ایرانی اعلیٰ عدلیہ ان 5۔ اہوازی افراد کی سزائے موت رکوائے جنہیں ملک دشمن قرار دے کر پھانسی کی سزا سنائی گئی ہے۔ ایران میں پڑھے لکھے سنی طبقہ کی کثرت سے اموات ایک طرح کی نسل کشی اور انسانی حقوق کی پامالی ہے۔

اس وقت اہوازی عرب اپنے حقوق اور عقیدہ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور ایران سے علیحدگی کی ایک زبردست تحریک چلا رہے ہیں۔ اللہ پاک ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے انہیں کامیابی عطا کرے۔ (آمین)

بحرین میں بغاوت کو کچلنے، جو درحقیقت ایران کی پیدا کردہ تھی، کے دوران دنیا بھر میں اہل تشیع نے سعودی حکومت کو ظالم قرار دیا۔ مگر شاید وہ اپنے گریبان میں دیکھنا بھول گئے۔ آج ایران اپنے ملک میں اہوازی، عرب، بلوچی اور کردوں اور دیگر اقلیتی برادریوں کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کر رہا ہے۔ وہ تو ایک طرف' اس نے پوری دنیا میں فساد مچا رکھا ہے۔ وہی اس کا مکروہ چہرہ دکھانے کے لیے کافی ہے۔ پاکستان میں فرقہ واریت کا سب سے بڑا قصور وار ایران ہے۔ اگر ایران مسلمان ممالک میں اپنی مداخلت بند کر دے تو مسلم امہ میں ہونے والے فسادات کو روکا جا سکتا ہے۔

بہت سے قارئین نے انٹرنیٹ میں شیعہ کی ویب سائٹ کے حوالہ سے پوچھا تو اس پر تحقیق کی گئی تو علم ہوا کہ یہ موضوع ایک مکمل مضمون کا متقاضی ہے۔ صرف پاکستان میں 2000 سے زائد ویب سائٹس Active ہیں جو مختلف

جو بظاہر دیکھنے میں سنی مسلمان لگتے ہیں اسی طرح بچوں میں غلط عقائد کے فروغ کے لیے کارٹونز اور گیمز کی ویب سائٹس بھی چلائی جارہی ہیں۔ صرف چند شیعہ ویب سائٹس کا ذکر کیے دیتے ہیں تاکہ ان کی سرگرمیوں سے بھی قارئین آگاہ ہوں اور ان میں کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ (جو ساتھی انٹرنیٹ، گرافک ڈیزائنر یا کمپیوٹر کے حوالہ سے کسی بھی شعبہ میں ماہر ہوں۔ وہ انفرادی کام کرنے کی بجائے۔ اجتماعی سسٹم میں رہ کر کام کریں گے تو ان کے کام میں نکھار بھی پیدا ہوگا اور اس کے اثرات بھی دیرپا ہونگے۔ اس لیے ایسے حضرات مولانا اورنگزیب فاروقی صاحب سے رابطہ کریں۔

(۱) Shia news.com

(۲) Walayat .news

(۳) Aar.com

(۴) Shijte news.com

(۵) Jafariya news.com

(۶) Roshd.org/eng

(۷) Owf.org.p k ام البنین ورلڈ فورم پاکستان۔

(۸) Mfp.org.pak مختار فورس

(۹) Jso,Mso,Iso کی ویب سائٹس

(۱۰) ابراہیمی سکاؤٹس راولپنڈی

(۱۱) Mehrnews,ir/ur ایرانی نیوز ایجنسی

(۱۲) Maaref.Foundafion.Com/urdu

(۱۳) Hidayat tv

(۱۴) Ahlebait tv, Al, Maarif tv

Dua Channel, Hadi tv, Salaam tv

Panjtan tv, tv پیغام اہل حق Press tv

Al.quds tv, Al manar (عربی)

Al.kauthar tv

الزہرا tv (عربی، انگلش)

(۱۵) نوائے اسلام کراچی ہفت روزہ اخبار

Nawa-e-islam.com

☆......☆......☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے۔۔۔؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ (بانی و سرپرست)

شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)

شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ؒ (سرپرست)

شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ (صدر / ایم این اے)

شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید ؒ

شہادت 17 اگست 2009 خیرپور سندھ (خیرپور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجیے کہ......

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

CamScanner

سپاہ صحابہ کراچی کے سابق صدر صوبہ سندھ کے سابق صدر اور سابق مرکزی نائب صدر

مولانا رفیق الخلیل بھی شہید ہوگئے

مولانا محمد یونس قاسمی

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک اربوں انسان اس دنیا میں آئے اور چلے گئے، قیامت تک نہ جانے کتنے لوگ آئیں گے اور چلے جائیں گے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو چلے تو جاتے ہیں لیکن اپنے پیچھے ان مٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں اور ایسے لوگوں پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی نمرود اور حضرت موسیٰؑ کی فرعون سے شروع ہونے والی حق و باطل کی اس جنگ میں اہل ایمان اور اللہ والوں نے ہمیشہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو خرچ کیا ہے یہاں تک کہ اپنی جان تک اللہ کی رضا پر قربان کر دینے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اللہ کے ان مقرب بندوں نے اپنی جان کا نذرانہ اسی ایک بنیاد پر دیا جو روز اول سے چلی آرہی ہے۔ یعنی اللہ کی رضا اور دین حق اسلام کی حفاظت وبقا کی جستجو۔ اسی جستجو میں فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے خلیفہ مجاز، معروف بزرگ عالم دین اور میرے ماموں حضرت مولانا قاری محمد رفیق الخلیل بھی شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو کر سر بلند و سرخرو ہوگئے ہیں۔

اللہ کے مقرب بندوں نے اپنی جان کا نذرانہ اللہ کی رضا اور دین برحق اسلام کی حفاظت وبقا کی جستجو کی بنیاد پر دیا جو روزِ اوّل سے چلی آرہی ہے

ماموں جان کی ذات گرامی جنوبی پنجاب کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کے اس بابرکت دور کی دلکش یادگار تھی جس نے شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، عظیم محدث مولانا عبدالخالقؒ، فقیہ وقت مفتی علی محمد اور ان جیسے دوسرے حضرات کا خوبصورت دور دیکھا تھا۔ جس شخصیت کی تعلیم و تربیت میں علم وعمل کے ان مجسم پیکروں نے حصہ لیا ہو، اس کے اوصاف وکمالات کا ٹھیک ٹھیک ادراک بھی مجھ جیسے انسان کیلئے مشکل ہے، لیکن یہ ضرور ہے کہ ماموں جان کے پیکر معصومیت، حسن اخلاق اور علم وعمل کے جو نمونے میری آنکھوں نے دیکھے ہیں ان کے نقوش شاید میرے دل ودماغ سے کبھی محو نہ ہوسکیں۔

حضرت قاری محمد رفیق الخلیل شہیدؒ 1950ء میں جنوبی پنجاب کے ضلع خانیوال کی تحصیل کبیر والہ کے پسماندہ گاؤں کگڑ ہٹہ میں پیدا ہوئے۔ باتجوید حفظ قرآن کی سعادت اس علاقے کے معروف اساتذہ حضرت قاری محمد رمضان اور قاری تاج محمد سے حاصل کی۔ درس نظامی کی تعلیم کیلئے دارالعلوم کبیر والا میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے علوم القرآن، علوم الحدیث، علم فقہ اور علم الکلام میں مہارت حاصل کی۔ تقابل ادیان میں رسوخ اور مہارت کے حصول کیلئے امام اہل سنت حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ کی خدمت میں حاضری دی اور تقابل ادیان پر عبور حاصل کیا۔ 1968ء میں دورہ حدیث شریف دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ میں کیا۔ یہاں پر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ کے سابق مہتمم مفتی محمد انورؒ آپ کے ہم سبق رہے۔

دارالعلوم کبیر والا میں مولانا حق نواز جھنگویؒ، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ اور مفتی محمد انورؒ آپ کے ہم سبق رہے

حصول تعلیم کے بعد اپنے لیے علوم القرآن کا شعبہ چنا اور علوم قرآن کے فروغ میں ساری زندگی گزار دی۔ آغاز خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی کے جامعہ قاسمیہ فیصل آباد سے کیا، پھر جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی میں قریباً دو سال قرآن کریم کی تعلیم دیتے رہے، جامعہ فاروقیہ کراچی میں شعبہ حفظ کے گیارہ سال تک نگران رہے۔ 1977ء میں بہادر آباد کراچی کی جامع مسجد عالمگیر میں امامت وخطابت کے منصب پر فائز ہوئے اور تادم آخر یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ غالباً 1980ء میں تصوف وسلوک کی منازل طے کرنے کیلئے اصلاح وبیعت کا تعلق مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے جوڑا۔ ہر جمعہ کو نماز عصر سے مغرب تک دارالافتاء والارشاد میں حضرت والاؒ کی خدمت میں رہنا اور آپؒ کے بیانات سے مستفید ہونا معمول رہا۔ خود مجھے بھی متعدد مرتبہ ماموں جان کے ہمراہ حضرت والاؒ کی زیارت کرنے اور بیان کی سماعت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت والاؒ کی طرف سے کچھ عرصہ بعد ہی ماموں جان کو خلافت کا اعزاز حاصل ہوا اور جو کچھ حضرت والاؒ سے سیکھا تھا وہ اپنے شاگردوں، متبعین ومتوسلین کو سکھانے کا حکم ملا جس پر ماموں جان تادم آخر عمل کرتے رہے۔ 1994ء میں ملیر 15 کی محمد علی شہید سوسائٹی میں علوم قرآن کی اشاعت وفروغ کیلئے ادارہ الفرقان کی بنیاد رکھی۔ انڈیا کے معروف عالم دین محقق اہل سنت حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ کے مشن وکاز اور انکی شخصیت سے متاثر ہونے کی وجہ سے اپنے ادارہ کا نام مولانا نعمانی کے ادارہ الفرقان کے نام پر رکھا۔ اس ادارہ میں کسی بھی دوسری تعلیم کی ملاوٹ شامل نہ ہونے دی اور اس ادارہ کو صرف قرآن کریم کی تعلیم کا ایک معیاری ادارہ بنایا جہاں طلبہ کو صرف باتجوید حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ 1994ء سے ہی آپؒ کا یہ معمول رہا کہ ہر روز صبح آٹھ بجے گھر سے نکلتے اور اپنے مدرسہ ادارہ الفرقان جاتے، وہاں مختلف بچوں کی تلاوت سنتے، اساتذہ کو ہدایات دیتے، مدرسہ کے انتظام والصرام کے سلسلہ میں دلچسپی لیتے، مدرسہ کے ناظم اور اساتذہ کرام کے ساتھ مشاورت کرتے۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے وہاں سے نکلتے اور ایک بج کر پانچ منٹ پر عالم گیر مسجد میں نماز ظہر

کی امامت کرواتے۔ آپ کا یہ معمول شہادت تک یعنی
اٹھارہ سال جاری رہا۔ شہادت کے روز بھی اسی معمول کے

عام کرنے کیلئے ایک ادارہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ قاری غلام
رسول نے یہ ادارہ ناظم آباد میں جامع القرآن عثمان بن عفان

وجہ سے آپ کو قائم مقام سرپرست اعلیٰ بھی بنایا گیا۔ مولانا
محمد اعظم طارق شہیدؒ نے مولانا قاری محمد رفیق الخلیل شہیدؒ

مولانا رفیق الخلیل 1950ء میں جنوبی پنجاب کے ضلع خانیوال کی تحصیل کبیر والا کے پسماندہ گاؤں ''ککڑ ہٹہ'' میں پیدا ہوئے۔ معروف اساتذہ میں قاری محمد رمضان، قاری تاج محمد، مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور علامہ عبدالستار تونسوی شامل ہیں

مطابق عالم گیر مسجد کی طرف آ رہے تھے اور ہل پارک کے قریب شہید کر دیے گئے۔ قرآن کریم سے بے پناہ محبت تھی اور اکثر اوقات باوضو تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتے، اوقات کے بہت زیادہ پابند تھے، بہت دفعہ ایسے موقع پر حاضری ہوئی کہ وہ گھر میں تلاوت قرآن میں مصروف ہوتے، میں دوسرے کمرے میں انتظار کرتا رہتا، آپؒ جب فارغ ہوتے تو ملاقات کیلئے بلاتے۔ صبح نماز فجر کے بعد مصلے پر بیٹھے رہنا، تسبیحات اور ذکر واذکار کے بعد اشراق کی ادائیگی، پھر گھر میں آ کر ہلکا سا ناشتہ کر کے مدرسہ روانگی۔ دوران سفر تلاوت کرتے رہنا، ظہر کے وقت واپسی اور نماز ظہر کے بعد کھانا کھا کر عصر تک آرام، بعد از عصر مصلے پر بیٹھے رہنا اور یہیں بیٹھ کر آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کرنا، انکے معاملات کو نمٹانا، مغرب کی نماز، نوافل اوابین کی ادائیگی اور کچھ دیر کیلئے گھر میں قیام۔ عشاء کے بعد کوئی ایک گھنٹہ مخصوص کیا ہوا تھا جس کے دوران اپنے مریدین و متوسلین کے فون سنتے اور ان کے مسائل حل کرتے۔ رات کو جلدی سونے کا معمول تھا تا کہ صبح جلدی اٹھ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضری دی جا سکے۔ بوقت شہادت بھی تلاوت میں مصروف تھے اور قرآن کریم کا نسخہ کھلا ہوا آپؒ کے ہاتھوں میں تھا، اللہ کی رضا کے حصول کیلئے جب گولیاں لگیں تو سر جھک گیا اور کھلا ہوا قرآن کریم آپؒ کے سینے سے لگ گیا۔ ہسپتال میں پہنچ کر بھائی غلام رسول جو اس سانحہ میں بال بال بچ گئے، نے

کے نام سے بنایا جس کی سرپرستی کی ذمہ داری حضرت والا ''نے حضرت قاری محمد رفیق الخلیل شہیدؒ کے سپرد کی۔ یاد رہے کہ قاری غلام رسول، حضرت قاری محمد رفیق الخلیل شہیدؒ کے بھانجے ہیں اور میرے خالہ زاد بھائی ہیں۔ جامع القرآن عثمان ابن عفان کراچی کا ایک معروف تعلیمی ادارہ ہے جہاں صرف قرآن کریم کی با تجوید حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اب تک سینکڑوں بچے یہاں سے حفظ کر چکے ہیں۔ اس ادارہ نے اپنا ایک نام بنایا ہے اور بہت معیاری ادارہ ہے۔ دیگر مدارس میں قراء کو تدریس کیلئے یہاں کی سند کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، جو قاری اس ادارے سے فاضل ہو

سنت کی خلاف ورزی، دینی کاموں سے دوری پر آپؒ کا دل بہت کڑھتا تھا اور ایسے لوگوں کے متعلق بہت پریشان رہتے تھے جو بظاہر دین دار ہوں مگر اسلام کی بقا اور تحفظ کے فریضہ میں دلچسپی نہ لیتے ہوں

اس سے کچھ بھی پوچھے بغیر تدریس کیلئے رکھ لیا جاتا ہے۔

کالعدم سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز شہیدؒ آپؒ کے ہم سبق رہے تھے، مولانا جھنگوی ''نے 1985ء میں پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ، صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ کے تقدس وحرمت کو آئینی وقانونی تحفظ دلانے کیلئے ''سپاہ صحابہ'' کی بنیاد رکھی جسے بعد میں سابق صدر اور آمر وقت پرویز مشرف نے اپنے آمرانہ آرڈیننس کے ذریعے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ مولانا قاری محمد رفیق الخلیلؒ اپنے دوست مولانا حق نواز جھنگویؒ کی دعوت پر ''سپاہ صحابہ'' میں شریک ہو گئے اور مولانا حق نواز جھنگویؒ کے مشن وکاز

کے ساتھ سیکرٹری جنرل کراچی کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ اس دوران آپؒ کے ساتھ کام کرنے والے لوگوں میں نمایاں نام علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ، طارق محمود مدنی اور حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ شہیدؒ ہیں۔ مولانا محمد ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو جھنگ بھجوانے، مرکزی نائب سرپرست بنوانے اور جھنگ سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1993ء تک اس تحریک کے ساتھ بھرپور سرگرمیاں جاری رکھیں، دارالافتاء والارشاد کے ساتھ تعلق بڑھ جانے، جامعۃ الرشید کراچی میں بعض اہم ذمہ داریوں کے مل جانے، الرشید ٹرسٹ کے مناصب اور اپنے ادارہ الفرقان کی مصروفیات کی بناء پر ''سپاہ صحابہ'' سے عملاً دور ہو گئے تاہم انہوں نے کبھی علیحدگی اختیار نہیں کی اور ہمیشہ اس جماعت کے قائدین وکارکنان کی سرپرستی فرمائی اور بوقت ضرورت مفید مشوروں سے نوازتے رہتے تھے۔ ابھی عیدالاضحیٰ کے روز میں نے عید کی مبارک دینے کیلئے فون کیا تو مجھے فرمانے لگے کہ مولانا محمد احمد لدھیانوی تک میرا پیغام پہنچاؤ کہ وہ کراچی پر توجہ دیں، یہاں اہل سنت علماء وکارکنان کو قتل کیا جا رہا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ الغرض وہ ہمیشہ اپنے ساتھیوں اور کارکنوں کیلئے فکرمند رہے۔ بندہ جب بھی انکی خدمت میں حاضر ہوتا تو ہمیشہ مکمل

مولانا منظور احمد نعمانیؒ کے مشن وکاز اور ان کی شخصیت سے متاثر ہونے کی وجہ سے اپنے ادارے کا نام ''الفرقان'' رکھا اور اس ادارہ کو صرف قرآن پاک کی تعلیم کا ایک معیاری ادارہ بنایا جہاں طلبہ کو صرف با تجوید حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے

قرآن کو آپؒ کے سینے سے ہٹایا۔

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی نے اپنے شاگرد رشید مولانا مفتی قاری غلام رسول کو بھی قرآن کریم کی تعلیم

کیلئے خدمات سرانجام دینا شروع کر دیں۔ وہ کراچی ڈویژن کے صدر، صوبہ سندھ کے صدر اور مرکزی نائب صدر بھی رہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی گرفتاری کی

حالات پوچھتے اور دین کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کے مختلف طریقے بتاتے۔ علمی اور عملی زندگی میں ہمیشہ میری

باقی صفحہ نمبر 32

خلافتِ راشدہ احادیثِ رسول ﷺ کے آئینہ میں

ابوریحان ضیاءالرحمٰن فاروقی شہیدؒ حصہ اول

خلفائے راشدین کی مدت تعین' مقام اور ان کے امور کی خبر دینے کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

''میں نہیں جانتا تمہارے اندر میں کتنی دیر رہوں' میرے بعد ان دونوں کی اقتداء کرنا اور آپؐ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرف اشارہ کیا۔''

خلفاء راشدین کی اشارات و کنایات کے ساتھ تصریح کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا......

''تم میں سے جو میرے بعد کا زمانہ پائے اس پر لازم ہے کہ وہ میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھام لے۔(ابن ماجہ عن عرباضؓ بن ساریہ)

قرآن کی آیتوں سے خلفاء راشدین کی فضیلت و مرتبت کے ذکر کے بعد حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ لکھتے ہیں۔

''جب یہ آیتیں (آیت استخلاف وغیرہ) نازل ہوئیں' جن سے خلفاء و پیغمبر کے بارے میں کسی قسم کی پوشیدگی نہ رہی۔ اب ان موعودہ خلفاء کی ترتیب خلافت اور مدت خلافت میں کچھ تردد تھا تو آنحضرت ﷺ عالم غیب کے منتظر رہے کہ وہاں سے کیا افاضہ ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا نے خواب میں جو انبیاء علیہم السلام کے لیے وحی کا حکم رکھتا ہے' اس معاملے کو حل کر دیا۔ بعض خواب آپؐ نے خود دیکھے اور بعض آپؐ کے اصحابؓ نے اور تعبیر ان دونوں کی آپؐ نے بیان فرما دی۔ (یہ بالکل ایسا ہی ہے) جیسے اذان کے خواب میں دیکھنے اور لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ۔''
ازالۃ الخفاء ج ا' صفحہ ۱۰۷)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا......ایک روز میں سو رہا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں کے پاس دیکھا۔ جس قدر ڈول اللہ کو منظور تھے نکالے' پھر اس ڈول کو مجھ سے ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیقؓ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے۔ مگر ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور اس کو ابن خطابؓ نے لے لیا۔ (اور بھرنا شروع کر دیا) میں نے کسی تنومند آدمی کو اس طرح ڈول نکالتے ہوئے نہیں دیکھا' جس طرح عمرؓ نکالتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کر لیا۔ (اس سے مراد مدت خلافت کا سب سے مضبوط ہونا ہے) (از صحیح بخاری و ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ طلوع آفتاب کے بعد ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا' میں نے فجر سے پہلے یہ خواب دیکھا کہ مجھے مقالید (کنجیاں) اور موازین (ترازو) دیے گئے ہیں۔ چنانچہ ترازو کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری تمام امت رکھی گئی اور وزن کیا گیا' میرا پلڑا بھاری نکلا' اس کے بعد ابوبکرؓ لائے گئے' تمام امت کے ساتھ تولے گئے تو ان کا پلڑا بھاری رہا' پھر عمرؓ لائے گئے وہ تمام امت کے ساتھ تولے گئے تو ان کا پلڑا بھاری رہا' پھر عثمانؓ لائے گئے اور وہ تمام امت کے ساتھ تولے گئے تو ان کا پلڑا بھاری نکلا۔ ان کے بعد ترازو آسمان کی طرف اٹھا لی گئی۔ (از ابن مرویہ بحوالہ ازالۃ الخفاء ج ا' صفحہ ۱۰۸)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا: آج شب کو ایک نیک مرد کو خواب دکھلایا گیا کہ گویا حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کے دامن کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں اور عمرؓ، ابوبکرؓ کے دامن کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں اور عثمانؓ، عمرؓ کے دامن کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے اٹھے تو ہم لوگوں نے بطور خود کہا وہ نیک مرد تو خود رسول اللہ ﷺ (جن کو یہ خواب دکھلایا گیا) اور ایک کا دوسرے کے دامن کے ساتھ لٹکنا صاف بتلا رہا ہے کہ یہ لوگ اس دین کے والی ہوں گے جس کے ساتھ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا کہ ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا پھر ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے اس کی عرقوہ پکڑ لی اور پیا (عرقوہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو چمڑے کے ڈول کے منہ پر جانب عرض لگائی جاتی ہے) مگر کمزور طریقہ سے پیا (یعنی خلافت کی مدت کم ہونے کے باعث بعض کاموں کی ناتمامی کی طرف اشارہ ہے) پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے اس کی عرقوہ پکڑ لی اور پیا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے' پھر عثمانؓ آئے اور انہوں نے اس کی عرقوہ پکڑ لی اور پیا، یہاں تک کہ شکم سیر ہو گئے، پھر علیؓ آئے اور انہوں نے اس کی عرقوہ پکڑی تو وہ کھل گئی۔ اور اس کی کچھ چھینٹیں بھی ان پر پڑیں۔ (کھل جانے سے اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ ان کی خلافت منظم نہ ہو گی اور چھینٹوں کے پڑنے سے ان فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو ان کے زمانہ میں پیش آئے) (ازالۃ الخفاء ج ا' صفحہ ۱۰۹)۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے شب کو خواب میں دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہے اس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ دونوں ہاتھوں سے اس کو لے رہے ہیں۔ کسی نے کم لیا' کسی نے زیادہ اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے۔ پھر میں نے یارسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھا، آپؐ نے اس رسی کو پکڑ لیا اور اس کے زور سے آسمان پر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر اس رسی کو پکڑا اور وہ بھی اس کے زور سے آسمان پر چڑھ گیا۔ اس کے بعد پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے اس رسی کو پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی مگر پھر جڑ گئی اور وہ شخص بھی چڑھ گیا۔ اس موقع پر موجود حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یارسول اللہؐ

> شیعہ کی مشہور تفسیر قمی میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا'' بے شک میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اور اس کے بعد تمہارے باپ عمرؓ خلیفہ ہوں گے''

میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہو جائیں اگر آپؐ مجھے اجازت دیں تو میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا...... ابر سے مراد اسلام ہے اور اس ابر سے جو روغن اور شہد ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے روغن سے مراد قرآن کی نرمی اور شہد سے مراد قرآن کی حلاوت ہے۔ زیادہ اور کم لینے والا اس شہد کا وہ ہے جو قرآن کو زیادہ حاصل کرے اور کم حاصل کرے۔ آسمان سے زمین تک لگی ہوئی رسی دین ہے۔ جس پر آپؐ ہیں آپؐ اس کو پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر جب اللہ آپ کو اٹھا لے گا تو آپؐ کے بعد اور شخص اس کو لے گا اور اس کے ذریعے سے اس کا مرتبہ بلند ہو جائے گا پھر ایک اور شخص اس کو پکڑے گا وہ بھی بلند ہو جائے گا۔ پھر ایک شخص پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی مگر پھر وہ رسی جوڑ دی جائے گی اور وہ شخص بھی بلند ہو جائے گا۔

یا رسول اللہؐ فرمایئے...... میں نے ٹھیک بیان کیا فرمایا کچھ ٹھیک کچھ غلط...... حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں، جو میں نے غلطی کی وہ آپؐ بیان کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا...... قسم مت دلاؤ''

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں ''اس غلطی سے مراد ان خلفاء کے ناموں کا ذکر نہ کرنا ہے۔ جس کو استعارہ میں غلط کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حاکم نے حضرت سفینہؓ سے روایت کی ہے جب حضور ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی، تو پہلے آپؐ نے ایک پتھر رکھا اور آپؐ نے فرمایا! میرے پہلو میں ایک پتھر ابو بکرؓ رکھیں۔ پھر فرمایا...... ابو بکرؓ کے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر عمرؓ رکھیں۔ پھر فرمایا...... عمرؓ کے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر عثمانؓ رکھیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا...... '' یہی لوگ میرے بعد خلیفہ ہیں۔

(ازالۃ الخفاء ج ا صفحہ ۱۱۱ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

بزاز، طبرانی، بیہقی نے حضرت ابو ذر ؓ سے روایت کی ہے، وہ کہتے تھے ''ایک روز آنحضرت ﷺ تنہا بیٹھے تھے اور میں آیا اور آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، پھر ابو بکر ؓ آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر عمر ؓ آئے پھر عثمان ؓ آئے دونوں سلام کر کے بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سات کنکریاں پڑی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے وہ کنکریاں اپنی ہتھیلی پر رکھیں اور وہ تسبیح پڑھنے لگیں، یہاں تک کہ میں نے ان کی آواز سنی ان کی آواز شہد کی مکھی کی آواز کی

شام کی سلطنت کا ذکر بھی اس بات کا عکاس ہے کہ خلفائے ثلاثہ نے فتوحات اور قوتِ اسلامی کا جو شرف پایا وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آتا

مثل تھی، پھر آنحضرت ﷺ نے ان کنکریوں کو اٹھا کر حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رکھا، وہ تسبیح پڑھنے لگیں، حتیٰ کہ میں نے پھر شہد کی مکھی کی مانند ان کی آواز سنی۔ پھر ابو بکرؓ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اٹھا کر ان کنکریوں کو عمرؓ کے ہاتھ میں رکھا، تو وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں، حتیٰ کہ میں نے پھر ان کی آواز سنی، پھر حضرت عمرؓ نے ان کو زمین پر رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر آنحضرتؐ نے ان کو اٹھا کر عثمانؓ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں، حتیٰ کہ میں نے ان کی آواز بھی شہد کی مکھیوں کی آواز کی مانند سنی، پھر عثمانؓ نے ان کو زمین پر رکھ دیا تو خاموش ہو گئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... '' یہ خلافت نبوت ہے (یعنی جو معاملہ عالم غیب سے نبی کے ساتھ ہوا یعنی کنکریاں ان کے ہاتھ میں گویا ہو گئیں وہی معاملہ ان لوگوں کے ساتھ ہوا)''

ابن عساکر نے ایک روایت میں حضرت ابو ذرؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ نے کنکریاں زمین پر رکھیں تو فرداً فرداً وہ کنکریاں ہم نے اٹھائیں لیکن کسی کے ہاتھ میں تسبیح کی آواز نہ تھی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے فضائل اور خلافت کی تائید میں آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(۱)...... حضور ﷺ نے فرمایا......

"مروا ابا بکر فلیصل بالناس"

''ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' (جمع الفوائد)

(۲)...... حضور ﷺ نے فرمایا......

"یابی اللہ و المومنون الا ابا بکر"

''اللہ اور مسلمان ابو بکر ؓ کے علاوہ کسی کو امام نہیں بنائیں گے۔'' (مشکوۃ شریف)

آنحضرت ﷺ نے سیدنا امیر معاویہؓ کو جب وہ آپؐ کو وضو کروا رہے تھے فرمایا کہ ''اے معاویہ جب تجھے حکومت ملے تو اللہ سے ڈرتے رہنا''

(۳)...... حضور ﷺ نے فرمایا......

"علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین"

''میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم پکڑو۔'' (مشکوۃ شریف)۔

(۴)...... ایک روایت ہے......

"عن ابن عمر ؓ کنا نقول فی زمان رسول اللہ ﷺ فنقول ابو بکر خیر هذه الامة عمر ثم عثمان".

ترجمہ:...... '' حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں یہ کہا کرتے تھے کہ اس امت میں سب سے اونچا درجہ حضرت ابو بکرؓ کا ہے پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ ہیں۔

(۵)...... حضور ﷺ نے فرمایا......

"ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ ابو بکرؓ و عمرؓ"

'' ابو بکرؓ اور عمرؓ جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں'' (مشکوۃ شریف)۔

(۶)...... حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے......

"سبق رسول اللہ علیہ و سلم و صلی ابو بکر و ثلث عمر ثم خبطنا فتنۃ".

'' اول درجہ میں رسول اللہ ﷺ پھر حضرت ابو بکرؓ اور پھر عمرؓ اور اس کے بعد فتنہ نے ہم پر ہاتھ صاف کیا۔''

(منہاج السنۃ ج ۴، صفحہ ۱۳۷)

(۷)...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

ترجمہ:...... '' میرے بعد اقتدا ابو بکر ؓ اور عمر ؓ کی کرنا۔''

(۸)...... آپ ﷺ نے فرمایا......

ترجمہ:...... '' کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے آسمان اور زمین میں دو دو وزارء نہ ہوں۔ آسمان میں میرے وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین میں ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ (مشکوۃ شریف)

(۹)...... حضور ﷺ نے فرمایا ''ابو بکر و عمر سمعی و بصری''

'' آپؐ نے فرمایا...... ابو بکر ؓ اور عمر ؓ میرے لیے کان اور آنکھ ہیں۔ (مشکوۃ شریف)

(۱۰) حضرت علی ؓ نے فرمایا......

'' حضرت علی ؓ نے حضرت فاروق اعظم ؓ کے جنازے کے موقع پر جنازہ کی طرف اشارہ کر کے کہا، اس کفن پوش سے زیادہ دنیا میں کوئی شخص اس لائق نہیں کہ اس جیسے

باقی صفحہ نمبر 24

اہلسنت والجماعت پاکستان کے سربراہ قائد اہلسنت علامہ محمد احمد لدھیانوی اور مرکزی سیکرٹری جنرل اہلسنت والجماعت پاکستان ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کہا ہے کہ کوئٹہ کے واقعہ کی آڑ میں ہمارے بیگناہ کارکنوں کی گرفتاریاں قابل مذمت ہیں، اگر کسی بیگناہ کو قتل کرنا جرم ہے تو اس سے بڑا جرم کسی بیگناہ کو گرفتار کرنا بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورا ملک جانتا ہے کہ کوئٹہ میں ہزارہ قبیلے کے افراد کے قتل کا تعلق کسی بھی مذہبی یا شیعہ سنی عنوان نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ایک مخصوص فرقہ کے لوگ اس واقعہ کی آڑ میں پورے ملک کو یرغمال بنا کر اپنے جائز و ناجائز مطالبات منوا رہے ہیں، حکومت اُن کے سامنے گھٹنے ٹیک کر انہیں مضبوط کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بھی صرف کراچی میں ایک سال میں 600 سے زائد جنازے اٹھائے ہیں، لیکن ہم نے ہمیشہ محب وطن ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچایا، اگر ہم چاہتے تو ہم بھی دھرنے دیکر اپنے مطالبات منوا سکتے تھے، لیکن ہم نے ایسا کرنے کو ترجیح نہیں دی، لیکن ہم اب یہ بات سمجھنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ مطالبات منوانے کا راستہ ملک جام کرنا ہی ہے۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے مزید کہا کہ ملک بھر میں ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے، کوئٹہ میں

سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا الزام ناکامی چھپانے کا حربہ ہے

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی

رپورٹ: طیب حیدری، اسلام آباد

مدارس پر چھاپے مار کر معصوم طلباء کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور پنجاب میں ہمارے رہنماؤں مولانا معاویہ اعظم سمیت کئی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے، ہماری محب الوطنی کو ہماری کمزوری سمجھ کر ہم سے جانبدارانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے رہنماؤں اور کارکنوں کو دو دن کے اندر رہا نہ کیا گیا تو ہم بھی سڑکوں پر آنے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ کا واقعہ دراصل حکومتی اور ایجنسیوں کی واضح ناکامی کا ثبوت ہے اور یہ دراصل الیکشن مؤخر کرنے کی سازش ہے۔ حکومت اس آڑ میں ہمارے بیگناہ کارکنوں کو ہراساں کر رہی ہے، چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے جو کہ محض ایک مخصوص فرقے کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس رویے کی وجہ سے اہلسنت والجماعت کے کارکنوں میں شدید اشتعال پایا جا رہا ہے، کارکن تیار رہیں، کسی بھی وقت ہم ملک بھر میں دھرنوں کی کال دے سکتے ہیں۔ اگر حکومت یہی زبان سمجھتی ہے تو ہم ان دھرنوں سے کئی گنا بڑے دھرنے دے سکتے ہیں، جس کیلئے کارکن مکمل طور پر تیار رہیں۔

کراچی میں مفتی عبدالمجید دینپوری و دیگر علماء کا قتل افسوس ناک ہے، حکومت وقت کا پانچ سالہ دور علماء کے خون سے رنگین ہے، پڑوسی ملک کی مداخلت بند کی جائے، حکومت تحفظ فراہم نہیں کر سکتی تو ہمیں تحفظ کرنا آتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کراچی میں جید عالم دین مولانا مفتی عبدالمجید دینپوری اور ان کے ساتھ دیگر علماء کرام کی المناک شہادت پر گہرے دکھ والم کا اظہار کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ مفتی عبدالمجید دین پوری و دیگر علماء کرام کا قتل انتہائی افسوس ناک ہے، کراچی علماء کے لئے مقتل بن چکا ہے، ملک بھر میں ایک طرف صحابہ کرام کی شان میں کھلے عام گستاخی کی جا رہی ہے جبکہ دوسری جانب علماء کرام کو دن دھاڑے شہید کیا جا رہا ہے، جو ایک منظم منصوبہ بندی معلوم ہوتی ہے جس کے ذریعے ملک میں فرقہ واریت کے ناسور کو ہوا دی جا رہی ہے، کئی عرصہ سے علماء کرام کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اہلسنت والجماعت روزانہ کئی لاشیں مسلسل اٹھا رہی ہے مگر ہم نے ملک کے امن کے پیش نظر ہمیشہ قانون کے دروازے پر دستک دی ہے، طاہر القادری کے لانگ مارچ میں پڑوسی ملک کی غیر معمولی دلچسپی، کوئٹہ گورنر راج کی پلاننگ اور اس کے بعد پے در پے صحابہ کرام کی گستاخی اور علماء و دینی طلبہ و کارکنان کی بڑھتی ہوئی ٹارگٹ کلنگ اور اس پر حکومت و انتظامیہ کی بے بسی ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی ہے، ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ ملک میں جاری دہشت گردی کی روک تھام کے لئے خصوصی اقدام اٹھائے، علماء و دینی کارکنان کو تحفظ فراہم کرے، ایسا وقت نہ آجائے کہ علماء کے تحفظ کے لیے دینی مدارس کے لاکھوں طلبہ سڑکوں پر نکل آئیں۔

ملک میں گورنر اور صدر راج کی بجائے آئین کا راج چاہتے ہیں، کراچی سمیت ملک بھر میں اہلسنت کی ٹارگٹ کلنگ جاری ہے، کراچی پر بڑے حملے کے بارے میں رحمٰن ملک کا بیان تشویشناک ہے وزیر داخلہ کی ذمہ داری پیشگی اطلاع دینا نہیں دہشت گردی روکنا ہے انتخابات کرانے میں حکومت سنجیدہ نہیں، توہین صحابہؓ کے سنگین واقعات روکے جائیں۔ ان خیالات کا اظہار اہلسنت والجماعت کے سربراہ، متحدہ دینی محاذ کے رہنما علامہ محمد احمد لدھیانوی نے لاہور میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ کا کراچی میں خوفناک دہشت گردی پر بیان تشویشناک ہے کراچی میں آئے روز اہلسنت والجماعت کے 45 کارکنان کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے جس پر حکومت سمیت انتظامیہ کا رویہ مایوس کن ہے، چندروز سے دوبارہ دہشت گرد اور تکفیری گروہ کی جانب سے صحابہ کرام کی گستاخی کے گھناونے واقعات سامنے آرہے ہیں، یہ بلوچستان میں گورنر راج لگانے کا نتیجہ ہے پاکستان میں تمام مذہبی، سیاسی، تاجر، ججز، وکلاء اور صحافی برادری سمیت کوئی محفوظ نہیں، کوئٹہ میں ہزارہ برادری کے قتل کو فرقہ واریت کا رنگ دے کر بیرونی قوت کے ناپاک ہتھکنڈے کے ذریعے بلوچستان میں گورنر راج لگایا گیا ہے اسی سازش کو وسیع کرنے کے لئے ملک بھر میں توہین صحابہؓ کے واقعات رونما کیے جا رہے ہیں، اگر دہشت گردوں کے خلاف بروقت کاروائی نہ کی گئی ملک خانہ جنگی میں تبدیل ہو جائے گا، جس کی نشاندہی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کی ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ کراچی سمیت ملک بھر میں دہشت گردی روکی جائے، وزارت داخلہ اطلاعات دے کر اپنی ذمہ داری سے دستبردار ہونے کی بجائے انہیں ناکام بنانے میں کردار ادا کریں، موجودہ حالات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ حکومت بروقت انتخابات کرانے میں سنجیدہ نہیں، ملک بھر میں گورنر اور صدر راج کے بجائے آئین کا راج ہونا چاہیے۔

> کراچی میں اہلسنت والجماعت نے ایک سال میں 600 سے زائد جنازے اٹھائے ہیں مگر ہم نے ملک کے امن کے پیش نظر ہمیشہ قانون کے دروازے پر دستک دی ہے

صحابہ کرام کی گستاخی کے خلاف اہلسنت والجماعت نے ملک بھر میں یوم احتجاج منایا، حیدرآباد میں مجرموں کی گرفتاری خوش آئند ہے بروقت کاروائی ہوتی تو حالات اس نوبت تک نہ پہنچتے، صحابہ کرام کی گستاخی پر حکمرانوں نے نوٹس نہ لیا تو شدید احتجاج کریں گے، ایک تکفیری گروہ مسلسل گستاخی صحابہؓ کا مرتکب ہو رہا ہے جو کہ فرقہ واریت نہیں بلکہ سنگین دہشت گردی ہے جس کے شدید نقصانات سامنے آسکتے ہیں ایسی صورت میں تمام تر حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ ملک بھر میں ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر پرامن احتجاجی مظاہرے ہوں گے، ان خیالات کا اظہار اہلسنت والجماعت کے مرکزی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کیا، انہوں نے کہا کہ مخصوص نظریات کا حامل طبقہ صحابہ کرام کی گستاخی کر کے ملک کے امن کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے، مخصوص ایجنڈے کی تکمیل کے لیے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر کے ملک میں فرقہ واریت کا عنصر پھیلایا جا رہا ہے، جسے ناکام بنانے میں انتظامیہ بالکل ناکام ہو چکی ہے، اہلسنت والجماعت ہمیشہ آئین کی پاسدار اور ملک میں امن قائم کرنے کی خواہاں رہی ہے مگر حالیہ واقعات سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ حکومت احتجاجی مظاہروں اور دھرنوں کی زبان سمجھتی ہے، اگر اسلام اور محسنان اسلام کی یوں کھلے عام توہین ہوگی تو اہلسنت والجماعت کبھی برداشت نہیں کرے گی۔

CamScanner

بقیہ صفحہ نمبر 22

نامۂ اعمال کے ساتھ خدا سے ملنا پسند کرے۔" (حاکم مستدرک)

(۱۱) "حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ

چونکہ حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ کو حضورؐ نے اپنا ہاتھ قرار دیا تھا۔ اس لیے ان کی فتوحات بھی حقیقت میں حضورؐ کی فتوحات ہیں

ایک مرتبہ حضور ﷺ کوہ حرا پر تھے اور آپؐ کے ہمراہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ پس پہاڑ جنبش کرنے لگا' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......" اے حرا ٹھہر جا' کیونکہ تجھ پر ایک نبی' ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح مسلم و جامع ترمذی)۔

(۱۲) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"اے ابو بکرؓ آگاہ رہو تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔" (ابو داؤد شریف)

(۱۳) ارشاد نبوی ﷺ ہے......

"حضور ﷺ نے فرمایا......اے ابو بکرؓ خدا نے تم کو رضوان اکبر عطا فرمایا' صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ رضوان اکبر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا......" قیامت کے دن اللہ تمام بندوں پر عام تجلی کرے گا اور ابو بکرؓ پر خاص تجلی کرے گا۔" (از مستدرک حاکم)

(۱۴) حضور ﷺ نے فرمایا......

"حضور ﷺ نے فرمایا...... میں علم نبوت کا شہر ہوں، ابو بکرؓ بنیاد ہے، عمرؓ دیوار ہے، عثمانؓ چھت ہے اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔ (از مسند اہل بیت)

(۱۵) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"اے ابو بکر تو حوض اور غار میں میرا ساتھی ہے۔" (مشکوٰۃ)

(۱۶) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"بیشک اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کر دیا ہے۔

(۱۷) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔"

(۱۸) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد خلافت راشدہ قائم ہوئی اور خلفائے راشدین نے نبوت کے باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کی

"ہر نبی کا ایک خاص دوست جنت میں ہو گا۔ میرا دوست عثمان ہے۔"

(۱۹) آنحضرت نے حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا......

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب کسی راستہ میں شیطان تم کو دیکھ لیتا ہے تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے"۔

(۲۰) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"ابو بکرؓ اور عمرؓ جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں اولین اور آخرین میں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔"

(۲۱) "آپ ﷺ نے فرمایا...... اعلیٰ درجات والے نچلے درجات والوں کو اس طرح روشن نظر آئیں گے جس طرح تم لوگ اس ستارہ کو دیکھتے ہو' جو آسمان کے افق پر ہے اور ابو بکرؓ و عمرؓ انہی اعلیٰ درجات والوں میں سے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ روشن۔" (ترمذی و ابن ماجہ)

(۲۲) آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں فرمایا......

"کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں' جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔"

(۲۳) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"اے علی ؓ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لیے اس طرح ہو' جس طرح موسیٰؑ کے لیے ہارون۔"

(۲۴) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"حضور ﷺ نے فرمایا......"میں جس کا دوست ہوں علی ؓ اس کا دوست ہے۔"

(۲۵) حضرت حسن ؓ کے بارے میں آپؐ نے فرمایا......

"بے شک یہ میرا بیٹا سردار ہے اس کے ذریعے خدا مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۲۶) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"قیامت کے دن معاویہ ؓ کو اللہ ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔

(۲۷) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"معاویہ میرا رازدان ہے' جس نے اس سے محبت رکھی وہ کامیاب ہوا جس نے بغض رکھا وہ ہلاک ہوا۔" (تطہیر الجنان)

(۲۸) آنحضرت ﷺ نے فرمایا......

"میری امت کا پہلا لشکر جو سمندروں میں جنگ کرے گا اس پر جنت واجب ہوگی۔"

(۲۹) احتجاج طبرسی میں ہے......

"پھر علی المرتضیٰ ؓ نے حضرت ابو بکر ؓ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی۔"

(۳۰) حضرت علی المرتضیٰ ؓ کا فرمان......

نہج البلاغہ صفحہ ۸ ج ۳ پر درج ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا......"پھر میری بیعت ان لوگوں نے کی جنہوں نے ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بے شک مشورہ کا حق مہاجرین اور انصار کو ہے"۔

(۳۱) آنحضرت ﷺ کا ارشاد......

حضرت علی المرتضیٰ ؓ اور حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے......

"حضور ﷺ نے فرمایا......"تم ابو بکرؓ کو امیر بناؤ گے تو ان کو امانت دار اور دنیا سے بے رغبت پاؤ گے۔ اگر عمرؓ کو امیر بناؤ گے تو قوی اور امانت دار پاؤ گے۔ اور اللہ کے دین میں کسی ملامت کے خوف سے ڈرنے والا نہیں پاؤ گے۔ اگر علی ؓ کو امیر بناؤ گے تو ان کو ہدایت کرنے والا ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تم لوگوں کو سیدھی راہ پر لے چلیں گے۔"

(۳۲) حضرت عائشہؓ کا فرمان......

"حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا' اگر حضور ﷺ اپنا خلیفہ نامزد کرتے تو کس کو کرتے؟ فرمایا......"ابو بکرؓ کو" پھر پوچھا گیا" ابو بکر ؓ کے بعد کس کو خلیفہ بناتے؟ فرمایا...... "عمر ؓ کو"۔

☆☆☆☆☆

تصحیح

شمارہ نمبر 2 جلد 4 کے صفحہ نمبر 49 پر حضورؐ کے نواسوں کی تعداد (5) اور نواسیوں کی تعداد (3) درج ہے۔ جب کہ نواسوں کی تعداد (6) اور نواسیوں کی تعداد (4) ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

جس پہ نازاں حشر تک حرف شجاعت وہ عمرؓ
ہر عمل جس کا ہے توقیر دیانت وہ عمرؓ

کر گیا ایجاد جو حرف عدالت وہ عمرؓ
دے گیا سب کو جو درس استقامت وہ عمرؓ

حدیدہ مرزا مرحوم

قسط اول

اہلِ حق پر مظالم کی داستانیں

محمد اشرف ساجد شینھہ والوی

تاریخ انسانیت کی ورق گردانی کی جائے تو اس نتیجہ پہ پہنچنا کوئی مشکل امر نہیں کہ حضرت انسان اولاد آدمؑ روز اول سے ہی مختلف طبقات میں منقسم چلی آ رہی ہے۔ ان میں اچھا برا، خوش شکل، بدشکل، خوش اخلاق، بداخلاق، مالدار، تنگدست، بادشاہ رعایا، وسیع الظرف، کم ظرف، خواندہ، ناخواندہ، بہادر، بزدل، نیک وبد وغیرہ وغیرہ۔ تاہم ان طبقات میں دو طبقے ہمیشہ نمایاں رہے۔ ایک طبقہ ظالم، دوسرا طبقہ مظلوم۔ اور دونوں کا تماشہ روز اول سے ہی آسمان دیکھ رہا ہے۔ ہر دور میں ظالم نے ظلم کی اور مظلوم نے صبر وتحمل کی انتہا کر دی ...... ظالم چاہے دنیاوی معاملات میں ظلم کرے یا دینی معاملات میں ...... وہ بہر حال ابدی زندگی میں نامراد اور مظلوم ابدی زندگی میں کامران ٹھہرا...... انسانیت کی تاریخ اپنے دامن میں یہ امانت محفوظ رکھتی ہے کہ زیادہ تر مظالم دینی معاملات میں اور ان خوش بختوں پہ ڈھائے گئے جو اپنے اپنے ادوار میں حق اور سچ کے حامی وعامل بنے اور رب العرش العظیم کے احکامات کو زندگی کا نصب العین بنایا۔ تاہم یہ امر شکوک وشبہات سے پاک ہے کہ اولاد حضرت آدمؑ میں سے ...... تقسیم طبقات سے مبرا۔ اعلیٰ وارفع برگزیدہ، عالی مرتبت، واجب الاطاعت، معصوم عن الخطاء طبقہ وجماعت حضرات انبیاء ورسلؑ کی ہے۔ جو اولاد حضرت آدمؑ کو ظلمات وگمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید ونبوت ورسالت کے نور سے منور کر کے انسان کو حقیقی انسان بنانے کے لیے رب العلیٰ کی جانب سے ہر دور میں مبعوث کیے جاتے رہے۔ ان سب انبیاء نے اپنے دور، اپنے علاقہ اور اپنی امت کے سامنے جب اللہ پاک کا مقدس پیغام پیش کیا تو ایک مختصر طبقہ انسانیت نے وقت کے نبیؑ کی دعوت پہ لبیک کہا اور بحیثیت مجموعی وقت کے جہلا وظلام ...... اس برگزیدہ معصوم عن الخطاء طبقہ کے ہر ممبر کے مدمقابل آن کھڑے ہوئے ...... اور نہ صرف یہ کہ دعوت الی اللہ کی تکذیب کی بلکہ ایذاء وتعذیب ضرر رسانی کا ہر ہتھکنڈہ ...... چاہے وہ لسانی ہو یا جسمانی ...... کے نشتر چلانے لگے اور مذکورہ بالا ہر دو مظالم ہر پل، ہر نبیؑ ورسولؑ اور ان کی حمایت کرنے والوں کے خلاف جاری رہے۔ لیکن دعوۃ الی اللہ کا فریضہ ہر دور میں مظالم کی پروا کئے بغیر مصالحانہ انداز میں سرانجام دیا جاتا رہا۔ جب ظالموں کا کوئی بھی انداز دعوۃ الی اللہ میں رکاوٹ نہ بن سکا تو متعدد علاقوں میں جو انتہائی قدم اٹھایا گیا قرآن مجید نے مختلف مقامات پر اس کی منظر کشی کی ہے۔ ان میں سے ایک وضاحت یہ ہے۔

> ظلم وتعدی، سفاکی وسنگدلی نے فقط آقائے دوجہانؐ کی ذات کو ہی حدف جور وجفا نہیں بنایا بلکہ حامیان وعاملان اسلام ازواج النبیؐ وبنات النبیؐ بھی کارہائے ستم سے محفوظ نہ رہ سکے

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

حضرت ہادی عالمؐ:

حضرت انسان کے راہبر و راہنما حضرات انبیاء و رسل سمیت پوری انسانیت کے سرتاج اعلیٰ، تمام مخلوقات کے لیے رحمۃ للعالمین مخبر صادق ومحبوب رب العلیٰ سیدنا محمد رسولؐ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی آپؐ نے اپنی مبارک زندگی کی چالیس بہاریں اپنے گھر وطن، کنبہ، قبیلہ وبرادری اور اہلیان عرب میں سفر تجارت، عبادات ومعاملات اس خوش اسلوبی سے گزاریں کہ جملہ اہلیان دیس آپ کو صادق وامین کے منفرد لقب سے پکارنے لگے اور یہی مبارک لقب دور دراز تک زبان زد عام ہو گیا پھر چالیس سال بعد احکم الحاکمین نے ختم نبوت کا وہ تاج جس کے لیے آپ کو پیدا فرمایا گیا تھا آپؐ کے سر مبارک پر رکھا تھا۔ اور درجہ بدرجہ اپنے گھر، اعزہ واقارب، دوست احباب اور پھر اہلیان دیس کے سامنے توحید کے پرچار اور ختم نبوت کے اظہار کا حکم صادر فرمایا چنانچہ آپؐ نے اس حکم پہ عمل کا آغاز فرما دیا پس پھر کیا تھا ...... ماسوائے چند انفاس قدسیہ کے ...... صادق وامین کہہ کر پکارنے والوں نے طوفان بدتمیزی اور علم بغاوت بلند کر دیا۔ اور بغاوت وبدتمیزی کے علمبرداروں میں مخبر صادق وامین کا بدقسمت چچا ابولہب بہت پیش پیش تھا۔ اور اس کابینہ میں مکہ کے اکثر قبائل کے سربراہان متحرک وسرگرم ہو گئے۔ اور انہوں نے ہر طریقہ سے اسلام و پیغمبر اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کر لیا۔ ادھر زبان حق ترجمان سے دعوت الی اللہ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا جن جن کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ دامن رحمت سے وابستہ ہونے لگے۔ اور ادھر اعدائے دین و دانش کی بغاوت، مظالم، سفاکیت، مصائب وشدائد میں اضافہ ہوتا گیا۔ وہ بدزبانی، بدکلامی، فحش گوئی، طعن وتشنیع، بہتان وافتراء سب وشتم، ہجو ومذمت، اور وحی الٰہی پر اعتراضات کر کے مخبر صادق ومصدوقؐ کے قلب اطہر کو دکھ پہنچانے لگے۔ اسلام کی بیخ کنی میں ہر امکانی ہتھکنڈہ استعمال کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کی۔ آقائے دوجہاںؐ کی تکذیب کی شاعر، جادوگر، کاہن، مجنون اور صابی کے آوازے کسے، سیٹیاں اور تالیاں بجائیں۔ اعجوبہ نما معجزات کے ظہور کے لیے جاہلانہ فرمائشیں کیں۔ راستے میں کانٹے اور جسم اطہر پر پتھر برسائے۔ دوران طواف کعبہ طعنہ زنی کی اور بالآخر طواف کعبہ سے روک دیا۔ نماز کی حالت میں شور وغل، ہلڑبازی، ہنسی مذاق اڑایا سجدہ کی حالت میں گردن مبارک پہ اونٹ کی اوجھ ڈالی جسم اطہر پہ بکری کی رحم اور ہانڈی مبارک میں بکری کی غلاظت ڈالی۔ گھروں کا کوڑا آپؐ کے گھر میں پھینکا۔ اسلام میں ہر طرح کی عیب چینی کی۔ نت نئے ستم ایجاد کیے گئے۔ بیٹے کی وفات پر طعنے دیئے۔ داستان ستم میں فقط مرد ہی نہیں عورتیں بھی اہانت میں پیش پیش رہیں۔ اور آنحضرتؐ کی ہجو کو محبوب مشغلہ اور وظیفہ زندگی بنائے رکھا۔ الغرض شرمناک و

اولادِ آدمؑ روزِ اوّل سے ہی مختلف طبقات میں منقسم چلی آرہی ہے تاہم ان میں ایک طبقہ ظالم اور ایک طبقہ مظلوم ہمیشہ نمایاں رہے

انسانیت سوز مظالم سے وجود مسعود کو ہدف جور و تنقید بنانے کے بعد جہلائے مکہ اس نتیجہ پہ پہنچے۔

بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

الغرض سرداران قریش و قرب وجوار کے ان کے حامیوں کا ظلم انتہا کو پہنچا۔ کفار نابکار کی عداوت و شقاوت بحر ظلمات میں ہچکولے لینے لگی...... دجل وشیطنت سے لبریز پر غرور کھوپڑیاں آپس میں جڑیں اور اس لشکر کے سالار اعلیٰ ابلیس ملعون و مردود کی خصوصی معاونت و مشاورت سے انتہائی قدم کی تکمیل کے لیے منصوبہ سازی میں منہمک ہوئیں۔ بالآخر اس امر باطل پہ اتفاق ہوا کہ مخبر صادق کو مال و دولت، تاج و تخت اور پھر خوبرو دوشیزہ سے عقد کا لالچ دیا جائے۔ بصورت دیگر حضرت مخبر صادق کو (العیاذ باللہ) قتل کر دیا جائے۔ اول الذکر عزائم میں ناکامی کے بعد سرداران قریش آخر الذکر منصوبہ کی جانب پوری طرح متوجہ ہوئے اور اسی منصوبہ کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے سب سے پہلا اقدام یہی اٹھایا کہ شفیق دو جہاں کو خاندان، آل اولاد اور حامیوں سمیت عرصہ تین سال کے لیے شعب ابی طالب میں قید کر دیا۔ دوران اسیری، اعدائے اسلام کے مرتب کردہ خود ساختہ جاہلانہ، ظالمانہ، شرم وحیائے سے عاری، انسانیت سوز قوانین ...... کہ بنو ہاشم سے رشتہ ناطہ، لین دین

خرید و فروخت پہ مکمل پابندی، اور محصورین کے پاس اشیائے خورد و نوش کسی صورت نہ پہنچنے پائیں۔ بنو ہاشم سے ملاقات تو در کنار اشارۃً و کنایۃً بات تک نہ کی جائے تاوقتیکہ کہ بنو ھاشم سسک سسک کے مرجائیں یا شفیق دو عالم کو قتل کرنے کے لیے ہمارے حوالے کردیں۔ گویا رحمت عالمؐ پہ حدود انسانیت کو قفل کیا۔ اس ظالمانہ دستاویز کو وڈیروں سے دستخط کروا کر اپنی خام خیالی میں آئینی شکل دی۔ اور بیت خدا پہ لٹکا دیا۔ ادھر شعب ابی طالب میں محصورین پر مصائب و الم نے یلغار کی۔ ان کے توشہ دان آخر کب تک ساتھ دیتے۔ ان میں ویرانی نے ڈیرے ڈال دیئے۔ انسان کی ابتدائی ضروریات آب و دانہ کی بندش نے مہمانان وادی کو نڈھال کر دیا۔ معزز خواتین و حضرات کو جو رزق حلال میسر آیا منہ میں ڈال کر پیٹ کی آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اور ہاں مہمان وادی کی محبوب و مرغوب غذا درختوں کے اڑتے پھرتے آوارہ پتے ہوتے جن کو ہوا کے جھونکے وادی میں پھینک جاتے تھے۔ آسمان نے یہ نظارہ بھی کیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو سوکھے ہوئے چمڑے کا ٹکڑا میرے ہاتھ آ گیا اسے میں نے اچھی طرح دھویا، آگ پہ بھونا اور پانی میں ملا کر کھایا۔

بڑے تو خیر جس طرح بھی بن پڑا زندگی کی سانسیں گنتے ہی رہے۔ لیکن خواتین اسلام کی گود میں پرورش پانے والے نومولود جن کی غذا بالکل ناپید تھی ان کی طعام گاہیں یعنی ان کی ماؤں کی چھاتیاں ان نومولودوں کی غذا (دودھ) سے جسمانی کمزوری کی وجہ سے خالی ہو چکی تھیں۔ بھوک و پیاس کی شدت سے یہ معصوم کلیاں بلبلا کر تڑپتیں تو جہاں ان کا بلبلانا ان کی ماؤں سمیت مہمانان وادی سے دیکھا سنا نہ جاتا وہاں یہی آوازیں جب سرداران قریش کی قوت سماعت سے ٹکراتیں تو وہ قہقہے لگا کر ایک دوسرے کے اوپر گرتے پڑتے۔ لیکن ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے...... بالآخر ابوجہل، ابولہب اور کابینہ کے کچھ ممبران کے دل میں سرداران کی مخالفت کے باوجود رحم کا مادہ پیدا ہوا۔ انہوں نے مداخلت کی اور ادھر بیت خدا پہ آویزاں ظالمانہ معاہدہ کو اللہ پاک کی ایک حقیر سی مخلوق دیمک نے اپنی غذا بنالی۔ اور حضرت شفیق دو عالمؐ اپنے رفقاء سمیت قید و بند سے باہر تشریف لے آئے۔ لیکن ایام ہائے تشنگی ابھی کوسوں دور تھے۔ اعدائے اسلام ظلم و بربریت کا ممکنہ موقع ضائع کرنا ناکامی تصور کرتے تھے لیکن ادھر سائبان رحمت، رحمۃ للعالمین کا قرآنی تاج سر مبارک پہ سجائے، صبر و تحمل کا وجود مسعود بنے انسانیت کو صراط مستقیم پہ گامزن کرنے کا فریضہ باحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے۔ ظلم و تعدی سفاکی وسنگدلی نے فقط آقائے دو جہاںؐ کی ذات والا صفات کو ہی ہدف جور و جفا نہیں بنایا۔ بلکہ حامیاں و عاملان اسلام، ازواج النبیؐ و بنات النبیؐ بھی کارہائے ستم سے محفوظ نہ رہ سکے، کبھی پیغمبر زادیوں کو طلاق کی سفیہانہ کوشش کی۔ تو کبھی مشرف بہ اسلام ہونے والے خوش نصیبوں پہ مظالم ڈھائے۔

اگرچہ مسلمانوں کے سامانِ حرب وضرب سے بوسیدگی عیاں تھی لیکن پھر بھی اسلام دشمنی سے لبریز کھوپڑیوں سے ناپاک بھیجہ پل بھر میں نکال پھینکا

پروانگان شمع رسالت کو تپتی ریت پہ لٹایا، سینے پہ پتھروں کی چٹانیں رکھیں۔ جسم پہ میخیں گاڑیں، آگ کے دہکتے انگاروں پر لٹایا۔ تیل کے ابلتے کڑاہوں میں ڈالا۔ کھولتے ہوئے پانی میں ڈالا زنجیروں سے جکڑا۔ جسم بازاروں میں گھسیٹا، آنکھیں نکالی گئیں۔ نیزوں میں پرو دیا۔ تیروں سے چھلنی کیا۔ جسم کے ٹکڑے کئے۔ تاہم اس حالت میں بعض بے بس و بے کس جانبر نہ ہو سکے۔ اور جام شہادت نوش کیا اور باقی زندان سلاسل، قید و بند بھوک تشنگی عریانی، لسانی، تعذیب و تکلیف سے ستائے گئے اور مطالبہ اعدائے اسلام کا فقط ایک ہی ہوتا تھا کہ اسلام اور شفیق دو عالم کا دامن رحمت چھوڑ دو۔ لیکن آسمان دنیا نے دیکھا کسی ایک کے پایہ استقلال میں ڈگمگاہٹ پیدا نہ ہوئی۔ اعدائے اسلام کو بس ایک ہی جواب ملتا

مصیبت عین راحت ہے اگر ہو عاشق صادق
کوئی پروانے سے پوچھے کہ جلنے کا مزا کیا ہے

بالآخر رب العلیٰ کے حکم حکمت اور شفیق دو عالمؐ کے اشارۂ ابرو سے اپنے گھر بار، اولاد و ازواج، والدین، رشتہ دار، دوست احباب، جائیدادیں، اور وطن کو پس پشت ڈالتے ہوئے کبھی حبشہ اور کبھی یثرب کی جانب عازم ہجرت ہوئے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت شفیق دو جہاںؐ ہمراہ یار غار مسلم اول حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ پاک کے حکم سے دارالامن "مدینہ منورہ" کے راہی ہوئے اور اپنے جانثاروں سمیت ہمیشہ کے لیے وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ابھی نو وارد مہمانان یثرب، لٹے پٹے، بے سروسامانی کے عالم میں وطن و اہلیان وطن، قریبی بعیدی رشتہ داروں سے دور یثرب کی آب و ہوا سے پوری طرح واقف اور سکھ کا سانس نہ لینے پائے تھے۔ کہ سرداران مکہ نے ظلم و ستم کا دائرہ یثرب تک وسیع کرنے کی ٹھان لی۔ اور پہلے سے زیادہ مضبوط منصوبہ بندی کے ساتھ آقائے دو جہاںؐ اور ان صحابہؓ کے مدمقابل آن کھڑے ہوئے...... سرداران مکہ اور ان کے حامیوں کے دل و دماغ پہ حضرت شفیق دو جہاںؐ اور ان کے حلقہ یاراںؓ کی وہی پہلے والی مظلومیت اور بے کسی تھی...... لیکن اب ظلم و ستم کے سیاہ بادل چھٹ چکے تھے۔ ایام ہائے گردش کا سورج غروب ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت

ظالم چاہے دنیاوی معاملات میں ظلم کرے یا دینی معاملات میں، وہ بہر حال ابدی زندگی میں نامراد اور مظلوم کامیاب وکامران ہوگا

کے ضابطے بدل چکے تھے۔ جہلائے قریش نئی فکر نئی سوچ اور ستم رسانی کے نئے ولولہ، منصوبہ دخا کہ سازی کے ساتھ "مدینہ منورہ" کے قرب و جوار کے میدانوں میں پہنچے۔ تو نظر خیرہ کر دینے والی تیز دھار تلواروں نے ان کا استقبال کیا۔ نیزوں نے آؤ بھگت کی، تیروں نے خوب تواضع کی، اگرچہ مسلمانوں کے سامان حرب و ضرب سے بوسیدگی عیاں تھی لیکن اسلام دشمنی سے لبریز کھوپڑیوں سے ناپاک بھیجہ پل بھر میں نکال پھینکا۔ طرفین کو ماضی اچھی طرح یاد تھا۔ بقول شاعر......

وقت یکساں نہیں رہتا کبھی ظالم سن لیں
خود بھی رو پڑتے ہیں اوروں کو رولانے والے

آپ مکہ المکرمہ کے وہ بازار اور گلیاں محلے نہیں جو جانثارانِ اسلام پہ آنسو بہاتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ اور اردگرد کے وسیع و عریض میدان اور وادیاں تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے حکم حکمت اور اسی کی مدد نصرت سے آقائے دو جہاںؐ کے جانثاروں نے اعدائے اسلام کو وہ سبق پڑھائے کہ ان کی چھٹی کا دودھ یاد دلایا۔ جب کبھی باطل سے ٹکراتے تھے حق کا پاسباں حق پرستوں کا تماشہ دیکھتا تھا۔ اعدائے اسلام کو بدر واحد سے جن زخموں کا سامنا شروع ہوا آج تک ان کی ذریت ان زخموں کو چاٹ رہی ہے۔ نامور سورماؤں کے ناپاک خون سے میدان کا زار رنگین ہوئے۔ بعض نامور اعدائے اسلام کو رب العلیٰ نے ہدایت عطا فرمائی وہ تو کامران ٹھہرے۔ اور کفر شرک اور ظلم کے جن علمبرداروں کو زندگی نے چند دن مہلت دی ان کے لیے آخرت میں عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور عَذَابٌ اَلِیْمٌ تیار ہے۔

اور یہ حضرت رحمت کائنات کو راہ خدا میں مصائب سہ کر صبر کا ثمرہ تھا۔ جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔

ترجمہ:......"آپؐ صبر کیجئے جس طرح دوسرے اولوالعزم رسول نے صبر کیا تھا۔ اور ان کے متعلق کسی بات میں جلدی نہ کیجئے۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ:

مہتاب نبوتؐ اس لیے طلوع ہوا تھا کہ کفر زار جہاں کا دامن ابدی سعادت سے بھر دے چنانچہ مہتاب نبوت اعدائے اسلام کو مارتے پیٹتے گراتے گھسیٹتے آقائے دو جہاںؐ نے اعلاء کلمۃ اللہ کی تبلیغ و ترتیب کا فریضہ انتہائی نامساعد حالات میں بااحسن وخوبی ادا کیا لیکن باطل کو ایسا کب گوارا تھا؟

جہلائے قریش نئے ولولہ اور منصوبہ سازی کے ساتھ "مدینہ منورہ" کے قرب وجوار کے میدانوں میں پہنچے تو نظر خیرہ کر دینے والی تیز دھار تلواروں نے ان کا استقبال کیا

ان کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ نور ہدایت کو پلک جھپکتے ہی معدوم کر دیں لیکن اپنے پسندیدہ دین کی حفاظت اور تکمیل کی ذمہ داری پروردگار عالم خود لے چکے تھے چنانچہ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ کر ہی رہا۔ مہتاب نبوتؐ نے جب اپنی نورانی جاذب نظر اور پرکشش کرنیں پھیلانی شروع فرمائیں تو باتفاق روایت ان نورانی و سنہری کرنوں نے آزاد خود مختار مردوں میں سے سب سے پہلے ابی قحافہ کے فرزند، مکہ کے رئیس اعظم، حلیم الطبع، شریف النفس، عبدالکعبہ (عبداللہ) (ابوبکر صدیقؓ) کو منور فرمایا۔ نواسہ رسولؐ حضرت سیدنا حسن مجتبیٰؓ اپنے والا بزرگوار حضرت علیؓ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ چار باتوں میں مجھ سے سبقت لے گئے۔

(۱) انہوں نے اسلام کا افشاء و اظہار کیا۔ (۲) انہوں نے رحمت عالمؐ کے ساتھ ہجرت کی۔ (۳) مصاحبت فی الغار میں سبقت کی۔ (۴) انہوں نے اعلانیہ نماز پڑھی حالانکہ میں دڑوں میں جا کر چوری چھپے نماز ادا کرتا تھا۔

(سیرۃ کبرائی بحوالہ مدارج النبوۃ)

اعدائے اسلام کا فقط ایک ہی مطالبہ ہوتا تھا کہ اسلام اور شفیق دو عالمؐ کا دامن رحمت چھوڑ دو لیکن کسی ایک مسلمان کے پایۂ استقلال میں بھی ڈگمگاہٹ پیدا نہ ہوئی

ہادی عالمؐ شفیق دو جہاںؐ پہ جب کبھی شرک و کفر کے علمبرداروں نے دست تعدی دراز کرنے کی کوشش کی تو یہ مخلص جانثار ہمیشہ خطرہ میں کود کر سینہ سپر رہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان ہے کہ ایک مرتبہ اعدائے اسلام نے آقائے دو عالم کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اشقیاء آپ کو دھکے دینے اور گھسیٹنے جیسی مذموم حرکت کرنے میں بھی ذرا بھر تامل نہیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کیا تم ہی ہو ایک معبود کی پرستش کا حکم دینے والے؟ تاہم ہم میں سے کسی کو قریش سے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ اتفاقیہ حضرت ابوبکرؓ پہنچ گئے۔ آپؓ تک پہنچے اور حضرت شفیق دو عالم کو پنجہ جور و جفا سے بچا کر کتاب اللہ قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ پڑھنے لگے۔

ترجمہ:......"کیا تم ایک آدمی کو محض اس بنا پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس اس دعویٰ پر تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیلیں بھی لے کر آیا ہے"۔ یہ سنتے ہی اعدائے اسلام کے ستم کا رخ حضرت شفیق دو عالمؐ کی ذات اقدس سے حضرت ابوبکرؓ کی طرف مڑ گیا اور یکبار گی چاروں طرف سے آپؓ کو پیٹنا شروع کر دیا۔ سر اور ریش مبارک کے بال نوچے، نہایت بری طرح مجروح کیا۔ مار مار کر جسم صدیقی کو لہولہان کر دیا۔ یہاں تک کہ چہرہ ناک، کان خون سے بھر گئے چہرہ مبارک سوجا پہچان بھی مشکل ہو گئی۔ بالآخر آپؓ بے ہوش ہو کر گر گئے اعدائے اسلام اپنے تئیں مطمئن ہو گئے کہ جسم اور جان کا رشتہ منقطع ہو چکا ہے آپؓ کے قبیلہ کے افراد خبر پا کر پہنچے اور اسی حالت میں آپؓ کو گھر لے گئے اہل قبیلہ تو پریشان تھے ہی لیکن جب والدین نے اچانک غیر متوقع حالت دیکھی تو غم سے نڈھال ہو گئے۔ ابو قحافہ تو آپؓ کو سخت سست (کیونکہ انہوں نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا) کہتے ہوئے باہر چلے گئے لیکن والدہ کہاں دور جانے والی تھیں۔ مامتا کا جوش و جذبہ ہچکولے کھا رہا تھا بوڑھی والدہ زخم خوردہ بیٹے کی چارپائی کا پایہ پکڑ کر بیٹھ گئیں۔ اشکبار آنکھوں سے ناتواں ہاتھوں میں اپنے دوپٹے کا ایک پلو پکڑ کر خون آلودہ چہرہ صاف کرنے اور لرزتے ہونٹوں سے زخمی چہرہ چومنے لگیں آناً فاناً دودھ اور شہد کا بندوبست کیا اور لہولہان بیٹے کو ایک چمچ پلانا چاہا اسی اثناء میں فرزند اسلام نے ذرا بھر آنکھ کھولی اپنے اعضاء پہ قبضہ مضبوط کرنے کی کوشش کی اور اپنے منہ کی طرف لرزتے ہوئے بڑھتا ہوا بوڑھا ہاتھ مؤدبانہ انداز میں پکڑ کر روک لیا اور آپؓ کے تھرتھراتے ہونٹوں پہ بے ہوشی کے بعد پہلا سوال بس یہی آیا۔ "امی جان میرے شفیق و محبوب آقا کا کیا حال ہے؟ امی نے کہا بیٹا انہی کی وجہ سے تمہارا یہ حال ہوا کہ تجھے مار مار کر ادھ موا کر دیا گیا ہے لیکن ہے ناحیرانی والی بات کہ پھر انہی کا نام تمہاری زبان پہ؟ فرزند اسلام نے زخموں کی پرواہ کیے بغیر پورے جذبہ ایمانی سے والدہ سے عرض کیا امی جان......

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

ماں نے پیار و محبت سے لبریز شفیقانہ لہجے میں کہا بیٹا دو چمچ دودھ و شہد پی لو پھر تمہارے محبوب کا پتہ کراتے ہیں۔ آپؓ نے مودبانہ عرض کیا امی جان آپ کے محبت بھرے الفاظ جذبات میں جو چاشنی ہے وہ ایک زخم خوردہ لخت جگر جسے آپ نے اپنے سینے کے ساتھ لگایا ہوا ہے وہی سمجھ سکتا ہے لیکن کیا کروں۔ (میرے الفاظ اندھے ہیں میری جذبات کے آگے) جب تک محبوب دو جہاںؐ کے جمال جہاں آراء کی زیارت نہ کر پاؤں تب تک میرا حلق کوئی لقمہ کوئی غذا قبول کرنے کے لیے میری اطاعت سے باغی ہے......ادھر والدہ کا اصرار بڑھا ادھر صداقت کا کھانے پینے سے انکار بڑھا فقط دیدار کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔ بالآخر ماں جی کو گھٹنے ٹیکنے پڑے محبوب کا تعلق غالب آ گیا۔ ماں جی نے پیار دیتے ہوئے پوچھا بیٹا تمہارے آقا کی خبر کہاں سے ملے گی؟ فرزند اسلام نے عرض کیا امی جان راز داری سے ام جمیلؓ بنت خطاب کے پاس جاؤ یا اسے بلواؤ چنانچہ حضرت شفیق دو عالم کی دیوانی ام جمیلؓ بنت خطاب کو بلایا گیا۔ صداقت کے استفسار پہ انہوں نے آقائے دو جہاں عالم کی خیریت کی خبر دی۔ لیکن صدیقؓ بھی تو صدیقؓ تھے بن دیکھے کہاں ماننے اور آرام کرنے والے تھے۔ فوراً محبوب دو جہاںؐ کے قدموں میں حاضری کی خواہش ظاہر کر دی۔ والدہ نے پھر دست شفقت سر پر پھیرتے ہوئے کہا بیٹا اپنی حالت تو دیکھو پہلے اپنی طبیعت تو سنبھلنے دو اور پھر طبیب کا مشورہ بھی مکمل آرام کرنے کا ہے۔ فرزند اسلامؓ نے عرض کی پیاری امی جان ان خون رستے زخموں کا مرہم اور مکمل علاج تو بس طبیب دو عالمؐ کے جمال جہاں آراء کی زیارت ہی سے ممکن ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ پھر والدہ ہار گئیں۔ ایک طرف ام جمیل بنت خطاب اور دوسری طرف آپؓ کی والدہ نے آسرا دیا اور عاشق صادق کو خون آلودہ چہرہ، زخم خوردہ جسم لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ دار ارقم میں حضرت شفیق دو عالمؐ کی نگاہ ختم نبوت کے سامنے جا کھڑا کیا۔ آقائے نامدارؐ کی نظر رحمت جونہی مخلص جانثار پر پڑی لپٹ کر سینہ مبارک کے ساتھ چمٹا لیا۔ آقا و غلام و حلقہ یاراںؓ کی آنکھیں ابر باراں کی طرح برسنے لگیں۔ تاجدار ختم نبوتؐ نے اپنے دست مبارک سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چہرہ مبارک کو صاف کیا۔ اور شفقت و رحمت سے لبریز دلاسہ دیتے ہوئے پوچھا......ابوبکر تمہارا کیا حال ہے؟ عاشق صادق نے عرض کیا یا حبیب اللہؐ مجھے اپنے گھاؤ کا نہیں بس آپؐ سے چند لمحے دوری کا غم کھائے جا رہا ہے۔ آپؐ کے رخ انور کی زیارت کے ساتھ میرے غم رفع اور تمام زخم مندمل ہو گئے ہیں۔ میرے آقا و مولیٰ فداہ امی وابی آپؐ کے دیدار پر انوار سے اچھا علاج کونسا ہو سکتا ہے؟ یا رسول اللہ رب العرش العظیم سے میری والدہ محترمہ کے لیے ہدایت مانگ لیجئے۔ دست نبوت مالک ارض و سماء کے سامنے دراز ہوئے اللہ پاک نے فوراً ان کے لیے ہدایت کے دروازے کھول دیئے۔ اور وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی زبان حق ترجمان گویا یہی کہہ رہی ہوگی۔

زبان و دل محمد کے ہیں جان و تن محمد کا
قلم قرطاس لفظ و حرف فکر و فن محمد کا
غموں کی آزمائش ہو خوشی کی شادمانی ہو
نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا کبھی دامن محمد کا

(جاری ہے انشاءاللہ)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 8

فرمایا گیا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہدیٰ اور دین حق کا ذکر ہے اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ ان کی فتوحات اور ان کی فرمانروائی بادشاہانہ رنگ میں نہ ہوگی بلکہ خلافت پیغمبر کے رنگ میں ہوگی اصل مقصود ان کا اقامت دین ہوگا۔

(۳):......قرآن مجید کی انہیں پیشین گوئیوں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانشینی کا انتظام اس طور پر نہ کیا کہ کسی کو نامزد کر دیتے اور لوگوں میں اعلان دے دیتے کہ فلاں شخص میرا جانشین ہے ورنہ ممکن نہ تھا کہ آنحضرتؐ باوجود اس شفقت و رافت کے جو امت پر آپ کو تھی سفر آخرت کے وقت امت کو فراموش کر دیتے اور ان کو بے والی چھوڑ دیتے دنیا کے چھوٹے چھوٹے سفر آپ کو پیش آتے تھے مگر ان خداوندی پیشین گوئیوں نے آپ کو مطمئن کر دیا اور اس آخری سفر میں آپ نے اس تصریح کی ضرورت نہ سمجھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امام نماز بنا دینا گو خلیفہ بنانے ہی کے برابر تھا مگر پھر بھی تصریح میں جو بات ہوتی ہے وہ کہاں۔

حضرات انبیاء کی عادت ہوتی ہے جب کسی معاملہ میں وحی الٰہی سے ان کو تقدیر خداوندی کا حال معلوم ہو جاتا ہے پھر اس معاملہ میں اسباب ظاہری کو بالکل ترک کر دیتے ہیں اگر سیرت قدسیہ پر کوئی شخص نظر ڈالے تو بیسیوں مثالیں اس کی ملیں گی مثلاً جس وقت سے یہ آیت نازل ہوئی کہ واللہ یعصمک من الناس اس وقت سے رسول اللہؐ نے اپنی حفاظت کے اسباب ظاہری کو بالکل موقوف کر دیا دروازہ سے دربان وغیرہ ہٹا دیے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

آج کل یورپ کے سیاسی اغوا نے یہ اعتراض کیا ہے کہ دنیا میں اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہماری اس تفسیر کو دیکھ کر شاید کسی کے خیال میں یہ بات آئے کہ اس اعتراض کی اس سے تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ جب آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصود یہ قرار پایا کہ دین برحق کو تلوار کے زور سے دین اسلام پھیلایا جائے۔

جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ دین اسلام کا بذریعہ تلوار کے غالب کیا جانا اور چیز ہے اور بذریعہ تلوار کے پھیلانا اور چیز ہے دونوں میں بیّن فرق ہے بذریعہ تلوار کے غالب کیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی مخالف طاقتیں جو اسلام اور مسلمانوں کے فنا کرنے کے درپے تھیں جس کو آیت کریمہ میں فرمایا کہ خدا کے نور کو منہ سے پھونک کو بجھانا چاہتے ہیں ان طاقتوں کو مغلوب کر دیا جائے تاکہ اسلام کے مٹانے پر ان کو قدرت نہ رہے اور اسلام کے بزور شمشیر پھیلانے کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں سے یہ کہا جائے کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ مار ڈالے جاؤ گے تو یہ بات کبھی نہیں ہوئی نہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نہ آپ کے خلفائے راشدینؓ کے زمانہ مبارک میں۔ قرآن پاک میں صاف صاف فرمایا کہ "لا اکراہ فی الدین" یعنی زبردستی کرنا دین میں جائز نہیں ہے۔

دین اسلام کا بذریعہ تلوار غالب کیا جانا اور چیز ہے اور بذریعہ تلوار پھیلانا اور چیز ہے دونوں میں بین فرق ہے

یہ بھی عجیب بات ہے کہ دنیا میں ہر بادشاہ اپنے باغیوں کو فنا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کوئی اس کو معیوب نہیں سمجھتا پھر کیا وجہ ہے کہ خداوند کریم جل شانہٗ جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اس کے باغیوں کو انبیاء علیہم السلام تہ تیغ کریں اس پر اعتراض کیا جائے خصوصاً جب کہ وہ باغی اس قدر آمادہ شرارت ہو گئے ہوں کہ فرمانبرداروں کی زندگی تلخ کر دیں اور ان کی عافیت کو خطرہ میں ڈال دیں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

☆......☆......☆

حصہ سوم

12 آئمہ کے حیرت انگیز کمالات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

یہ مضمون دراصل شہید اسلام مفکر اہلسنت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی معرکۃ الآرا تصنیف ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کا ایک عنوان ہے۔ یہ کتاب انہوں نے اپنے علاقے کے ایک مشہور شیعہ حکیم میاں حسن شاہ کی طرف سے اپنے ایک مختصر ''اختلاف امت'' نامی پمفلٹ پر اعتراضات کے تفصیلی جواب کے لیے تحریر فرمائی تھی۔ یہ کتاب اللہ پاک کے ہاں ایسی مقبول ہوئی جس سے اللہ پاک نے ہزاروں بیمار ذہنیتوں کو ایمان کی لازوال دولت سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ یہ کتاب اب ''بولتے حقائق'' کے عنوان سے بھی طبع ہوچکی ہے۔ اس کتاب کے چند اہم عنوانات شکریہ کے ساتھ قارئین نظام خلافت راشدہ کے لیے شائع کیے جارہے ہیں۔

چھٹی بحث: امامت، نیابتِ نبوت

ہے یا نبوت سے بالاتر؟

آنجناب تحریر فرماتے ہیں......

''ہماری کتبِ عقائد میں ''امام'' کی جو تعریف ہے وہ ''نائبِ نبی'' کی حیثیت میں ہے۔ ظاہر ہے کہ نائب منوب عنہ سے فروتر ہوتا ہے، كما لا يخفى علىٰ أهل العلم۔''

اس کے بعد جناب نے علامہ نراقی کی ''كفاية الموحدين'' روزبہان کی ''كلم الطيب''، شیخ علی بحرانی کی ''منارالهدیٰ'' اور شیخ حلی کے رسالے ''عقائد'' سے امامت کی تعریف نقل کرکے تحریر فرمایا ہے۔

''غرضیکہ عقائد کی جتنی بھی کتابیں قدیم و جدید موجود ہیں، ان میں ''امامؑ'' کو نائب رسول ہی کہا گیا ہے۔''

آنجناب کا یہ ارشاد سر آنکھوں پر کہ آپ کے عقائد کی کتابوں میں ''امام'' کو نائب نبی کہا گیا ہے، اور یہ بھی صحیح کہ عقل سلیم کا فتویٰ یہ ہے کہ ''نائب منوب عنہ سے فروتر ہوتا ہے'' لیکن اس کا کیا علاج کہ امامیہ، عقل سلیم کے علی الرغم انبیائے کرام علیہم السلام پر آئمہ کی فضیلت کے قائل ہیں اور وہ ائمہ کی طرف سے منسوب کردہ جھوٹی سچی روایات کے مقابلے میں نہ خدا اور رسول کی مانتے ہیں، نہ عقل کی سنتے ہیں۔ ان کے محدثِ اعظم جناب باقر مجلسی نے یہ فتویٰ ہی صادر فرمادیا کہ

''ترجمہ:...... ''امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے''

(حیات القلوب ج:۳ ص:۱۰)

اور بحارالانوار، کتاب الامامۃ کے ایک باب کا عنوان ہے......

ترجمہ:...... ''یعنی (۱) ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے اور تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

(۲) ائمہ کے بارے میں انبیاء کرام سے، ملائکہ سے اور ساری مخلوق سے عہد لیا گیا۔

(۳) اولوالعزم انبیائے کرام صرف ائمہ کے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے اولوالعزم بنے تھے۔''

(بحارالانوار ج:۲۶ ص:۲۶۷)

اس باب میں روایات کا ڈھیر لگانے کے بعد ''عقائد صدوق'' کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

ترجمہ:...... ''یہ عقیدہ لازم ہے کہ اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام سے افضل کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ یہ حضرات اللہ عزوجل کے ہاں سب سے زیادہ محبوب و معزز ہیں، اور عہد الست میں یہی حضرات اولین اقرار کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو جو کچھ عطا کیا وہ اسی قدر عطا کیا جس قدر اس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت حاصل ہوئی، اور جس قدر اس نے آپ کا اقرار کرنے کی طرف سبقت کی۔ اور یہ اعتقاد بھی لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمیع مخلوقات کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کے سبب سے پیدا کیا۔ اور یہ کہ اگر یہ حضرات نہ ہوتے تو نہ آسمان و زمین کا وجود ہوتا، نہ جنت و دوزخ کا، نہ آدم و حوا کا اور نہ فرشتوں کا، بلکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو پیدا نہ فرماتا۔ (بحارالانوار جلد ۲۶ ص ۲۹۷ روایت ۶۳)

تشریح مزید:...... معلوم ہوا کہ صدوق نے جو ذکر کیا ہے کہ ہمارے نبی اور ائمہ صلوات اللہ علیہم تمام مخلوقات پر فضیلت رکھتے ہیں اور یہ کہ ائمہ علیہم السلام، تمام انبیاء سے افضل ہیں، یہ ایسا عقیدہ ہے کہ اذعان و یقین کے ساتھ اخبار کا تتبع کرنے والا کوئی بھی شخص اس میں شک و شبہ کا شکار نہیں ہوسکتا، اور اس بارے میں روایات شمار سے باہر ہیں۔ اس باب میں تو ہم نے تھوڑی سی روایات ذکر کی ہیں، باقی دیگر ابواب میں مذکور ہیں۔ خاص طور پر......

" باب صفات الأنبياء وأصنافهم عليهم السلام"، " باب انهم عليهم السلام كلمة الله "، باب بدء أنوارهم " ، " باب انهم أعلم من الأنبياء "" ابواب فضائل أمير المؤمنين و فاطمة صلوة الله عليهما"

وغیرہ میں۔ اس عقیدے پر امامیہ کے مذہب کی بنیاد ہے، اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا، سوائے اس شخص کے جو روایات سے جاہل ہو۔

شیخ مفید، کتاب المقالات میں لکھتے ہیں کہ:

(افضلیت ائمہ میں امامیہ کے تین گروہ ہوگئے)

ایک گروہ قطعی طور پر یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ آل محمد میں سے ائمہ علیہم السلام ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا گزشتہ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں۔ ایک فریق کے نزدیک اولوالعزم انبیاء کے علاوہ باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اور امامیہ میں سے ایک گروہ ان دونوں باتوں کا انکار کرکے تمام انبیاء کی تمام ائمہ پر فضیلت کا قائل ہوگیا۔

یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کے اقرار و انکار میں

> **لطف و عنایت اور قرب الٰہی کے جو مراتب عالیہ انبیاء کرامؑ کو حاصل ہیں کوئی دوسرا ان میں ان حضرات کا ہمسر نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ افضل ہو**

امامیہ کے نزدیک انبیاء کرامؑ کا علم آئمہ کے علم سے وہی نسبت رکھتا ہے جو قطرے کو دریا سے اور ذرے کو صحرا سے ہوتی ہے

بحارالانوار میں درج ہے کہ "رسول اکرمؐ نے فرمایا، اے علی! آپ خیرالبشر ہیں، جس نے اس سے انکار کیا وہ کافر ہو گیا

عقل کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ ان (تینوں) اقوال میں سے کسی ایک پر اجماع منعقد نہیں ہو سکا۔ البتہ امیر المومنین اور آپ کی اولاد میں ہونے والے ائمہ علیہم السلام کی فضیلت میں نبی ﷺ کے فرمودات اور بعد میں ائمہ صادقین علیہم السلام کی مرویات اور قرآن کے ارشادات میں اس مسئلے میں فریق اول کے قول کی تائید وتثبیت کرتے ہیں، اور میں اس میں غور کر رہا ہوں، اللہ مجھے گمراہی سے بچائے۔ فقط۔"

دور حاضر کے سب سے بڑے شیعہ رہنما آیت اللہ العظمیٰ جناب روح اللہ خمینی اپنی کتاب "الحکومۃ الاسلامیۃ" میں "الولایۃ التکوینیۃ" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

ترجمہ:...... "یہ عقیدہ ہمارے مذہب کی ضروریات میں داخل ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے کہ نہ کوئی مقرب ترین فرشتہ وہاں تک پہنچ سکتا ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی وہاں تک رسائی ہو سکتی ہے۔" (الحکومۃ الاسلامیہ ص:۵۲)

شیخ صدوق، شیخ مفید، علامہ مجلسی اور امام خمینی کی ان تصریحات کو بچشم عبرت ملاحظہ فرمایئے کہ شیعہ مذہب کے یہ اکابر و اساطین آنجناب کے ذکر کردہ اصول، یعنی "امام نائب نبی ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ نائب منوب عنہ سے درجے میں فروتر ہوتا ہے" کی کیسی مٹی پلید کر رہے ہیں؟ وہ اپنے ائمہ کی تمام انبیائے کرام سے بالاتر سمجھتے ہیں اور ائمہ کی روایات کے مقابلے میں آپ کی عقل کی بات سننے کے لیے تیار نہیں......!

واقعہ یہ ہے کہ شیعہ مذہب نے حضرات ائمہ کی مدح وستائش کی قصیدہ خوانی حضرات خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ...... رضی اللہ عنہم اجمعین...... کی تحقیر و تذلیل کی غرض سے شروع کی تھی، گویا اس قصیدہ خوانی کا منشاء "حب علی" نہیں "بغض معاویہ" تھا۔ لیکن حضرات خلفائے راشدینؓ اور ائمہ اور اہل بیت کی کرامت دیکھئے کہ "بازی بازی، باریش بابا ہم بازی" کے مصداق شیعہ مذہب نے اس قصیدہ خوانی میں ایسا غلو کیا کہ ایمان بالانبیاء ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اس غلو سے انبیاء کرام علیہم السلام کی صریح توہین وتحقیر لازم آئی اور اس پر "اگر فرق مراتب نہ کنی زندیقی" کا مضمون صادق آیا۔

اکابر شیعہ کی مندرجہ بالا تصریحات کے بعد اس نکتے کی مزید تشریح وتفصیل کی ضرورت نہیں رہ جاتی، لیکن مناسب ہوگا کہ ان کے "غلو کی وادی تیہ" میں بھٹکنے کا نظارہ کرنے کے لیے بطور نمونہ چند ایسی غالیانہ روایات ذکر کی جائیں جن کو شیعہ رواۃ و مصنفین نے خود تصنیف کر کے ائمہ طاہرینؒ کے نام لگا دیا ہے اور صدوق، مفید اور مجلسی جیسے صنادید شیعہ نے جن پر اپنے مندرجہ بالا عقائد کا محل تعمیر کیا ہے۔

اہل عقل جانتے ہیں کہ انسانی مراتب میں سب سے بلند و بالا مرتبہ رسالت و نبوت کا ہے۔ اور انبیائے کرام علیہم السلام نوع انسانی میں سب سے اکمل و افضل ہیں، لطف و عنایت اور قرب الٰہی کے جو مراتب عالیہ ان حضرات کو حاصل ہیں، کوئی دوسرا ان میں انبیائے کرام علیہم السلام کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ افضل ہو۔ لیکن امامیہ کا عقیدہ اوپر گزر چکا ہے ان کے نزدیک ائمہ، انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل ہیں، اس سلسلے میں جو بہت سے روایات انہوں نے تصنیف کی ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمایئے۔

ترجمہ:...... "امام جعفر صادقؒ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ...... اے علی! اللہ عزوجل نے روئے زمین پر نگاہ دوڑائی تو اس نے مجھے تمام کائنات کے انسانوں میں چن لیا، پھر دوبارہ نگاہ دوڑائی تو میرے بعد تمام کائنات کے انسانوں میں سے تجھے منتخب کر لیا۔ پھر تیسری مرتبہ نگاہ دوڑائی تو تیرے بعد تیری اولاد میں سے ائمہ کو تمام جہانوں کے انسانوں میں سے منتخب کر لیا، پھر چوتھی مرتبہ نگاہ دوڑائی تو تمام جہانوں کی عورتوں میں سے فاطمہ کو چن لیا۔" (بحارالانوار ج:۲۶ ص:۲۷۰)

(ب)...... ترجمہ:...... "مناقب قمی میں عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ: اے محمد! علی خیرالبشر ہیں، جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے"۔ (بحارالانوار ج:۲۶ ص:۳۰۶)

(ج) ترجمہ:...... "امام رضا کی اپنے آباء علیہم السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! آپ خیرالبشر ہیں، اس میں کافر کے سوا کوئی شک نہیں کر سکتا۔" (ایضاً)

(د) ترجمہ:...... "حضرت انسؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "علی ابن ابی طالب خیرالبشر ہے، جس نے اس سے انکار کیا وہ کافر ہو گیا"۔ (ایضاً)۔

(ہ) ترجمہ:...... "امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اولین و آخرین کا سردار ہوں، اور میرے بعد اے علی! تو ہی سید الخلائق ہے، ہمارا پہلا ہمارے پچھلے کی مانند ہے، اور ہمارا پچھلا ہمارے پہلے کی مانند ہے۔" (بحارالانوار ج:۲۶ ص:۳۱۶)

(ز) ترجمہ:...... "ابوذر رضوان اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: یہ شخصیت آسمانوں اور زمینوں کے اولین و آخرین میں سب سے افضل ہے، اور یہ تمام صدیقین اور اوصیاء کے سردار ہیں۔"

(ح) ترجمہ:...... "امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ فرمایا...... ہمارا (یعنی نبی ﷺ اور ائمہ کا) علم یکساں ہے، اور ہماری فضیلت ایک ہے اور (درحقیقت) ہم ایک ہی کچھ ہیں۔" (بحارالانوار ج:۲۶ ص:۳۱۶، ۳۱۷)

شیعہ کا یہ عقیدہ اوپر بہت تفصیل سے گزر چکا ہے کہ امامیہ کے نزدیک انبیائے کرام کا علم ائمہ کے علم سے وہی نسبت رکھتا ہے جو قطرے کو دریا سے اور ذرے کو صحرا سے ہوتی ہے۔ اس باب میں ان کی تصنیف کردہ روایات جو ائمہ کی طرف منسوب کی گئی ہیں حد شمار سے باہر ہیں۔ جن میں سے چند روایات اوپر گزر چکی ہیں۔ یہاں علامہ باقر مجلسی کی بحارالانوار، کتاب الامامت "باب انهم اعلم من الأنبياء عليهم السلام" (یعنی ائمہ انبیائے کرام علیہم السلام سے زیادہ علم رکھتے ہیں) کی تین روایتیں مزید پڑھ لیجئے۔

ترجمہ:...... "امام صادقؒ نے فرمایا: اللہ نے اولوالعزم انبیاء و رسل کو پیدا فرمایا اور ان کو علم عطا کر کے فضیلت بخشی، اور ان کا علم کا ہمیں وارث ٹھہرایا اور علم میں ہمیں ان پر فضیلت بخشی، رسول اللہ ﷺ کو وہ علم عطا کیا جو اولوالعزم رسل کو بھی نہ دیا تھا، پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ اور انبیاء اولوالعزم کا سارا علم عطا کر دیا۔

(بحارالانوار ج:۲۶ ص:۱۹۴)

ترجمہ:...... "امام صادقؒ نے ایک شخص کو تنبیہاً فرمایا! (تعجب ہے) تم لوگ علم کے لیے پتھر کو چوستے ہو مگر بے پایاں دریا سے گریز کرتے ہو۔ اس شخص نے پوچھا، اے ابن رسول اللہ! اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا...... نبیؐ

اور تمام انبیاء کا مجموعی علم، جو اللہ نے محمد ﷺ کو عطا کیا، پھر وہ محمد ﷺ نے علی علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ وہ شخص (حیرت کے ساتھ) آپ سے پوچھنے لگا کہ: پھر علی کا علم زیادہ تھا یا بعض انبیاء کا؟ امام نے (اپنے گرد بیٹھے ہوئے) اپنے بعض اصحاب کی طرف دیکھا اور (تعجب کے انداز میں) فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے، میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ تمام کے تمام علوم علی علیہ السلام کے حوالے کر دیئے اور یہ پوچھتا ہے کہ علی علیہ السلام کا علم زیادہ تھا یا بعض انبیاء کا؟

(بحار الانوار ج:۲۶ ص:۱۹۵)

(ج) ترجمہ:..... "امام باقر علیہ السلام نے فرمایا! موسیٰ نے ایک عالم سے ایک مسئلہ پوچھا، جس کا اس سے جواب نہ بن پڑا، پھر اس عالم نے موسیٰ سے ایک مسئلہ پوچھا، جس کا ان سے جواب نہ بن پڑا۔ اور اگر ان دونوں کے پاس میں موجود ہوتا تو دونوں کے اپنے اپنے مسئلے کا جواب دے دیتا۔ پھر ان دونوں سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا کہ ان دونوں سے جواب نہ بن پڑتا۔

شیعہ مؤلفین نے اس مضمون کی روایات بھی ائمہ اطہار کی طرف بڑی فیاضی سے منسوب کی ہیں کہ ائمہ ہی باعث تخلیق کائنات ہیں، وہ نہ ہوتے تو نہ انبیائے کرام علیہم السلام کو وجود ملتا، نہ کسی اور مخلوق کو، گویا ائمہ کی تخلیق ہی مقصود بالذات تھی، انبیائے کرام علیہم السلام کا وجود محض طفیلی ہے..... نعوذ باللہ..... امامیہ کا یہ عقیدہ "اعتقادات صدوق" کے حوالے سے اوپر نقل کر چکا ہوں۔ یہاں اس مضمون کی دو روایتیں ملاحظہ فرمایئے۔

ترجمہ:..... "امیر المومنین علیہ السلام نے بتایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل نے مجھ سے افضل واکرام کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں..... میں نے عرض کیا..... یا رسول اللہ! آپ افضل ہیں یا جبریل؟ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا..... اے علی! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے انبیاء و مرسلین کو اپنے ملائکہ مقربین سے افضل بنایا ہے اور مجھے تمام انبیائے مرسلین پر فضیلت عطا کی ہے۔ اور میرے بعد یہ فضیلت اے علی! تیرے لیے اور تیرے بعد ائمہ کو حاصل ہوگی۔ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبین کے خادم ہیں، اے علی..... عرش اٹھانے والے اور اس کے اردگرد کے فرشتے اپنے رب کی حمد بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور ہماری ولایت پر ایمان لانے والوں کے لیے استغفار میں مصروف رہتے ہیں۔

شیعہ مذہب نے حضرات آئمہ کی قصیدہ خوانی خلفاءِ راشدینؓ اور اکابر صحابہ کرامؓ کی تحقیر وتذلیل کی غرض سے شروع کی تھی۔ گویا اس قصیدہ خوانی کا منشاء حب علی نہیں "بغض معاویہ" تھا

اے علی! اگر ہم نہ ہوتے تو نہ آدم وحوا پیدا ہوتے، نہ جنت ودوزخ بنائے جاتے اور نہ آسمان اور زمین وجود میں آتے۔ (بحار الانوار ج:۲۶ ص:۳۳۵)

ترجمہ:..... "محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ..... امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:..... میں انبیاء کا سردار ہوں اور آپ اوصیاء کے سردار ہیں۔ میں اور آپ ایک ہی درخت سے ہیں، اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ نہ جنت ودوزخ پیدا کرتا اور نہ انبیاء وملائکہ کو۔

حق تعالیٰ شانہ کی ربوبیت کا اولاد آدم سے عہد لیا جانا اور آنحضرت ﷺ کے حق میں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام سے عہد لینا تو قرآن پاک میں منصوص ہے، لیکن امامیہ نے "ولایت کا درجہ نبوت سے بلند" کرنے کے لیے اس مضمون کی بے شمار روایتیں تصنیف کر کے ائمہ سے منسوب کر دیں۔ کہ عہد الست میں اللہ پاک نے جہاں اپنی ربوبیت کا عہد لیا، وہاں انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم السلام سے بارہ اماموں کی امامت کا عہد بھی لیا..... نعوذ باللہ..... اس مضمون کی چند روایتیں ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ:..... "جابر جعفی کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ "امیر المومنین" کا لقب (علیؑ کے لیے) کب تجویز کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ میں نے کہا: پڑھتا ہوں! فرمایا..... تو پڑھ، میں نے پوچھا: کیا پڑھوں؟ فرمایا..... یہ پڑھ

"اور جب نکالا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر، کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟"

پھر فرمایا..... اسی میں یہ بھی شامل تھا کہ محمد میرے رسول ہوں گے اور علی امیر المومنین۔ تو اے جابر! یوں (علی کے لیے) امیر المومنین کا لقب تجویز کیا۔

(بحار الانوار ج:۲۶ ص:۲۸۰)

ترجمہ:..... "امام صادقؒ نے ارشاد باری تعالیٰ (ترجمہ:..... "اور جب نکالا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر، کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب" کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کو ننھی چیونٹیوں کی صورت میں نکالا اور انہیں اپنی ذات کی معرفت عطا کی، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی بھی اپنے رب کو نہ پہچانتا، اور پوچھا: "کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟" (سب یک زبان) بولے، "ہاں" اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے وصی ہیں۔"

(بحار الانوار ج:۲۶ ص:۲۸۰)

(ج): ترجمہ:..... "امام ابو الحسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ..... تمام آسمانی صحیفوں میں "ولایت علی" (پر ایمان کا حکم) درج ہے، اور اللہ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر محمد کی نبوت اور آپ کے وصی علی صلوات اللہ علیہما کے ساتھ"۔ (بحار الانوار ج:۲۶ ص:۲۸۰)

اس مضمون کی بھی بہت سے روایات تصنیف کی گئی ہیں کہ کسی نبی کو نبوت اس وقت تک نہیں ملتی جب تک اس نے ائمہ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا، اس سلسلے کی چند روایات ملاحظہ فرمایئے۔

(الف): ترجمہ:..... "حذیفہ بن اُسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم ارواح میں کسی نبی کو اس وقت تک نبوت نہیں دی گئی، جب تک اس کے سامنے میری اور میرے اہل بیت کی ولایت پیش نہیں کی گئی، اور یہ ائمہ ان کے سامنے پیش نہیں کیے گئے۔ پس انہوں نے ان کی ولایت وطاعت کا اقرار کیا، تب ان کو نبوت ملی۔"

امامیہ کے نزدیک کسی نبی کو نبوت اس وقت تک نہیں ملی جب تک اس نے آئمہ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا

(بحار الانوار ج:۲۶ ص:۲۸۱)

(ب): ترجمہ:..... "امام صادقؒ نے فرمایا کہ: کسی بھی نبی کو اس وقت تک نبوت نہیں ملی جب تک اس نے ہمارے حق (ولایت وامامت) کا اقرار نہیں کر لیا، اور دیگر

CS CamScanner

سب لوگوں پر ہماری فضیلت کو تسلیم نہیں کرلیا۔"

(بحارالانوار ج:۲۶ ص:۲۸۱)

(ج): ترجمہ:......"ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا کہ اس وقت تک کسی نبی کو نہ نبی بنایا گیا، نہ کسی رسول کو رسول، جب تک کہ اس نے ہماری ولایت اور سب پر فضیلت کا اقرار نہیں کرلیا۔

(بحارالانوار ج:۲۶ ص:۲۸۱)

(د): ترجمہ:......"جابر نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کیا ہے، کہ ہماری ولایت درحقیقت ولایت اللہ ہے، اس کا اقرار کیے بغیر کسی نبی کو بھی نہیں مبعوث کیا گیا۔

(بحارالانوار ج:۲۶ ص:۲۸۱)

بنوری ٹاؤن کے 9 علماء اور 11 طلبہ دہشت گردی کا نشانہ بنے

کراچی میں 20 برس کے دوران جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے 9 جید علماء اور 11 طالب علم شیعہ دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ علمائے کرام کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کا سلسلہ 1992ء سے شروع ہوا۔ جو تا حال جاری ہے۔ اور سیکورٹی ادارے جید علمائے کرام کو تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام رہے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مولانا حبیب اللہ مختار اور مولانا مفتی عبدالسمیع کو بزنس ریکارڈ روڈ گرومندر پر 1997ء کو شہید کیا گیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو 2000ء میں نصیرآباد ایف بی ایریا کے علاقے میں شہید کیا گیا۔ مولانا مفتی نظام الدین شامزئی کو 2004ء میں ماما بے بی کیئر اسکول گرومندر کے قریب گھات لگا کر گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ مولانا سعید احمد کو 2008ء میں غازی ٹاؤن ملیر میں شہید کیا گیا۔ مولانا سعید احمد جلال پوری کو 2010ء میں ابوالحسن اصفہانی روڈ پیراڈائز کے مقام پر، جب کہ مولانا انعام اللہ کو انچولی سوسائٹی میں شہید کیا گیا، 31 جنوری 2013ء کو نرسری کے مقام پر شیعہ دہشت گردی نے جامعہ علوم اسلامیہ ٹاؤن کراچی کے رئیس دارالافتا مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری' مولانا مفتی صالح محمد کاروڑی اور مولنا سید احسان شاہ نقشبندی کو گاڑی میں جاتے ہوئے شہید کردیا۔ کراچی میں 1993ء سے لے کر 2012ء تک جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے 3 غیر ملکی مسلم طلباء سمیت 11 طالب علموں کو گولیاں مار کر شہید کیا گیا، جن میں 3 تھائی طالب علموں کو 1993ء میں بفرزون کے مقام پر شہید کیا گیا۔

☆......☆......☆

بقیہ صفحہ نمبر 20

سرپرستی فرمائی اور مجھے ہمیشہ اپنی پرخلوص دعاؤں میں یاد رکھا۔ یہاں تک کہ کبھی میرے دوست بھی اگر ان سے ملنے گئے تو ان کے ساتھ بھی بہت محبت کا معاملہ فرمایا جو کہ یقیناً میرے لیے ایک اعزاز تھا۔

کراچی میں قریباً 36 سال آپؒ کا قیام رہا اور اب تو وہ صرف کراچی کے ہی ہو کے رہ گئے تھے۔ آخری چند سالوں میں شوگر کے مستقل مریض بن جانے کی وجہ سے سفر کرنا چھوڑ دیا تھا ورنہ آپؒ ہر سال پنجاب تشریف لے

آپؒ کو قرآن پاک سے بہت محبت تھی۔ بوقتِ شہادت بھی تلاوت میں مصروف تھے اور قرآن کریم کا نسخہ کھلا ہوا، آپؒ کے ہاتھوں میں تھا

جاتے تھے، اپنے تمام اعزہ واقارب اور دوست احباب سے ملاقاتیں کرتے، قریباً ایک ہفتہ آپؒ کا وہاں قیام رہتا۔ دارالعلوم کبیروالہ کی مجلس شوریٰ کے رکن ہونے کی بناء پر ہمیشہ سالانہ اجلاس اور ختم بخاری شریف میں شرکت کرتے۔ گلشن جھنگوی شہیدؒ جامعہ محمودیہ جھنگ، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، جامعہ محمودیہ کوٹ ادو، جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، فیصل آباد میں مفتی عبدالرحمٰن ظفر کے جامعہ میں پنجاب کے سفر کے دوران جاتے تھے۔ بسا اوقات پنجاب کے سفروں میں مجھے آپؒ کے ساتھ سفر کرنے اور آپؒ کے فیوض وبرکات کو سمیٹنے کا موقع ملا۔ تعلیم کے دوران آپ کو اپنے اساتذہ مولانا علی محمد، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا عبدالخالق اور دیگر حضرات سے فیض حاصل کرنے کا کافی موقع ملا، پھر کراچی میں محدث وقت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی ؒ اور شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی صحبت میں بیٹھنے کا بہت موقع ملا۔ مولانا سلیم اللہ خان سے بہت زیادہ قربت اور بہت محبت کا تعلق تھا۔ ان حضرات کی صحبت کا اثر تھا کہ آپؒ کے مزاج میں دینی حمیت وغیرت بہت پائی جاتی تھی۔ سنت کی خلاف ورزی، دینی کاموں سے دوری پر آپؒ کا دل بہت کڑھتا تھا اور ایسے لوگوں کے متعلق بہت پریشان رہتے تھے جو بظاہر تو دین دار ہوں مگر دین حق اسلام کی بقا اور تحفظ کے فریضہ میں دلچسپی نہ لیتے ہوں۔ میرے ساتھ ملاقاتوں میں ایسے بہت سے امور پر اپنی پریشانی کا اظہار فرماتے رہتے۔ جب بھی آپؒ سے ملاقات ہوتی تو ہمیشہ کچھ نیا سیکھنے، سمجھنے اور سیکھنے کو ملتا تھا۔ تعلیمی، تحریکی اور ملکی موضوعات پر وہ میرے ساتھ بڑی دیر تک گفتگو فرماتے، ایسی گفتگو کے دوران اکثر ان کے بیٹے علی رفیق اور خالد رفیق بھی موجود ہوتے، آپؒ سے ہونے والی ہر ملاقات کے بعد میں نے ہمیشہ مضمون لکھا اور اس مضمون میں ماموں جان کی دی ہوئی معلومات اور افکار کو درج کیا۔

آج یہ مضمون لکھتے ہوئے میرا دل گھبرے رنج وغم سے اداس ہے۔ ماموں جان کی شخصیت میں موجود عظمت وپاکیزگی میرے دماغ میں انکی باتوں اور واقعات کو یکجا کررہی ہے، میری آنکھیں اشکبار ہیں اور سوچتا ہوں کہ کیا مجھے ان جیسا مخلص، محبت کرنے والا اور اپنے بچوں سے بھی زیادہ عزیز رکھنے والا کبھی ملے گا؟ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ "انسان ذہن وجسم کی کتنی ہی عظمتیں حاصل کرلے، لیکن تاریخ اپنے فیصلے کے لیے ہمیشہ موت کا انتظار کرتی ہے۔" حضرت قاری محمد رفیق الخلیلؒ کی شہادت اس حقیقت کی خود گواہی دے رہی ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس عظیم انسان کا خون کیا۔ وقت رخصت تو مقرر ہے اور وہ کامیاب وکامران، خلعت فاخرہ پہن کر شہادت کے منصب پر فائز ہوگئے۔ ظالمو! تم اپنے انجام کا سوچو، دنیا میں بھی عذاب خریدا اور آخرت کا خسارہ تو ہے ہی تمہارے لیے۔ تم لوگوں نے ہزاروں انسانوں کی زندگیوں کو اندھیروں کے حوالے کیا ہے تمہیں کہاں معافی ملے گی؟؟؟

☆......☆......☆

بٹ گرام میں اہلسنت والجماعت کی مقبولیت:

اہلسنت والجماعت بٹگرام کی سب سے بڑی سیاسی قوت بن چکی ہے۔ کارکنان الیکشن کمپین میں زوروشور کے ساتھ مصروف العمل ہیں اہلسنت والجماعت کے ضلعی صدر وامیدوار برائے پی کے 59 مولانا عطاء محمد دیشانی ہر جگہ جا کر عظمت قرآن کے پرچار میں مصروف ہیں بٹگرام کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں اہلسنت والجماعت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئیں ہیں۔ اب بٹگرام کے عوام کا ایک ہی نعرہ ہے حق سچ کی نشانی مولانا عطاء محمد دیشانی۔

رپورٹ: قاری ثاقب اللہ عثمانی رپورٹر نظام خلافت راشدہ ضلع بٹگرام

☆......☆......☆

قسط نمبر تیرہ

شیعیت کو چھوٹا دشمن سمجھنے والوں کو

غور و فکر کی دعوت

امت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کا علمی تجزیہ

ازقلم: حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

چودہ سو سال سے دین اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام کی بنیادیں کمزور کر دینے والے گروہ شیعیت کے بارے میں اکابرین اسلام علماء امت، فقہاء عظام، مجتہدین کرام، مفتیان محترم کے واجب التسلیم اقوال، تاریخ ساز فیصلہ جات پر مشتمل علمی دستاویز۔

تحریک تحفظ ناموس صحابہ ہر دور میں جاری رہی ہے:

شیعیت کو چھوٹا دشمن بزعم خویش ایک گہری سازش ہے بندہ عفاءاللہ عنہ، شیعیت اور اس کے اس خطرناک نظام طرح اپنے مذموم عزائم کی بھڑاس نکالتے رہتے ہیں۔ مگر میرا خیال یہ تھا کہ مضمون کی تکمیل ہونے کے بعد ان کے خود ساختہ فاسد خیالات کے جوابات شیعہ روایات سے مرقوم کر دوں گا۔ مگر وائے افسوس کہ ماہ رواں میں ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے ان کے متواتر فون پر اب دھمکی آمیز لب و لہجہ بھی صحابہ تو جب تک دنیا میں قرآن مجید اور احادیث شریف موجود ہیں ہر حال موجود رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ قرآن مجید اہل سنت کو حق پرست اور شیعوں کے خود ساختہ عقائد کو باطل قرار دیتا ہے۔

اسلاف علماء حق نے ہر دور میں مصائب برداشت کر کے شیعوں کی غیر اسلامی حرکات کا بھرپور جواب دیا ہے

اور پروگرام کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک شدید بدترین دشمن اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے جمیع مدعیان نبوت کے گروہوں فی الارض سے مسلمانوں کو آگاہ اور خبردار رکھنے کے لیے ایک سال سے ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے ذریعہ شیعوں کی مسلمان ممالک خصوصاً حرمین شریفین کے خلاف اور چودہ سو سال سے علماء حق اور عوام اہل سنت کی شہادت اور دہشت گردی کی سنگین وارداتوں سے بخوبی آگاہ کر رہا ہے اس مضمون کی بارہ قسطیں شائع ہو چکی ہیں اس دوران محبان و غلامان صحابہ کرامؓ کے بہت سارے حوصلہ افزاء پیغامات بذریعہ فون اور خطوط ملتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شیعہ نواز حضرات کے شیعوں سے نصرت اور ان کی مدد جاری رکھنے کے لیے ان کے مخالفانہ پیغامات بھی بذریعہ فون موصول ہوتے رہتے ہیں جس میں ان کا زور بیان صرف یہ ہوا کرتا ہے کہ آپ کا یہ سلسلہ بعنوان "شیعیت کو چھوٹا دشمن سمجھنے والوں کو غور و فکر کی دعوت" کہ شیعہ اسلام اور اہل اسلام کا بدترین دشمن ہے۔ (ان کے نزدیک) یہ حقیقت کے خلاف واقعہ ہے آپ اس میں صرف سپاہ صحابہ کی شدت پسندانہ رویہ کی ترجمانی کر رہے ہیں شیعہ نواز اس تھا کہ "اس مضمون میں صرف تمہاری اور تم جیسے چند شدت پسند اور شر پسند لوگوں کی ترجمانی ہو رہی ہے ورنہ اسلاف علمائے کرام کا ان خیالات سے کبھی اتفاق نہیں ہوا"۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اس بہتان عظیم کا جواب با صواب اسلاف علماء کرام کے عظیم الشان تحریک تحفظ ناموس صحابہ کے لیے مجاہدانہ عملی کارنامے تحریک تحفظات ناموس صحابہ کے لیے اسلام علماء حق کی بے نظیر قربانیوں بطور صاف آئینہ مستند حوالہ جات سے مزین اور متحرک پیش کر دی جائیں کہ تحریک تحفظ ناموس صحابہ ہر دور میں جاری رہی ہے اسلاف علماء حق نے ہر دور میں مصائب برداشت کر کے شیعوں کی غیر اسلامی حرکات کا بھرپور جواب دیا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرۂ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اس مستند تذکرہ سے اگر ہدایت ان کے مقدر میں ہے تو اس داستان سے ان کو ضرور فائدہ ہوگا ورنہ کم از کم اتمام حجت تو ضرور ہو جائے گا تاکہ تحریک تحفظ ناموس

تحریک تحفظ ناموس صحابہ جب تک دنیا میں قرآن مجید اور احادیث شریف موجود ہیں ہر حال میں موجود رہے گی کیونکہ قرآن مجید اہل سنت کو حق پرست اور شیعوں کے خود ساختہ عقائد کو باطل قرار دیتا ہے

حضرت حذیفہؓ سے فاروق اعظمؓ کا ایک سوال:

مشکوٰۃ شریف باب الملاحم میں ہے کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے سیدنا حضرت حذیفہؓ سے دریافت فرمایا کہ وہ بہت بڑا فتنہ جو سمندر کی مانند ٹھاٹھیں مارتا ہوا امت محمدیہ میں ظاہر ہوگا اس فتنہ کے متعلق آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت سیدنا حذیفہؓ نے جواب دیا کہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند شدہ دروازہ موجود ہے آپ اس فتنہ کی کیوں فکر کر رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنینؓ نے دوبارہ پھر پوچھا کہ وہ دروازہ کھول دیا یا اسے توڑ دیا جائے گا حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ فتنے کے اس دروازے کو توڑ ہی دیا جائے گا۔ حضرت امیر المومنینؓ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا پھر اس کا بند ہونا بھی بہت ہی مشکل ہے یہ تو پھر ہمیشہ ہی کھلا ہی رہے گا۔

راوی کہتا ہے کہ ہم نے سیدنا حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ فاروق اعظمؓ کو معلوم تھا کہ وہ فتنے کے پھیلنے کا دروازہ کون سا ہے؟ تو حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ واقعی آپؓ کو اچھی طرح معلوم ہے پھر جب حضرت سیدنا حذیفہؓ

دروازہ دان رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس دروازہ سے مراد کون ہے تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ اس دروازہ سے مراد خود امیر المومنین عمر فاروق اعظمؓ کی ذات گرامی مراد ہے اس مستند روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ مسلمانوں میں قتل وقتال اور جنگ و جدال کا دروازہ حضرت فاروق اعظمؓ کے وجود مسعود کے باعث بند رہا مگر حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت جو ایک ملعون مجوسی ابولولو فیروز لعنت اللہ علیہ ایرانی جس کا نی الحال تا قیامت جیسی جہنمی ٹھکانا ایران میں ہے نے آپ کو شہید کر دیا تو اہل سنت مسلمان فتنہ سبائیت کی آزمائش سے شدید ترین پریشان ہوئے اور نہ صرف یہ کہ اس وقت اہل اسلام کا جانی اور مالی زبردست نقصان ہوا حتیٰ کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ بھی عبداللہ بن سبا ملعون یہ دروازہ ٹوٹ جانے کے بعد جس کی پیشین گوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی فتنہ برپا کر کے داخل ہوا اور سبائیت یعنی شیعیت کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس لیے شیعہ اور اہل اسلام کے آج تک ان منازعات پر فتنہ کا دروازہ ٹوٹ جانے کے باعث عظمت صحابہ کرام علیہم الرضوان پر کیچڑ اچھالی جا رہی ہے اور سیدنا حضرت ذوالنورینؓ کے دامن صبر واستقامت کو تار تار کر کے ایمان واسلام کو ختم کرنے کے لیے بہت بڑی گہری سازشیں بنائی جا رہی ہیں یہی اندوہناک صورت تبعین فاروق اعظمؓ اہل اسلام کے سلسلے میں بھی پیش آ سکتی ہے۔ بفرمان حضرت نبی کریم ﷺ سنت عمر فاروقؓ کے اتباع کی برکت سے اب بھی متعدد فتنوں کے دروازے بند رہتے ہیں مگر آپؓ کے وصال کے بعد شیعیت نوازی کے مبتلا ہونے کا اندیشہ بھی چودہ سو سال سے مسلسل شیعیت کے غیر اسلامی عقائد اور نظریات کے فروغ کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی سنت اللہ کے مطابق مجاہد برحق حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے وجود مسعود کو مبعوث فرما کر باطل کا ناطقہ بند کر دیتا ہے ایک اور روایت میں حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی تا قیامت موجود رہے گا جس سے تحریک تحفظ ناموس صحابہ قائم ودائم رہے گی۔ فرمایا ستارے آسمانوں کے لیے امن کا پیغام ہیں جب یہ ستارے ختم ہو جائیں گے تو پھر آسمان بھی پھٹ جائے گا فرمایا میں اپنے صحابہ کرامؓ کے لیے امن وامان کا ذریعہ ہوں جب میرا وصال ہو جائے گا تو صحابہ پر بھی بعض حوادثات آ پڑیں گے فرمایا --- میرے صحابہؓ میری امت محمدیہ کے لیے باعث امن وامان کا ذریعہ ہیں جب صحابہ کا بابرکت زمانہ ختم ہو جائے گا تو پھر امت فتنوں کی لپیٹ میں آ جائے گی اس طرح امت محمدیہ پر کئی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں گی، ساتھ ہی حضرت خاتم النبین ﷺ نے فرمایا کہ میری امت تا قیامت ضلالت وگمراہی پر مجتمع ہرگز نہیں ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا؛

اے مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبریل

جبرائیل ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

قارئین کرام! پہلی صدی ہجری میں ہی شیعہ جم غفیر نے غول در غول کئی گروہوں کی صورت مدینہ طیبہ پر جب حملہ کر کے خلیفہ ثالثؓ کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا تو اسی وقت تحریک تحفظ ناموس صحابہ کا وجود مبارک فوراً عمل میں لایا گیا چنانچہ تاریخ اسلام کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ قاتلان داماد نبیؐ حضرت عثمان غنیؓ کے جمیع قاتلان کو چن چن کر بہت بری طرح واصل جہنم کر دیا گیا اس وقت سے لے کر اب تک پوری کائنات میں تحریک مبارک تحفظ ناموس صحابہ اپنی جان کی لازوال قربانیاں دے کر عظمت تحفظ صحابہ کرامؓ کے جیالے سرگرم عمل چلے آرہے ہیں۔

الحمد لله علىٰ ذالک

عام حالات میں صحابہ کرامؓ کے تعریف کرنا مستحب ہے لیکن اگر اس میں کوئی منکر عظمتِ صحابہ رکاوٹ ڈالے تو پھر صحابہ کرامؓ کی تعریف کرنا فرض ہے

برصغیر میں تحریک تحفظ ناموس صحابہ کا وجود مسعود:

پہلی صدی ہجری سے محبان وغلامان صحابہ نے مسلسل شیعیت کے بہت بڑے فتنے اور اسلام اہل اسلام کے بہت بڑے دشمن کو اسلام قرآن واحادیث اور صحابہ کرامؓ کے خلاف ان کے مصنوعی غیر اسلامی دین کو اپنی جانی مالی قربانیاں دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ شیعیت کا اسلام کے پورے نظام کے ساتھ جو اختلاف ہے ایسا شیعہ نظام مخالف اسلام ایک کافرانہ پروگرام ہے اگرچہ اب بھی شیعیت پوری دنیا میں فساد پیدا کر کے مسلمانوں کو ہزاروں کی تعداد میں شہید کر رہی ہے مگر اللہ پاک کی خاص الخاص نصرت کے طفیل مسلمانوں نے بھی ان کے مذہب کے تین اصول (۱) متعہ (یعنی زنا) (۲) تقیہ (یعنی جھوٹ بولنا) (۳) تبرا (یعنی صحابہ کرامؓ سے بیزاری کر کے انکو گالیاں دینا) کی مکمل واضح تشریح کر کے دنیا کو ان کے خطرناک عزائم سے آگاہ کر دیا ہے تحفظ ناموس صحابہ کی بنیاد برصغیر میں سیدنا حضرت امام شاہ ولی اللہ ؒ نے ازالۃ الخلفاء کتاب لکھ کر شیعیت کے غیر اسلامی پروگرام کی دھجیاں اڑا دیں پھر آپ کے ایک ہونہار صاحب علم وعمل شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ نے تحفہ اثناء عشریہ ایک مستند ضخیم کتاب لکھ کر شیعہ مذہب کو اسلام کے خلاف ایک سازش قرار دیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طفیل دارالعلوم دیوبند کا وجود مبارک بانی دارالعلوم دیوبند کو خواب میں حضرت نبی کریم ﷺ نے بشارت دے کر خود اس کا نقشہ بنا کر دکھایا جو صبح کو بانی دارالعلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ نے خود اپنی مبارک آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا تو پھر حضرت بانی دارالعلوم دیوبند علیہ الرحمۃ نے شیعیت کے خلاف ایک ضخیم کتاب ''ہدیۃ الشیعہ'' لکھ کر تحریک تحفظ ناموس صحابہ کی مضبوط بنیاد ڈال دی۔ اسی تحریک کے طفیل لکھنو میں جب شیعیت نے فساد فی الارض کی دھوم مچا دی تو شیعیت کی اس دہشت گردی اور فسادات کے باعث علماء اسلاف دیوبند نے پوری تیاری سے تحریک فتنہ جعفریہ والوں کا قلع قمع کر دیا اس کی مختصری داستان آپ ضرور نوٹ کر لیں یہ ایک ایسا طاقتور ایٹم بم دھماکہ ہے جس سے شیعہ نواز حضرات اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا پہلا بیان:

کمیشن میں سنی علماء کرام کی طرف سے سب سے پہلے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند مدح صحابہؓ کی شرعی حقیقت واضح کرنے کے لیے پیش ہوئے سب سے پہلے حضرت مدنیؒ سے یہ سوالات کیے گئے جس سے آپ کی مذہبی پوزیشن واضح ہو۔ حضرت مدنیؒ نے ان سوالات کے جوابات یوں ارشاد فرمائے۔

''میں سنی المذہب مسلمان ہوں میں نے دارالعلوم دیوبند میں 6 سال رہ کر علوم اسلامیہ کی مکمل تکمیل کی اور پھر

پہلی صدی ہجری میں جب مدینہ منورہ پر حملہ کر کے خلیفہ ثالثؓ کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا تو اسی وقت تحریک تحفظ ناموس صحابہ کا وجود مبارک فوراً عمل میں لایا گیا

مزید فنون کی تکمیل مدینہ طیبہ جا کر وہاں بارہ (۱۲) سال تک مسجد نبوی میں درس تدریس کی خدمات بلا معاوضہ انجام دیں اور اب نو (۹) سال سے دارالعلوم کا میں صدر مدرس ہوں دارالعلوم دیوبند وہ مرکزی مذہبی ادارہ ہے جو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیائے اسلام میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے"۔ پھر حضرت مدنی نوراللہ مرقدہٗ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کی توصیف وتعریف کرنا ہمارا ایمان ہے جو کہ ہماری مذہبی کتابوں (قرآن واحادیث، فقہ کی کتابوں) میں تاکید کے ساتھ موجود ہے خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کی تعریف کرنا عام حالت میں مستحب ہے۔ لیکن اگر اس میں کوئی منکر عظمت صحابہؓ رکاوٹ ڈالے تو پھر صحابہ کرامؓ کی تعریف کرنا فرض ہے۔ اور یہی قاعدہ ہے کہ کسی ایسے امر کو جس کی شریعت نے اجازت دی ہو اگر دشمن اسلام قوت سے منع کرے تو مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو ہر حالت انجام دیں چنانچہ جس جگہ پر صحابہ کرامؓ کے متعلق (کسی گروہ) نے غلط فہمی پھیلائی ہو اس وقت بھی یہ فعل مستحب واجب ہو جاتا ہے اس لیے مسلمان صحابہ کرامؓ کی تعریف جمعہ کے ہر خطبہ میں، عیدین کے موقع پر اور حج کے ایام میں جب کہ مسلمانوں میں یہ عمل بھی جاری چلا آ رہا ہے کہ وہ توحید رب العلمین، رسالت نبی علیہ السلام اور مذہبی احکامات بیان کرنے کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی تعریف بھی لازمی کرتے چلے آ رہے ہیں یہ اجماع امت سے مرتب کیے گئے ہیں قرآن مجید میں ایک دو جگہ پر نہیں بہت مقامات پر قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کی تعریف اللہ پاک نے بیان فرمائی ہے...... قرآن مجید کی آیات میں صحابہ کرامؓ کے لیے دعاء خیر کرنے کا حکم بھی اللہ پاک نے دیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی تعریف اس لیے نہیں کی جاتی ہے کہ یہ رسم ہو بلکہ ہمارا مذہب اسلامؓ خود اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمان جلسوں اور اجتماعات میں صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر لازمی کیا جائے اور میرے نزدیک ہونا بھی یہ ضرور چاہیے کیونکہ صحابہ کرامؓ نے کام بھی بڑے عظیم الشان انجام دیے ہیں۔ اگر محرم کی دسویں تاریخ کو شہداء کربلا کا ذکر کیا جائے تو پھر لازم اور ضروری ہے کہ اس کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی تعریف اور ذکر خیر بھی ضرور کیا جائے۔ تاکہ اس طرح مخالف فرقہ (شیعیت) سے مشابہت نہ ہو جائے۔ جس طرح آج کل

پاکستان میں شیعوں اور ان کے حامیان نے مسلمانوں کے خلاف ایک شور برپا کر رکھا ہے۔ اسی طرح ماضی میں حاملین شیعہ اور حامیان شیعوں نے لکھنؤ میں بھی ایک زوردار انگریز

علامہ عبدالشکور لکھنویؒ نے تحریک تحفظ صحابہ کا ایک ترجمان جریدہ ماہنامہ "النجم" جاری کر رکھا تھا جس میں شیعیت کے رد میں علماء حق اور عوام اہلسنت کے بیانات شائع ہوتے تھے

سامراج کی نصرت سے بڑا شور برپا کر رکھا تھا اس وقت اسلاف علماء کے مشورے سے اس وقت کی تحریک تحفظ ناموس صحابہ کی قیادت امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ عبد الشکور فاروقی لکھنویؒ کے سپرد کر دی گئی تھی اس وقت حضرت امام اہل سنت فاروقی لکھنویؒ نے علماء کے مشورہ سے اس مقدس تحریک تحفظ ناموس صحابہ کا ایک ترجمان جریدہ ماہنامہ النجم لکھنؤ جاری کر رکھا تھا جس میں شیعیت کے رد میں علماء حق اور عوام اہل سنت کے بیانات شائع ہوا کرتے تھے جس طرح آج الحمدللہ ماہنامہ نظام خلافت راشدہ میں شیعیت کے غیر اسلامی عقائد کا حقیقی پوسٹ مارٹم کر کے اہل سنت مسلمانوں کے پاس اس کی مصدقہ رپورٹ ہر مہینے پہنچ جایا کرتی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کے متعدد علماء کرام کے بیانات لکھنؤ میں ہوئے وہاں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ نوراللہ مرقدہٗ نے بھی اپنا بیان عدالت میں بھی قرآن وسنت کی روشنی میں نوٹ کرایا کہ شیعیت کا مصنوعی مذہب مکمل طور پر اسلام کے خلاف ہے اور عوام اہل سنت کو بھی خطاب کے دوران اس تحریک تحفظ ناموس صحابہ میں بھرپور شرکت پر مبارکباد پیش کی اور کام کرنے کی تاکید فرمائی اس کے بعد حضرت مولانا ظفر الملک علوی سید ایڈیٹر ماہنامہ الناظر لکھنؤ نے عدالت میں تحریک تحفظ ناموس صحابہ کی تفصیل بتاتے ہوئے یہ بیان نوٹ کرایا......"میں اس مدح صحابہ کمیٹی کا جنرل سیکرٹری ہوں 1909ء میں تقریباً ایک ہزار مسلمان مدح صحابہؓ پڑھنے کے جرم میں گرفتار ہوئے۔ اس وقت اہل

شیعوں نے انگریز سامراج سے ایک قانون وضع کرا رکھا تھا جس کے باعث مسلمان مدح صحابہ کے ظالمانہ جرم کے باعث ہزاروں کی تعداد میں گرفتار ہوئے

سنت مسلمانوں میں بہت بڑا جوش وخروش تھا ڈپٹی کمشنر لکھنؤ مسٹر RIDICHI کے اعلان کے بعد بھی عوام اہل سنت شیعوں کے خلاف اسلامی جوش وخروش قربانیوں کے ساتھ پہلے کی مانند باقی رہا اور اہل سنت برابر جلسوں میں شیعوں اور

شیعہ نواز انگریز سامراج کے خلاف صدائے احتجاج زور شور سے بلند کرتے رہے یہاں تک کہ 1935ء میں دو اہل سنت مسلمانوں نے چہلم کے موقع پر مدح صحابہؓ پڑھی تو شیعہ نواز انگریز گورنمنٹ نے ان دونوں مجاہدین کو گرفتار کر لیا مدح صحابہ کرامؓ کو جرم قرار دے کر ان پر مقدمہ چلایا گیا جو چیف کورٹ تک گیا اس طرح دو دو تین تین مسلمان ایک اسکیم کے تحت مدح صحابہؓ پڑھتے اور گرفتار ہوتے رہے شیعوں نے انگریز سامراج سے ایک قانون وضع کرا رکھا تھا جس کے باعث مسلمان مدح صحابہؓ کے ظالمانہ جرم کے باعث ہزاروں کی تعداد میں گرفتار ہوئے۔ اس عرصہ میں مجلس احرار ہند کی طرف سے مولوی مشتاق احمد لدھیانوی علیہ الرحمۃ صدر مجلس احرار یوپی مدح صحابہ تحریک جاری رکھنے کے لیے رضا کاروں کی بھرتی کرتے رہے تھے۔ اس لیے اسے اور بہت سارے علماء کرامؒ کو اس سلسلے میں گرفتار کیا جاتا رہا حتیٰ کہ گرفتاریوں کا یہ سلسلہ تقریباً چھ مہینے جاری رہا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

قاری نور محمد کو بازیاب کیا جائے

علامہ اورنگزیب فاروقی نے بستی چانڈیہ خانپور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ اہلسنت کے بے گناہ کارکنوں کو جن میں خانپور کا رہائشی قاری نور محمد خاں جو کہ تین ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر اس کے خلاف کوئی ثبوت ہے تو ہم عدالت کا سامنا کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی اور کوئٹہ کے حالات کے حوالے سے حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ انہیں مستعفی ہو جانا چاہیے۔ مہنگائی، بدامنی، بے روزگاری، قتل وغارت تمام مسائل کا حل "نظام خلافت راشدہ" ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم صوبہ بہاولپور کی بحالی کی حمایت کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر ضلعی صدر محمد شفیق معاویہ، تحصیل خانپور کے جنرل سیکرٹری قاضی حبیب اللہ، تحصیل صدر رحیم یار خان اختر ساقی، تحصیل صدر لیاقت پور، ملک راشد اور تحصیل صدر صادق آباد بابا امین مجاہد موجود تھے۔

رپورٹ: قاری اقبال احمد خان پور

0300-6738997

CamScanner

نگر نگر مشن ہمارا

☆:......خوشخبری

مولانا عبد الغفور ندیم شہید کے بھانجے اہلسنت والجماعت ہارو میل کے مرکزی رہنما بھائی محمد یونس کو دہشت گردی کے مقدمے سے عدالت عالیہ نے باعزت بری کر دیا ہے۔ (اکرام دین مدنی 0345-7019409)

☆:......ہم امیر المجاہدین قائد سنی انقلاب ملک محمد اسحاق اور ابو حذیفہ نقشبندی (ڈائریکٹر حیدری ریسرچ سنٹر) کو "حیدری ریسرچ سنٹر" کا افتتاح کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

حسنین معاویہ لاہور 0314-4338483

☆:......اہلسنت والجماعت ضلع پاکپتن کے جنرل سیکرٹری محمد اقبال کے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ آج جنازہ 130 عارف والا میں قائد محترم علامہ محمد احمد لدھیانوی پڑھائیں گے۔

(اہلسنت نیوز، اوکاڑہ 0300-7916396)

☆:......یونٹ کا افتتاح

جھنگوی تیرا قافلہ رواں دواں بروز اتوار 10 فروری 2013ء ضلع قلات میں اہلسنت والجماعت ابوذر غفاری یونٹ کا افتتاح ہوا۔ ذمہ داروں کے نام حسب ذیل ہیں۔ صدر، حافظ نصر اللہ جھنگوی۔ سیکرٹری، شفیق احمد۔ اطلاعات جلیل احمد میروانی۔ ضلعی صدر قاری سعد اللہ نے ذمہ داروں سے حلف لیا۔ 0300-7916396

☆:......پشاور میں ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کے زیر نگرانی متحدہ دینی محاذ صوبہ خیبر پختونخواہ کی صوبائی کابینہ تشکیل دی گئی۔ جس میں مولانا حامد الحق حقانی (JUI س) صدر شیخ عبد الحسن (پاکستان راہ حق پارٹی چارسدہ) نائب صدر دوئم جنرل سیکرٹری حاجی عابد پراچہ (اہلسنت والجماعت کوہاٹ) جائنٹ سیکرٹری دوئم ذوالفقار (پاکستان راہ حق پارٹی بنوں) سیکرٹری اطلاعات ڈیرا انجم (JUI نظریاتی) منتخب ہوئے۔

(اہلسنت نیوز 0300-7916396)

☆:......اہلسنت والجماعت کے رضا کارو! الیکشن سر پر آ چکا ہے۔ ہماری ذمہ داریاں اب بہت بڑھ چکی ہیں۔ یہ سب سے اہم موقع ہے کہ مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا، اگر اس موقع کو ہم نے گنوا دیا تو پھر ہم مجرم ہوں گے۔ شہداء کے خون سے غداری کرنے والے ہوں گے۔ اپنے اپنے حلقے کے امیدواروں کو بتا دیں کہ ہمارا ووٹ جھنگوی شہید کا ہے۔ وارث مسند جھنگوی علامہ محمد احمد لدھیانوی جیسے حکم دیں گے ہم ووٹ اسی طرح کاسٹ کریں گے۔ اپنے حلقے کے امیدواروں کو مجبور کر دیں کہ وہ قائد محترم سے رابطہ کریں۔ ووٹ لینے کے لیے تاکہ جب قائد محترم قومی اسمبلی میں شریعت بل پیش کریں تو کوئی بھی مخالفت کی جرأت نہ کر سکے۔

علمدار حسین بلوچ، بھکر 0302-3168994

☆:......جھنگ یونٹ سیدنا خالد بن ولید جھنگ سٹی کے ذمہ دار بھائی عاصم بھٹی رہا ہو گئے جب کہ مولانا معاویہ اعظم کو ایک ماہ کے لیے جھنگ جیل بھیج دیا گیا۔

0331-6009824

☆:......اہلسنت والجماعت سٹی عبد الحکیم کا صدر قاری محمد بشیر احمد کھوکھر کو منتخب کر لیا گیا ہے۔

سیکرٹری نشر و اشاعت عرفان احمد جوئیہ، عبد الحکیم

0334-7826295

☆......☆......☆

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف اور ان کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

اسٹاک میں دستیاب ہے

مناقب مراد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر حدید مرزا مرحوم کے قلم سے

150 روپے

ناشر

اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان 0300-7916396/041-3420396

ووٹ کی شرعی حیثیت

تحریر:۔ مولانا قاضی محمد نسیم صاحب قائم مقام مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی

ووٹ امانت ہے اور اس کا صحیح استعمال اسلامی فریضہ ہے۔ اس اسلامی ذمہ داری کو مفاد پرستی' سڑک' گلی' کوچوں' کھمبوں' فرالسفارمروں اور آلو پیاز کے بھینٹ نہ چڑھایا جائے۔ ملک پاکستان میں حالات دن بدن بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ انتخابات میں ووٹ استعمال کرتے وقت اسکو خالص دنیاوی معاملہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ووٹ امانت ہے اور اسکا صحیح استعمال دینی فریضہ ہے۔ اگر اہل وطن اس دینی امانت اور اسلامی فریضہ کی ادائیگی میں ہمیشہ کی طرح سستی اور کاہلی برتتے رہے تو نہ ملک کا کوئی طبقہ محفوظ رہے گا اور نہ ہی کوئی مقام۔ اگر ووٹ کا استعمال اسلامی فریضہ کے بجائے اپنے ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا رہا تو خدانہ کرے یہ ملک ہی باقی نہ رہے گا۔ اہل وطن کو یہ روش جو ملک میں چل پڑی ہے اگر یکسر تبدیل نہیں کی جائیگی تو ملک سے بدامنی، غربت وافلاس، بے روزگاری کا خاتمہ ناممکن ہوگا۔ جسطرح الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ انتخابات کو صاف شفاف رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں تو ساتھ ساتھ امیدواروں کے صاف شفاف ہونے کی ذمہ داری کا احساس بھی پوری تندہی سے ادا کریں۔ الیکشن کمیشن سے زیادہ ذمہ داری ووٹروں کی ہے کہ وہ ووٹ کو امانت اور اسلامی ذمہ داری کے طور پر استعمال کریں۔ اکثر و بیشتر کئی دہائیوں سے دیکھا جا رہا ہے کہ جو عوام مہنگائی' غربت' بے روزگاری کی ماری ہوئی ہے انتخابات کے شروع ہوتے ہی غریب عوام اور مفاد پرست اشخاص اسوقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے لیڈروں، پارٹیوں اور انکے دلالوں سے کچھ وصول کرنے کیلئے دوڑیں لگانے لگ جاتے ہیں۔ نوکریوں کے حصول اور آلو پیاز کی فکر میں بے حسی، مفاد پرستی اور ضمیر کی کمزوری بلکہ ضمیر فروشی کا ثبوت دیتے ہوئے اور ملک کی بقاء کو داؤ پر لگاتے ہوئے اپنی عزت نفس اور اپنے بڑے بڑوں کے ناموں کو پس پشت ڈال کر یہ سوداگر چھوٹے بڑے بیوپاریوں کے دروازے کھٹکھٹانے لگ جاتے ہیں۔ الیکشن کی اصل روح اور اصل مقصد کسی کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ ہر ایک امیدوار اور ووٹر نے اپنے مفاد کو ہی سب کچھ سمجھا ہوتا ہے۔ اور ان کے مدنظر چل کی فکر کل کی فکر ہوتی ہے۔ ووٹ استعمال کرنے کا مقصد ایسے باکردار لوگوں کو منتخب کرنا ہوتا ہے کہ ملک کے خیرخواہ ہوں۔ ملکی مفاد ملک کی بقاء اور استحکام کا درد رکھنے والا ہو اور نفاذ شریعت اسکی اولین ترجیح ہو۔ نہ کہ ایسے آدمی کو منتخب کریں جنکا نظریہ اور مشن صرف اور صرف اپنی تجوریاں بھرنی ہوں۔

> **ووٹ استعمال کرنے کا مقصد ایسے باکردار لوگوں کو منتخب کرنا ہوتا ہے جو ملک کے خیرخواہ ہوں اور نفاذ شریعت ان کی اولین ترجیح ہو**

امیدوار خدا اور رسول ﷺ کے دین کا باغی اور منکر بھی نہ ہو چونکہ عرصہ سے علماء ملک پاکستان اس پر خاموش ہیں اس لئے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ بات گویا اسلام میں ناجائز بھی نہیں اور نہ یہ کوئی دین کا مسئلہ ہے۔

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا قاضی عبدالکریم دامت برکاتہم کا موقف یہ ہے کہ.....

''ہم سنی مسلمان اپنا ووٹ اس امیدوار کے حق میں استعمال کریں گے جو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو۔ نشہ آور اشیاء کا عادی نہ ہو، جواری اور سود خور نہ ہو وطن پاکستان کو جیسے لاکھوں مسلمانوں نے جان' مال اور عزتوں کی قربانی دے کر اسلامی نظام حکومت، نظام معیشت، نظام عدالت کے لئے حاصل کیا تھا۔ اسکی مقننہ اور با اختیار اسمبلی میں غیر مسلم شریک نہ کیا جائے۔ بالکل اسی طرح جسطرح کہ روسی نظام کا قائل امریکہ کے ریاستوں میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اور اس طرح امریکی نظام کو ماننے والا روسی حکومت میں برداشت اور شامل نہیں کیا جاتا۔ اگر ان شرطوں کا کوئی امیدوار نہ ملے تو اس سے بہتر ہے کہ پھر ووٹ استعمال نہ کیا جائے۔''

ووٹ نمائندہ کے حق میں شہادت ہے اور ہر اکس سالہ شہادت کا اہل نہیں ہوتا شہادت کے لئے صرف بالغ ہونا کافی نہیں بلکہ جھوٹ کا عادی نہ ہونا ضروری ہے یا خوف خدا کی وجہ سے جسکی علامت کم از کم صوم وصلوٰۃ کی پابندی ہے جیسے بالا سطور میں عرض کیا گیا۔ مولانا مفتی محمد شفیع '' نے معارف القرآن جلد دوم آیت ''ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا'' کے متعلق لکھا ہے آیت کا نزول اگر چہ ایک خاص واقعہ ہے لیکن حکم عام جسکی پابندی پوری امت کے لئے ضروری ہے۔ ''ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا ''یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچایا کرو (اسی طرح ووٹ بھی ایک شہادت اور امانت ہے۔) جس کے ہاتھ میں کوئی امانت ہے اس پر لازم ہے کہ یہ امانت اسکے اہل و مستحق کو پہنچا وے۔

حکومت کے مناصب (عہدے) جتنے بھی ہیں وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں جس کے امین وہ حکام اور افسر ہیں جن کے ہاتھ عزل ونصب کے اختیارات ہیں ان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کردیں جو اپنی عملی یا علمی قابلیت کے اعتبار سے اسکا اہل نہیں ہے۔ بلکہ ان پر لازم ہے کہ ہر کام اور ہر عہدہ کیلئے اپنے دائرہ حکومت میں اسکے مستحق کو تلاش کریں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کردی گئی جو اس کے اہل نہیں تو (اب فساد کا کوئی علاج نہیں) قیامت کا انتظار کرو۔ اب ہر شخص یہ سوچ سمجھ کر ووٹ استعمال کرے کہ آیا میرا ووٹ تو ایسے شخص کے حق میں نہیں جا رہا جسکا قرآن وحدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آج جو پوری دنیا خصوصاً پاکستان میں جو فساد' بدامنی وحشت گردی' تخریب کاری کی آگ سلگ رہی ہے یہ ہمارے غلط انتخاب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے لفظ'' امٰنٰت'' صیغہ جمع لاکر اسکی طرف اشارہ کر دیا کہ امانت صرف اسی کا نام نہیں کہ

> **انتخابات میں ووٹ کا استعمال خالص دنیاوی معاملہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ ووٹ امانت ہے اور اسکا صحیح استعمال دینی فریضہ ہے**

ایک شخص کا مال کسی دوسرے شخص کے پاس بطور امانت رکھا ہو۔ بلکہ امانت کی بہت سی اقسام ہیں جن میں حکومتی عہدے بھی داخل ہیں۔

انتخابات میں ووٹ ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت (مفتی محمد شفیع صاحبؒ) کی رسالے سے ضروری سمجھ کر تحریر کرتا ہوں۔

''کسی مجلس کی ممبری کے انتخابات کیلئے جو امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہو وہ گویا پوری ملت کے سامنے دو چیزوں کا مدعی ہے۔ ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے جسکا امیدوار ہے دوسرے یہ کہ وہ دیانتداری سے اس کام کو انجام دے گا۔ اب اگر واقع میں وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے یعنی قابلیت رکھتا ہے اور امانت و دیانت کیساتھ قوم کی خدمت کے جذبے سے اس میدان میں آیا تو اسکا یہ عمل کسی حد تک درست ہے اور بہتر طریق اسکا یہ ہے کہ کوئی شخص خود مدعی بن کر کھڑا نہ ہو بلکہ مسلمانوں کی کوئی جماعت اسکو اس کام کا اہل سمجھ کر نامزد کردے اور جس شخص میں اس کام کی صلاحیت ہی نہیں وہ اگر امیدوار ہو کر کھڑا ہو تو قوم کا غدار اور خائن ہے۔ اسکا ممبری میں کامیاب ہونا ملک و ملت کیلئے خرابی کا سبب تو بعد میں بنے گا۔ پہلے تو وہ خود غدار اور خیانت کا مجرم ہو کر عذاب جہنم کا مستحق بن جائیگا۔ اب ہر وہ شخص جو کسی مجلس کی ممبری کیلئے کھڑا ہوتا ہے اگر اسکو کچھ آخرت کی بھی فکر ہے تو اس میدان میں آنے سے پہلے خود اپنا جائزہ لے لے۔ اور یہ سمجھ لے کہ اس ممبری سے پہلے تو اسکی ذمہ داری صرف اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال تک محدود تھی کیونکہ بنص حدیث ہر شخص اپنے اہل وعیال کا بھی ذمہ دار ہے اور اب کسی مجلس کی ممبری کے بعد جتنی خلق خدا کا تعلق اس مجلس سے وابستہ ہے ان سب کی ذمہ داری کا بوجھ اسکی گردن پر آتا ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت میں اس ذمہ داری کا مسئول اور جوابدہ ہے۔''

کسی امیدوار ممبری کو ووٹ دینے کی از روئے قرآن وحدیث چند حیثیتیں ہیں ایک حیثیت شہادت کی ہے کہ ووٹر جس شخص کو اپنا ووٹ دے رہا ہے اسکے متعلق اسکی شہادت دے رہا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت اور امانت بھی اور اگر واقع میں اس شخص کے

آج پوری دنیا خصوصاً پاکستان میں جو فساد، بدامنی، دہشت گردی اور تخریب کاری کی آگ سلگ رہی ہے یہ صرف ہمارے غلط انتخاب کا نتیجہ ہے

اندر یہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اسکو ووٹ دیتا ہے تو وہ ایک جھوٹی شہادت ہے۔ جو سخت کبیرہ گناہ اور وبال دنیا و آخرت ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث میں رسول کریم ﷺ نے شہادت کاذبہ کو شرک کے ساتھ کبائر میں شمار فرمایا ہے۔ جس حلقے میں چند امیدوار کھڑے ہوں اور ووٹر کو یہ معلوم ہے کہ قابلیت اور دیانت کے اعتبار سے فلاں آدمی قابل ترجیح ہے تو اسکو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ووٹ دینا اس اکبر کبائر میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا ہے۔ اب ووٹ دینے والا اپنی آخرت اور انجام کو دیکھ کر ووٹ دے۔ محض رسمی مروت یا کسی طمع و خوف کی وجہ سے اپنے آپ کو اس وبال میں مبتلا نہ کرے دوسری حیثیت ووٹ کی شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اسکی نمائندگی کی سفارش کرتا ہے اس سفارش کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہر ووٹر کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے اسمیں اسکو بھی حصہ ملتا ہے اور بری سفارش کرتا ہے تو اسکی برائی میں اسکا بھی حصہ لگتا ہے اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل اور دیانت دار آدمی کی سفارش کرے جو خلق خدا کے حقوق صحیح طور پر ادا کرلے۔ اور بری سفارش یہ ہے کہ نا اہل، نالائق، فاسق، ظالم کی سفارش کر کے اسکو خلق خدا پر مسلط کر لے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے پانچ سالہ دور میں جو نیک یا بد عمل کرے گا ہم اسکے شریک سمجھے جائینگے۔ ووٹر کی ایک تیسری حیثیت وکالت کی ہے کہ ووٹ دینے والا اس امیدوار کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے لیکن اگر یہ وکالت اس کے کسی شخصی حق کے

آپ جس امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں شرعاً آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے نظریے، علم وعمل اور دیانتداری کی رو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے

متعلق ہوتی اور اسکا نفع نقصان صرف اسکی ذات کو پہنچتا اور اسکا یہ خود ذمہ دار ہوتا مگر یہاں ایسا نہیں کیونکہ یہ وکالت ایسے حقوق کے متعلق ہے جسمیں اسکے ساتھ پوری قوم شریک ہے۔ اس لئے اگر کسی نا اہل کو اپنی نمائندگی کیلئے ووٹ دے کر کامیاب بنایا تو پوری قوم کے حقوق کو پامال کرنے کا گناہ بھی اسکے گردن پر رہا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا ووٹ تین حیثیتیں رکھتا ہے ایک شہادت دوسرے سفارش تیسرے حقوق مشترکہ میں وکالت تینوں حیثیتوں میں جسطرح نیک، صالح، قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثواب عظیم ہے اور اسکے ثمرات اسکو ملنے والے ہیں اسی طرح نا اہل یا غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے اور بری سفارش بھی اور ناجائز وکالت بھی اور اسکے تباہ کن ثمرات بھی اسکے نامہ اعمال میں لکھے جائینگے۔

جس طرح قرآن وسنت کی رو سے یہ واضح ہوا کہ نا اہل، ظالم، فاسق اور غلط آدمی کو ووٹ دینا گناہ عظیم ہے

کوئی امیدوار قابل اور لائق معلوم ہو، اسے ووٹ دینے سے گریز کرنا شریعت میں حرام اور پوری قوم وملت پر ظلم کے مترادف ہے۔

اسی طرح ایک اچھے، نیک اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ثواب عظیم ہے۔ بلکہ ایک فریضہ شرعی ہے۔ قرآن کریم نے جیسے جھوٹی شہادت کو حرام قرار دیا ہے اسی طرح سچی شہادت کو واجب ولازم بھی فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ......: ''مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے کہ سچی شہادت سے جان نہ چرائیں۔ اللہ کیلئے ادائیگی شہادت کے واسطے کھڑے ہو جائیں۔ ایک آیت میں ارشاد ہے۔ اللہ کیلئے سچی شہادت کو قائم کرو۔ تیسری جگہ ارشاد ہے۔ سچی شہادت کو چھپانا حرام اور گناہ ہے۔ ان تمام آیات میں مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کردیا ہے۔ کہ سچی گواہی سے جان نہ چرائیں۔ ضرور ادا کریں۔ آج جو خرابیاں انتخابات میں پیش آ رہی ہیں انکی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نیک، صالح حضرات عموماً ووٹ دینے ہی سے گریز کرنے لگے۔ جسکا لازمی نتیجہ وہ ہوا جو مشاہدہ میں آرہا ہے۔ کہ ووٹ عموماً ان لوگوں کے آتے ہیں جو چند ٹکوں میں خرید لئے جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے ووٹوں سے جو نمائندے پوری قوم پر مسلط ہوتے ہیں وہ ظاہر ہے کہ کس کماش اور کس کردار کے لوگ ہونگے؟ اس لئے جس حلقہ میں کوئی بھی امیدوار قابل اور نیک معلوم ہو اسے ووٹ دینے سے گریز کرنا بھی شرعی حرام اور پوری قوم وملت پر ظلم کا مترادف ہے۔ اور اگر کسی حلقہ

باقی صفحہ نمبر41

CamScanner

شیعہ کا مکر و فریب

دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب ''میزان الکتب'' میں ننگا کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہو سکے (ادارہ)

محدث، عالم اور مصنف جناب عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ ''اہل سنت'' میں سے ہیں لیکن ان کی کتب سے بعض عبارات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ان میں تشیع پائی جاتی تھی۔ ہم نے ان کا تذکرہ بھی ضروری سمجھا۔ تاکہ ان کی وہ عبارات جو شیعہ سنی کے مابین مختلف فیہ مسائل کے بارے میں اہل سنت کی بجائے اہل تشیع کی ترجمانی کرتی ہیں۔ انہیں ہم اہل سنت پر حجت بنا کر پیش نہ کیا جا سکے۔ ان کے ثبوت تشیع پر جانبین سے حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

عبدالرزاق مصنف کی وہ عبارات جو شیعہ علماء پیش کر کے اہل سنت پر حجت قائم کرنا چاہتے ہیں ان سے حجت قائم نہیں ہو سکتی

میزان الاعتدال:

ترجمہ:...... ''ابن عدی نے کہا کہ عبدالرزاق فضائل میں ایسی احادیث لاتا ہے جن میں کسی نے اس کی موافقت نہ کی۔ اور دوسروں کی عیب جوئی میں مناکیر وارد کیں۔ علماء نے اسے تشیع کی طرف منسوب کیا ہے۔ میں نے مخلد شعیری سے سنا، کہتا تھا کہ عبدالرزاق کے پاس میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک شخص نے امیر معاویہؓ کا تذکرہ چھیڑا، تو عبدالرزاق نے کہا، ہماری مجلس کو ابوسفیان کے بیٹے کے ذکر سے گندہ نہ کرو۔

(میزان الاعتدال جلد نمبر ۲ ص ۱۲۷)

تھذیب التھذیب:

ترجمہ:...... ''ابن عدی نے کہا، کہ عبدالرزاق کی احادیث بہت ہیں۔ اور کئی اصناف ہیں۔ ان کی طرف مسلمان ثقہ لوگوں نے اور ان کے اماموں نے سفیر کیا۔ اور پھر اس سے احادیث و روایات لکھیں مگر انہوں نے

عقائد کے بارے میں کسی شخص کے متعلق فیصلہ کرنے کے لیے مختلف فیہ مسائل میں اس کا رویہ دیکھا جائے گا کہ وہ کس کی طرفداری کر رہا ہے

اسے تشیع کی طرف منسوب کیا...... ابن حیان نے انہیں ثقہ راویوں میں ذکر کیا اور کہا کہ جب اپنی یاداشت پر بھروسہ کرتے ہوئے حدیث بیان کرتا۔ تو خطا کر جاتا۔ اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔

(تھذیب التھذیب جلد نمبر ۶ ص ۳۱۳، ۳۱۴)

کامل ابن اثیر:

ترجمہ:...... ''۲۱۱ھ میں عبدالرزاق محدث نے وفات پائی۔ اور یہ امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں سے ہیں۔ اور ان میں تشیع پائی جاتی تھی۔''

(کامل ابن اثیر جلد نمبر ۶ ص ۴۶ ذکر ثم دخلت سنۃ احدی عشرۃ و مائتین مطبوعہ بیروت)

تنقیح المقال:

ترجمہ:...... ''عبدالرزاق بن ہمام الیمانی الصنعانی، صنعاء یمن کا باشندہ تھا۔ شیخ نے اسے اپنے رجال اصحاب صادق سے شمار کیا ہے۔ اور کہا کہ عبدالرزاق دونوں یعنی امام باقر اور امام جعفر صادق سے روایت کرتا ہے۔ اور محمد بن ابی بکر بن ہمام کے ترجمہ میں ایک طویل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عبدالرزاق شیعہ عالم تھا۔ بلکہ اپنے دور کا علم میں یکتا تھا۔ تو تجھے ملاحظہ کرنا چاہیے وہ واقعی نیک لوگوں میں سے تھا۔ ابن حجر کی تصنیف تقریب کے حوالہ سے عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری حافظ مشہور مصنف اپنی آخری عمر میں نابینا ہو گیا۔ اور اس کے حفظ میں کچھ تبدیلی ہو گئی۔ اور اس میں نویں فرقے کی تشیع پائی جاتی ہے۔''

(تنقیح المقال جلد دوم ص ۱۵۰ من ابواب العین مطبوعہ نجف اشرف)

الکنی والالقاب:

ترجمہ:...... ''محمد بن ہمام بیان کرتا ہے کہ احمد بن مابندار نے کہا۔ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے اسلام لانے والے میرے والد تھے۔ اور مجوسیت کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ اپنے بھائی سہیل کو بھی اپنے مذہب کی طرف بلایا کرتے تھے۔ کہتے، بھائی تو میری نصیحت قبول نہیں کرتا۔ لیکن لوگ مختلف عقیدے رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہر ایک یہی کہتا ہے کہ حق میرے پاس ہی ہے۔ اور میں بغیر یقین کسی چیز میں داخل نہیں ہوں گا۔ اسی پر کافی عرصہ گزر گیا۔ سہیل نے حج کیا پھر جب حج سے واپس آیا تو اپنے بھائی سے کہنے لگا جس دین کی آپ دعوت دیتے تھے وہ حق ہے۔ پوچھا تجھے اس کا علم کیونکر ہوا۔ کہنے لگا۔ دوران حج میری ملاقات عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی سے ہوئی۔ میں نے اس جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ میں نے اسے تنہائی میں کہا، ہم عجمیوں کی اولاد ہیں۔ اور ہمارا اسلام قبول کرنے کا زمانہ بہت قریب ہے۔ اور میں اپنے گھر والوں کو مختلف مذاہب والے دیکھتا ہوں۔ اللہ پاک نے تمہیں بے مثل علم عطا کیا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے اور اللہ کے درمیان تجھے حجت بناؤں۔ اگر تو اپنا پسندیدہ دین مجھے بتا دے۔ تو میں تیری اتباع کروں گا۔ اور تیری تقلید کروں گا تو اس نے میرے سامنے رسول اللہ کی آل کی محبت ظاہر کی۔ اور ان کی تعظیم کا اظہار کیا۔ ان کے دشمنوں سے بیزاری جتائی۔ اور ان کی امامت کا قول کیا۔

لمحہ فکریہ:

عبدالرزاق صاحب مصنف کے تشیع پر اہل سنت و

شیعہ دونوں کا اتفاق ہے۔ بلکہ شیعہ تو اسے اپنا عالم کہتے ہیں۔ اور مذکورہ حوالہ سے اپنے تشیع کا خود اقرار کر رہا ہے۔ دشمنان آل رسول سے بیزاری دراصل حضرات صحابہ کرامؓ پر تبرا بازی کے مترادف ہے۔ کیونکہ شیعہ لوگ صحابہ کرامؓ کو آل رسول کا دشمن کہتے ہیں۔ اور عبد الرزاق بھی آل رسول کے دشمنوں سے بیزاری کا عقیدہ ظاہر کر رہا ہے۔

محمد بن عمر المعروف واقدی کی عبارات کو اہلسنت کے خلاف بطور حجت پیش کرنا ناانصافی ہے

اس لیے ثابت ہوا کہ اس میں شیعیت موجود ہے۔ اور پھر امامت کو آل رسول میں ہی منحصر کر دینا دراصل ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ کی خلافت و امامت کا انکار کرنا ہے۔ مسئلہ امامت اور تبرہ بازی دو معرکۃ الآرا مسئلے ہیں۔ جن میں عبد الرزاق اہل تشیع کی ہمنوائی کر رہا ہے۔ بہرحال عقائد کے بارے میں کسی شخص کے متعلق فیصلہ کرنا کہ وہ شیعہ ہے یا سنی اس کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف فیہ مسائل میں اس کا رویہ دیکھا جائے گا۔ وہ کس کی طرفداری کرتا ہے۔ اور پھر جب شیعہ اسے اپنا عالم کہیں تو وہ ہم سے اپنے آدمی کو زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ کس نے کب اور کہاں کہاں تقیہ کا سہارا لیا۔ ہمارے ہاں تو تقیہ سرے سے ہی ناجائز ہے۔ اس لیے ہم اگر کسی شخص سے اہل سنت کے مسلک کے موافق کچھ پاتے ہیں تو ہم اسے سنی ہی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عبد الرزاق صاحب مصنف کو ہمارے علماء نے سنی ہی شمار کیا ہے۔ لیکن جب اس کا تشیع متفق علیہ ہوا۔ تو ایسی عبارات جو شیعیت کی ترجمانی کرتی ہوں وہ ہم اہل سنت پر حجت نہیں ہو سکتیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ عبد الرزاق صاحب مصنف کی وہ عبارات جو شیعہ علماء پیش کر کے اہل سنت پر حجت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

واقدی محمد ابن عمر کے حالات:

جن لوگوں کو اہل تشیع کے مصنفین نے "اہل سنت کا عالم" کہہ کر پیش کیا ان میں سے ایک واقدی محمد ابن عمر بھی ہے۔ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کی تمام صحابہ کرام سے افضلیت خود واقدی کی عبارات سے پیش کر کے اسے شیعہ سنی کا متفقہ عقیدہ بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ افضلیت علی المرتضیٰؓ کے بارے میں واقدی کی روایت ملاحظہ ہو:

دشمنانِ آل رسول سے بیزاری دراصل صحابہ کرامؓ پر تبرا بازی کے مترادف ہے کیونکہ شیعہ صحابہ کرامؓ کو آل رسول کا دشمن سمجھتے ہیں

الکنی والالقاب

ترجمہ:::::"واقدی وہی شخص ہے کہ جس نے یہ روایت بیان کی: "حضرت علی المرتضیٰ حضور ﷺ کا معجزہ تھے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ عصا اور عیسیٰ علیہ السلام کا مردے کو زندہ کرنا تھا اس کے علاوہ بھی واقدی نے بہت سی روایات ذکر کیں۔ (الکنی والالقاب جلد سوم ص ۲۸۰ مطبوعہ تہران)

روایت مذکورہ میں یہ تسلیم کیا گیا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ جب رسول اللہ ﷺ کے معجزہ ہوئے۔ تو وہ آپ کی صفت ذاتی بن گئے اور دوسرے تینوں خلفاء میں یہ خوبی موجود نہیں۔ لہٰذا علی المرتضیٰؓ کی موجودگی میں ان کی خلافت و امامت درست نہ ہوئی۔ اور یہ تینوں غاصب ٹھہرے۔

مختصر یہ کہ ہمیں تسلیم کہ واقدی کو ہماری اسماء الرجال کی کتابوں نے سنی کہا۔ لیکن اس کی روایت اس لیے حجت نہیں کہ اسے سخت مجروح کہا گیا۔ اسماء الرجال سے اس کا ثبوت ملاحظہ ہو:

تہذیب التہذیب:

ترجمہ:::::"امام بخاری نے واقدی کو متروک الحدیث کہا، امام احمد نے اسے ترک کیا اور ابن المبارک، ابن نمیر اور اسماعیل بن زکریا نے بھی اسے ترک کیا۔ ایک اور جگہ کہا۔ امام احمد نے اسے جھوٹا کہا۔ معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ مجھے احمد بن حنبل نے بتایا۔ واقدی کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین نے مجھے بتایا۔ کہ واقدی ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ لیس بشئی کہا۔ کہ واقدی؛ یونس کی حدیث کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔ اور معمر کی روایات میں تغیر کرتا تھا۔ یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام شافعی سے بیہقی نے بیان کیا کہ واقدی کی تمام کتابیں جھوٹ کا پلندا ہیں۔ امام نسائی نے الضعفاء میں کہا ان معروف جھوٹے چار آدمیوں میں سے ایک واقدی ہے۔ جنہوں نے حضور ﷺ پر جھوٹ باندھا۔ امام نووی نے شرح المہذب میں اسے ضعیف کہا۔ اور اس کے ضعف پر اتفاق نقل کیا۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا۔ کہ واقدی کے کمزور ہونے پر اجماع پختہ ہو چکا ہے۔" (تہذیب التہذیب ص ۳۶۴ تا ۳۶۸ مطبوعہ بیروت جدید)

قارئین کرام! محمد بن عمر المعروف الواقدی کے متعلق کتب اسماء الرجال کے حوالہ جات سے آپ کو بخوبی علم ہو گیا ہو گا کہ ایسے شخص کی عبارات کو اہل سنت کے خلاف بطور حجت پیش کرنا کس قدر ناانصافی ہے۔ اور پھر الواقدی کی عبارت کو "الکنی والالقاب" سے نقل کیا گیا۔ جو خود مسلک شیعہ کی ترجمان کتاب ہے۔ اس کا حوالہ بھی پیش نظر ہو۔ اور جب کہ الواقدی کو اہل تشیع نے اپنا عالم اور امام تسلیم کیا۔ تو پھر رہی سہی کسر بھی ختم ہو گئی۔ ملاحظہ ہو۔

الکنی والالقاب:

ترجمہ:::::"ابن ندیم نے کہا کہ الواقدی میں تشیع تھا۔ مذہب کا اچھا تھا اور تقیہ کو ضروری سمجھتا تھا۔ یہ وہی شخص ہے۔ جس نے روایت کی کہ حضرت علی المرتضیٰؓ حضور ﷺ کا معجزہ ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور عیسیٰ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا تھا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ خبریں ایسی ہی ہیں۔"

(۱:::::الکنی والالقاب جلد سوم ص ۲۸۰ مطبوعہ تہران)

(۲:::::اعیان الشیعہ جلد اول ص ۱۵۴ جلد نمبر ۱ ص ۳۰)

(۳:::::تنقیح المقال جلد سوم ص ۱۶۶)

تنقیح المقال:

ترجمہ:::::"میں کہتا ہوں۔ جب کہ یہ ثابت ہے۔ کہ الواقدی شیعہ عالم تھا۔ تو اس کی حدیث کو "حسن" شمار کرنا چاہیے۔ اور عہدۂ قضاء قبول کرنا اس کے فاسق ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے اچھے مذہب کے ہوتے ہوئے ممکن ہے کہ یہ امام رضا کی اجازت سے قاضی بنا ہو۔" (تنقیح المقال جلد سوم ص ۱۶۶ باب محمد من ابواب المیم مطبوعہ نجف اشرف)

لمحہ فکریہ:

گزشتہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ الواقدی کو اگر سنی تسلیم کر لیا جائے۔ تو سخت مجروح آدمی ہے۔ لہٰذا اس کی روایات قابل حجت نہ رہیں۔ اور اگر یہ دیکھا جائے۔ کہ خود شیعوں نے اسے شیعہ عالم قرار دیا۔ اور تقیہ کرنا اس کا لازمہ ثابت کیا۔ تو پھر ہو سکتا ہے کہ اس نے سنیت کو بطور تقیہ اختیار کیا ہو۔ اور قرائن اس کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ تقیہ باز بہتر سمجھتا ہے۔ لہٰذا اس اعتبار کے پیش نظر بھی اس کی روایات قطعاً اہل سنت پر حجت نہیں ہوں گی۔

☆☆☆☆☆

CamScanner

ایرانی صدر پر جوتوں کی بارش

رپورٹ: حافظ محمد عمر طاہر

ایران کے صدر محمود احمدی نژاد نے گزشتہ دنوں مصر کا دورہ کیا۔ جہاں ایک طرف شام میں قتل عام کرنے والے صدر بشار الاسد کی کھل کر حمایت کرنے پر مصری غیرت مند نوجوان ان سے سخت ناراض ہیں اور ایک تقریب میں ان پر جوتوں کی بارش بھی کی جا چکی ہے۔ دوسری جانب ممتاز تاریخی درس گاہ جامعہ ازہر کے شیخ نے ایران کو خلیجی ممالک میں مداخلت کا مرتکب قرار دے کر صدر احمدی نژاد سے مطالبہ کیا ہے کہ خلیجی ممالک میں شیعہ نظریات کے فروغ سے باز رہیں۔ ایرانی صدر سے ملاقات کے موقع پر شیخ الازہر نے ایران میں امہات المومنینؓ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کے واقعات کی بھی مذمت کی۔ معروف خبر رساں ادارے العربیہ کی رپورٹ کے مطابق دورۂ مصر میں ایرانی صدر محمود احمدی نژاد کی قاہرہ میں واقع امام باڑہ آمد کے موقع پر ایک نوجوان نے انہیں اس وقت جوتا مارا جب وہ مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ تاہم جوتا ایرانی صدر کے پہلو میں موجود ایک سیکورٹی اہلکار کو لگا۔ العربیہ نے ترک خبر رساں ادارے "اناطولیہ" کے حوالے سے کہا ہے کہ احتجاجی مظاہرہ کرنے والے چار افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایرانی صدر پر جوتا پھینکنے والے نوجوان کا تعلق شام سے ہے۔ گرفتاری کے وقت وہ صدر احمدی نژاد کی جانب سے شیعہ بشار الاسد کی حمایت کرنے پر انہیں برا بھلا کہتا رہا۔ رپورٹ کے مطابق ایرانی صدر کی الحسین امام باڑہ میں موجودگی کے وقت دو افراد کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ بھی ہوا۔ ایک شخص نے اپنے ہاتھ میں کتبہ اٹھا رکھا تھا جس پر درج تھا کہ "اگر اللہ نے چاہا تو تم مصر میں امان کے ساتھ داخل ہو گے" اس بینر پر نظر پڑتے ہی دوسرے باغیرت شخص نے بآواز بلند کہا کہ "تم ہمارے بھائیوں کو قتل کرو اور ہم تمہیں مصر میں امان سے داخل ہونے دیں، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا"۔ دریں اثنا ایرانی صدر نے مصر کی معروف تاریخی درس گاہ جامعہ الازہر کے سربراہ ڈاکٹر احمد الطیب سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر شیخ الازہر نے ایرانی صدر محمود احمدی نژاد پر زور دیا کہ وہ خلیجی ممالک کے معاملات میں مداخلت سے گریز کریں انہوں نے اسلامی ممالک میں شیعہ نظریات کے فروغ کی کوششوں پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

شیخ الازہر احمد الطیب نے ایرانی صدر سے مطالبہ کیا کہ وہ ملک شام میں خون خرابہ رکوانے اور وہاں امن قائم کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ اس موقع پر ایرانی صدر نے جامعہ الازہر کی ایک ہزار سالہ قدیم علمی خدمات بظاہر سراہتے ہوئے کہا کہ امت کا اتحاد ہمارے درمیان مشترک امر ہے انہوں نے الازہر الشریف کی سپریم علماء کونسل سے اپیل کی کہ وہ شیعہ اور مسلمانوں کو قریب لانے کی کوششوں میں تعاون کریں تاکہ تاریخی مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔

ادھر شام میں سرکاری فوج کی جانب سے قتل عام کا سلسلہ جاری ہے۔ بدھ کے روز مجموعی طور پر ڈیڑھ سو سے زائد افراد موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ شامی شہر حمص میں حکومت کے خلاف ہونے والے ایک مظاہرے میں 11 سالہ بچی آزادی کا نغمہ گا رہی تھی کہ سرکاری فوجیوں نے فائرنگ کر کے اس معصوم کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا واضح رہے کہ شام کی سرکاری شیعہ فوج کے ہاتھوں اب تک 4 ہزار 6 سو 76 بچوں کی زندگیوں کے چراغ گل ہو چکے ہیں جب کہ دو برس کے دوران شہید ہونے والے مسلمانوں کی مجموعی تعداد 62 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ ادھر مصری دارالحکومت قاہرہ میں جاری اسلامی سربراہی کانفرنس تنظیم (آئی سی او) کی دو روزہ اجلاس کا اعلامیہ تیار کر لیا گیا ہے۔ جس میں شام میں گزشتہ دو سال سے جاری خونریزی کے خاتمے کے لیے حزب اختلاف اور جبر و تشدد کی کارروائیوں میں ملوث نہ رہنے والے سرکاری عہدیداروں کے درمیان مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ قاہرہ میں او آئی سی کا دو روزہ اجلاس بدھ کو شروع ہوا۔ اعلامیے میں صدر بشار الاسد کا ذکر تو نہیں کیا گیا ہے تاہم ان کی حکومت کو شام میں جاری تشدد کا ذمے دار قرار دیا گیا ہے۔ مسودے میں شامی شیعہ حکام کی کارروائیوں کے نتیجے میں شہریوں کے قتل عام کی مذمت کی گئی ہے اور حزب اختلاف پر زور دیا گیا ہے کہ وہ عبوری حکومت کی تشکیل کا عمل تیز کر دے۔

ایرانی شیعہ صدر محمود احمد نژاد پر مصر میں ایک ہی دن میں دو مرتبہ جوتوں کی بارش ہوئی تاہم وہ فی الحال بچ گئے ہیں۔

☆:::::☆:::::☆

بقیہ صفحہ نمبر 11

میں کوئی بھی امیدوار صحیح معنی میں قابل اور دیانتدار نہ ہو مگر ان میں سے کوئی ایک صلاحیت کار اور خدا ترسی کے اصول پر دوسروں کی نسبت غنیمت ہو تو تقلیل شر اور تقلیل ظلم کی نیت سے اسکو بھی ووٹ دے دینا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ مختصر یہ کہ انتخابات میں ووٹ کی شرعی حیثیت کم از کم ایک شہادت کی

نااہل، ظالم، فاسق اور غلط آدمی کو ووٹ دینا گناہ عظیم ہے اور اچھے، نیک اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ثواب عظیم ہے

ہے جسکا چھپانا بھی حرام ہے اور اسمیں جھوٹ بولنا بھی حرام اور اس پر کوئی معاوضہ لینا بھی حرام اسمیں محض ایک سیاسی ہار جیت اور دنیا کا کھیل سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ آپ جس امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں شرعاً آپ اسکی گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے نظریے اور علم و عمل اور دیانتداری کی رو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے۔ جس کام کیلئے یہ انتخابات ہو رہے ہیں اس حقیقت کو سامنے رکھیں اور اس سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں

(۱) آپ کے ووٹ اور شہادت کے ذریعے جو نمائندہ کسی اسمبلی میں پہنچے گا وہ اس سلسلہ میں جتنے اچھے یا برے اقدامات کرے گا اسکی ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی آپ بھی اسکے ثواب یا عذاب میں برابر شریک ہونگے۔

(۲) اس معاملہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ شخصی معاملات میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو اسکا اثر بھی شخصی اور محدود ہوتا ہے ثواب بھی عذاب بھی محدود ہے قومی اور ملکی معاملات سے پوری قوم متاثر ہوتی ہے۔

(۳) سچی شہادت کا چھپانا از روئے قرآن حرام ہے اس لئے آپکے حلقہ انتخاب میں اگر کوئی صحیح نظریہ کا حامل اور دیانتدار نمائندہ کھڑا ہے تو اسکو ووٹ دینے میں کوتاہی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۴) جو امیدوار نظریہ اسلامی کے خلاف کوئی نظریہ رکھتا ہے اسکو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔

(۵) ووٹ کو پیسوں کے معاوضے میں دینا بدترین قسم کی رشوت ہے اور چند ٹکوں کی خاطر اسلام اور ملک سے بغاوت ہے۔ دوسروں کی دنیا سنوارنے کیلئے اپنا دین قربان کر دینا کتنے ہی مال و دولت کے بدلے میں ہو کوئی دانشمندی نہیں ہو سکتی۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص سب سے زیادہ خسارے میں ہے جو دوسرے کی دنیا کیلئے اپنا دین کھو بیٹھے۔

انتخاب و ترتیب: ابنہ معاویہ عاصم حقانی درس نجم المدارس کلاچی

قاری محمد امین شہیدؒ کا شیعہ دہشت گرد قاتل موقع پر گرفتار

شیعہ دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد کے دہشت گرد کے ہاتھوں شہید ہونے والے پیش امام قاری امین تونسوی کو ان کے آبائی گاؤں سوکڑ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں میں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ قاری امین گزشتہ 18 برس سے کراچی میں مقیم تھے۔ 4 بچوں کے باپ قاری امین کو اس سے قبل بھی شیعہ کے ہاتھوں تشدد کیا جا چکا تھا۔ اور انہیں مسلسل دھمکیاں مل رہی تھیں۔ لیکن اطلاع کے باوجود پولیس نے سیکورٹی نہیں دی۔ اہلسنت والجماعت کراچی ڈویژن کے رہنما رانا ناصر حسین نے بتایا کہ قاری امین تونسوی کا سال پیدائش 1969ء ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے ہی علاقے سے حاصل کی اور پھر اسکے بعد قرآن پاک حفظ کرنے کے لیے تونسہ میں جامعہ فاروقیہ میں داخلہ لے لیا۔ کراچی میں قاری امین اہلسنت والجماعت کے کارکن کے طور پر کام کرتے رہے، تاہم گزشتہ 10 برس سے وہ کورنگی سیکٹر فاروق اعظم کے خزانچی کے طور پر فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ قاری امین تونسوی 5 بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔ رانا ناصر حسین کے مطابق قاری امین تونسوی کے 3 بیٹے 12 سالہ صادق امین 10 سالہ ثاقب امین اور 8 سالہ آصف امین اور ایک بیٹی ہے۔ قاری امین تونسوی گزشتہ 18 برس سے جامعہ مسجد بلال میں امامت کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے۔

کورنگی کراسنگ پر قاری امین کو قتل کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے' سپاہ محمد کے دہشت گرد سید ندیم حسین زیدی نے انکشاف کیا ہے کہ اسے اورنگی ٹاؤن سیکٹر سے قاری امین کو قتل کرنے کا ٹارگٹ دے کر بھیجا گیا تھا۔ کورنگی سیکٹر کی جانب سے قاری امین کی نشاندہی کی گئی۔ سید ندیم حسین زیدی نے پولیس کے سامنے انکشاف کیا ہے کہ اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کو قتل کرنے کی ہدایت 3 مراحل سے ہو کر اس تک آتی ہے۔ اسے ہدایت علی رضا دیتا ہے جو متحدہ اور کالعدم سپاہ محمد کا دہشت گرد ہے۔ اسے کورنگی سیکٹر نے قاری امین کو ٹارگٹ کرنے کے بلایا تھا، جس پر وہ اور اس کا ساتھی علی موٹا خصوصی طور پر اورنگی سے کورنگی آئے تھے۔ جہاں کورنگی سیکٹر نے ہمیں ٹارگٹ یعنی مولانا امین کی نشاندہی کرائی تھی۔ ہم نے انہیں ٹارگٹ کیا، لیکن جب فرار ہونے لگے تو محلے والوں نے گھیر لیا اور پتھراؤ شروع کر دیا جس پر علی موٹا سے موٹر سائیکل سلپ ہو گئی اور ہم گر گئے۔ محلے والوں نے مجھے گھیر لیا۔ جب کہ علی موٹا فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ ملزم ندیم حسین زیدی نے بتایا کہ جس علاقے میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کرنی ہوتی ہے اس علاقے میں دوسرے سیکٹر سے ٹارگٹ کلرز بھیجے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

قرآن مجید کا حسابی عجوبہ

اصحاب کہف کتنا عرصہ سوئے رہے؟ اس بارے میں قرآن مجید نے یہ انداز بیاں اختیار کیا:

"وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا" (سورۃ کہف، آیت نمبر ۲۵)

ترجمہ: "اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور نو سال مزید رہے۔"

یہاں قرآن مجید کا ایک حسابی عجوبہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ عربی کے عام قاعدے کا تقاضا تو یہ تھا کہ یوں کہہ دیا جاتا: "وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِيْنَ"

ترجمہ: "وہ اپنے غار میں تین سو نو سال رہے"۔

مگر قرآن مجید نے اس کی بجائے یوں ارشاد فرمایا:

"وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا" (سورۃ کہف، آیت نمبر ۲۵)

حساب لگایا گیا تو یہ صورتِ حال سامنے آئی کہ شمسی کیلنڈر کے تین سو سال، قمری کیلنڈر کے تین سو نو سال کے برابر ہوتے ہیں، بظاہر قرآن مجید نے اسی طرف اشارہ کرنے کے لیے عدد کو اس طرح بیان فرمایا تا کہ دونوں تقویموں (کیلنڈروں) کی مدت معلوم ہو جائے۔ (واللہ اعلم)

اقتباس: انبیاء کی سرزمین، از حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی

مراسلہ: حافظ اکرام الحق چوہدری، واہ کینٹ

Ikramch4@yahoo.com

☆......☆......☆

منقبت

منقبت اس کی ہے یہ جو حاصل ایمان ہے
اپنے محسن کا لحد میں حشر تک دربان ہے

جس کا سجدہ تا ابد اہل حرم کی آن ہے
جو مراد مصطفیٰ ﷺ ہو کر عظیم الشان ہے

وہ کہ جو اپنے عمل سے حامل قرآن ہے
وہ حقیقت میں سراپا دین کا عرفان ہے

آج میری نظم جس کی یاد کا عنوان ہے
چوبدار اس کا ہے وہ جو عرش کا مہمان ہے

وہ عمرؓ کردار میں توحید باری کی دلیل
اہل باطل کو کیا جس نے زمانے میں ذلیل

وہ جو اپنے وقت میں تھا دین احمد ﷺ کا وکیل
وہ عمرؓ کہ سلطنت جس کی تھی چھبیس لاکھ میل

سلام

اے جواں ہمت ترے جذب اخوت کو سلام
تیرے دل میں موجزن ملت کی عظمت کو سلام

اے غنیم ظلمت شب اے اجالوں کے نقیب
اے عمل کی روح تیرے عزم و ہمت کو سلام

دشمن قوم و عدوئے دین کا دشمن تھا تو
تیری جرأت تیری طاقت تیری غیرت کو سلام

CamScanner

صحابہ کی گستاخی سنگین دہشت گردی ہے

امام اہلسنت کانفرنس خیر پور سے علماء کا خطاب

رپورٹ: مولانا عبدالجبار حیدری

پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے پرامن جدوجہد جاری ہے۔ آنے والے الیکشن میں بھرپور حصہ لیکر قومی اسمبلی سے گستاخان صحابہ کے خلاف قانون سازی کروائیں گے۔ کارکن اپنے حلقوں میں دشمنان صحابہ کا راستہ روکیں اور سنی قوتوں کو پارلیمنٹ میں بھیجیں تاکہ نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ممکن ہوسکے۔ ایران کا ایٹمی طاقت بننا تشویش ناک ہے، عالمی طاقتیں ایران کی حدود کا تعین کریں اور اسے دیگر ممالک میں مداخلت سے باز رکھیں۔ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے وطن عزیز پاکستان کیلئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ امام اہل سنت کانفرنس خیر پور میں علامہ لدھیانوی ودیگر کا خطاب۔

> ایران مسلم ممالک پر اپنی چودھراہٹ کو قائم کرنے کیلئے دہشت گردی کا ذریعہ اختیار کر رہا ہے

تفصیلات کے مطابق اہل سنت والجماعت صوبہ سندھ کے زیر اہتمام علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی یاد میں پانچویں سالانہ امام اہل سنت کانفرنس 15 فروری بروز جمعہ کو جامعہ حیدریہ خیر پور سندھ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا اورنگزیب فاروقی، مولانا عبدالخالق رحمانی، سید پریل شاہ بخاری، مولانا عبدالغنی، مولانا اللہ وسایا صدیقی، مولانا ثناء اللہ حیدری، مولانا عبدالصمد حیدری، مولانا عبدالجبار حیدری، مولانا معاویہ اعظم، مولانا ریحان محمود ضیاء، مولانا رمضان مینگل، مولانا عبداللہ سندھی، نجم الدین مجاہد، مولانا عبدالکریم مری اور دیگر قائدین نے خطاب کیا۔

اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ ہم پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ اور تحفظ ناموس صحابہ کی آئینی جدوجہد کر رہے ہیں۔ نظام خلافت راشدہ وطن عزیز پاکستان کا مقدر بن کر رہے گا۔ ہماری قربانیوں کا مقصد پاکستان میں پرامن طریقے سے اسلامی نظام کی راہ ہموار کرنا اور تحفظ ناموس صحابہ کو قانونی حیثیت دلوانا ہے۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کارکنوں سے کہا کہ وہ آئندہ الیکشن کی بھرپور تیاری کریں اور دشمنان صحابہ کا راستہ روکیں۔ گستاخ صحابہ ہمارے ووٹوں سے منتخب ہو کر اسلام دشمن طاقتوں کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے ایران کے ایٹمی طاقت بننے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایران مسلم ممالک میں مذہب کے نام پر مسلسل مداخلت کر رہا ہے جس کی وجہ سے ان ممالک میں مذہبی دہشت گردی کو فروغ مل رہا ہے۔ ایران مسلم ممالک پر اپنی چودھراہٹ کو قائم کرنے کیلئے دہشت گردی کا ذریعہ اختیار کر رہا ہے۔ مسلم حکمران ایران کی حدود کا تعین کریں اور اسے اپنے ممالک میں مداخلت سے باز رکھیں۔ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے وطن عزیز پاکستان کیلئے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وہ ہمیشہ احقاق حق وابطال باطل کیلئے کوشاں رہے۔ اہل سنت والجماعت کے مرکزی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کہا کہ پاکستان ہمارے اکابر کا دیا ہوا اثاثہ اور اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اسکی حفاظت ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ ہم اس ملک پر کبھی آنچ نہیں آنے دیں گے اور دفاع پاکستان کیلئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ اہل سنت والجماعت کراچی کے صدر مولانا اورنگزیب فاروقی نے کہا کہ علامہ علی شیر حیدریؒ نے جس مشن کیلئے ہمیں کھڑا کیا تھا ہم اس پر ثابت قدمی کے ساتھ کھڑے ہیں اور اسکی تکمیل کیلئے پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا ایک مخصوص گروہ نے کراچی کا امن تباہ کیا ہوا ہے، حکومت کراچی کا امن قائم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ کراچی میں ایران کی پشت پناہی میں کام کرنے والے دہشت گردوں کو روکا نہ گیا تو حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ بحرین، شام، پاکستان، لبنان اور اسی طرح دوسرے مسلم ممالک میں پائی جانے والی فرقہ وارانہ لہر میں ایران ملوث ہے۔ عالمی طاقتوں کو چاہیے کہ وہ ایران کو ایسے اقدامات سے باز رکھیں جس سے مسلم ممالک کا غیر محفوظ ہونے اور وہاں فسادات کا اندیشہ ہو۔ ایران کو عالمی قوانین کا پابند بنایا جائے اور اس کی حدود متعین کرتے ہوئے دیگر ممالک میں مداخلت سے روکا جائے۔

کانفرنس میں علامہ علی شیر حیدریؒ کے فتاویٰ پر مشتمل کتاب فتویٰ امام اہل سنت کی تقریب رونمائی بھی کی گئی۔

لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت
1500 روپے
نسخہ جوہر زیتون
فوائد جوہر زیتون
جوہر زیتون جوڑوں کے درد کا مکمل علاج
0308-7575668
0345-2366562
شعبہ طب نبوی دار الخدمت

محمد پیغمبر
یا اللہ مدد
صحابہؓ رہبر
ہارون سیڈز
زرعی ادویات
بیج
کھاد
ریلوے بڑی پھاٹک ٹیکسلا
منجانب خاکپائے حضرت امیر معاویہؓ
قیصر محمود
0301-5336591

مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کے گھر چھاپہ دہشت گردی ہے

ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں

اہلسنت والجماعت کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے خلافت راشدہ کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا اہلسنت والجماعت کے خلاف ملک بھر میں جاری کریک ڈاؤن اور کارکنان کی بلا جواز گرفتاری اور اہلسنت والجماعت کے مرکزی رہنما مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کے گھر پر چھاپہ کے دوران گھر کی چادر، چاردیواری کو پامال کرنے اور ان کے بوڑھے والد مولانا عبدالمعبود مدظلہ اور ان کے بھائی کو گرفتار کرنے کے خلاف سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اہلسنت والجماعت کے خلاف کریک ڈاؤن حکومت کا اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کا حربہ ہے۔ وزارت داخلہ دہشت گرد اور امن پسند لوگوں میں فرق کے ساتھ حکومت اور میڈیا اہلسنت والجماعت اور لشکر جھنگوی میں فرق کرے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی کسی دہشت گرد تنظیم کے سربراہ نہیں اور ہماری جماعت محب وطن لوگوں پر مشتمل ہے، شیعہ سنی مسئلہ کے حل کے لیے ہمیشہ ٹیبل ٹاک کی راہ اپنائی ہے، وزارت داخلہ، سپریم کورٹ یا پارلیمنٹ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے جہاں طلب کرے گی ہراول دستہ کا کردار ادا کریں گے، امن کے نفاذ کے لیے کسی آپریشن کے مخالف نہیں یک طرفہ کاروائی ناقابل برداشت ہے، اگر دھونس، دھمکی اور دھرنوں کے ذریعے امن پسند لوگوں کے خلاف کاروائی ہوسکتی ہے تو دھرنوں کے ذریعے امن پسند لوگوں کو بچایا بھی جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کے خلاف سخت آپریشن ہمارا دیرینہ مطالبہ ہے، لیکن یک طرفہ اور اہلسنت والجماعت کے پرامن لوگوں کے خلاف کاروائی ناقابل برداشت ہے، طاقت کا استعمال اور بلا جواز گرفتاریوں کے ذریعے دراصل دہشت گردوں کو تحفظ فراہم کرنا اور حکومت اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے ہمیں طاقت کے بل بوتے پر دہشت گرد کہا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاقت کے ذریعے مسئلہ کو دبایا تو جاسکتا ہے لیکن حل نہیں کیا جاسکتا، ہم نے کبھی ہتھیار نہیں اٹھائے، موجودہ حکومت کے پانچ سالہ دور میں علماء و دینی کارکنان کی شہادتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے، اگر ہم دھرنوں اور طاقت کے ذریعے بات منوانا چاہتے تو لاکھوں طلبہ اور کارکنان کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرسکتے تھے۔ ہم نے ہمیشہ آئینی اور قانونی راہ اپنائی ہے۔ لیکن حالیہ مشاہدات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکمران دھرنوں اور آئین کی پامالی کی زبان سمجھتے ہیں اگر بلا جواز گرفتاریاں اور چھاپوں کا سلسلہ نہ رکا اور امن پسند گرفتار کارکنوں کو رہا نہ کیا گیا تو ہم بھی راست اقدام اٹھائیں گے۔ دہشت گردوں کے خلاف بلا امتیاز کاروائی کی جائے ہماری تمام تر ہمدردیاں حکومت کے ساتھ ہوں گی۔

رپورٹ: محمد طیب حیدری...... سیکرٹری اطلاعات اہلسنت والجماعت، اسلام آباد 0300-5328410

مولانا اورنگزیب فاروقی کا فقید المثال استقبال

قائد اہلسنت کراچی علامہ اورنگزیب فاروقی کی خانپور آمد پر اہلسنت والجماعت کے ضلعی صدر محمد شفیق معاویہ اور تحصیل صدر منظور احمد صدیقی کی قیادت میں کارکنوں نے شاندار استقبال کیا۔ پھولوں کی برسات اور شان صحابہ کے نعروں کی گونج میں 25 کلومیٹر لمبی ریلی جس میں سینکڑوں گاڑیاں اور موٹر سائیکلوں کی کثیر تعداد میں خانپور سے گلشن ابوبکر صدیقؓ پہنچے جہاں پر امیر عزیمت کانفرنس سے تاریخ ساز خطاب کیا۔ جماعت کی اچھی کارکردگی پر حضرت فاروقی مدظلہٗ نے ضلعی صدر قاری محمد شفیق تحصیل صدر منظور احمد صدیقی اور جنرل سیکرٹری قاضی حبیب اللہ کو ڈائری گفٹ کی یونٹ کے جنرل سیکرٹری عطاء اللہ خاں کے نکاح کی تقریب میں حضرت فاروقی مدظلہٗ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور قائد کراچی نے اپنے محسن عبدالرحمٰن شہید کو خراج تحسین پیش کیا اور فاتحہ خوانی کی۔ جامعہ مخزن العلوم میں طلباء کرام سے فکر انگیز خطاب کے بعد جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کا بھی دورہ کیا۔ اس موقع پر اہلسنت کے چاروں تحصیلوں کے صدر، سٹی صدر میاں جاوید اقبال، اسداللہ فاروقی، قاری محمد عمر ساقی، میاں محمد عمر فاروقی، مولانا محمد بلال عثمانی موجود تھے۔

(رپورٹ: قاری اقبال احمد، نمائندہ الایثار 0300-6738997)

☆......☆......☆

تبصرہ کتب

◁ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہوسکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ ''تبصرہ کتب'' کے نام سے شروع کررہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

◁ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کرسکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان

صبح 8 سے شام 5 بجے

0306-7610468

بزم قارئین

☆......"نظام خلافت راشدہ" غلامان صحابہ کی پہچان
اللہ پاک آپ کو اور آپ کے تمام دوستوں کو خوش رکھے اللہ پاک آپ کی محنت کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ آمین۔
(صدر تحصیل تونسہ، حافظ محمد ابراہیم الحسنی 0300-7916396)

☆......ایک حدیث ایک مشن اور ایک جیسی ہی شہادت:
مولانا عبدالمجید دین پوری شہیدؒ نے آخری حدیث یہ پڑھائی۔

القبر روضۃ من ریاض الجنۃ

قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور استاد جی نے یہ بھی فرمایا تھا کہ شامزئی شہیدؒ نے آخری حدیث یہ پڑھائی تھی پھر شہید ہو گئے۔ (حضرت دین پوری شہیدؒ کے شاگردوں نے روتے ہوئے بتایا) 0301-6005648

☆......ماتم کرنا بے صبری ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے فرمایا "صبر کا ایمان سے ایسا تعلق ہے جیسے جسم کے ساتھ سر کا۔ جب سر نہ رہے تو جسم نہیں رہتا۔ اور اسی طرح جب صبر نہ رہے تو ایمان نہیں رہتا" شیعہ بک (اصول کافی جلد 2 ص 87 کتاب الایمان والکفر، باب الصبر) 0313-6963564

☆......فیضان محمدؐ کی تصویر صحابہؓ ہیں
اللہ کی شریعت کی تعبیر صحابہؓ ہیں

گر قرآن کلام اللہ ہے شان محمدؐ کی
تو زبان محمدؐ کی تقریر صحابہؓ ہیں

گر کفر سے بچنا ہے تو اصحابؓ سے جڑ جاؤ
ظلمات کے طوفان میں تنویر صحابہؓ ہیں

ہر سمت مچلتی کرنوں نے افسوں شب غم توڑ دیا
اب جاگ اٹھے ہیں دیوانے دنیا کو جگا کر دم لیں گے

یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خوں میں نہا کر دم لیں گے

سوچا ہے کفیل اب کچھ بھی ہو ہر حال میں اپنا حق لیں گے
عزت سے جئے تو جی لیں گے یا جام شہادت پی لیں گے

عبداللطیف فاروقی 0303-8222472

☆......ملفوظ
حضرت اقدس عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم نے فرمایا......"وصیت کر جاؤں گا" نبیؐ کے صحابہ سے دشمنی رکھنے والے کو جو دوست رکھتا ہے میرے جنازے میں شریک نہ ہونے دیا جائے"۔
(بحوالہ ماہنامہ الابرار کراچی صفحہ 26 جنوری 2011ء)
0347-8380179

☆......دارالعلوم دیو بند نے 1283ء سے 1384ء تک کے عرصے میں 526 مشائخ طریقت 5888 مدرسین، 1164 مصنفین، 1784 مفتی، 1540 مناظر، 684 صحافی، 4388 خطیب و مبلغ اور 288 طبیب پیدا کیے۔ تفسیر کی 27 تصانیف' حدیث کی 40 سے زائد، فقہ کی 30 سے زائد، عقائد و کلام کی 15، ادب و نعت کی 21، تاریخ و سیرت کی 70 سے زائد کتب موجود ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ورثہ نبوت کی حفاظت ان ہی بوریہ نشینوں نے کی ہے تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔ (خیر الفتاویٰ ج ا ص ۴۹۸)
عبداللطیف فاروقی۔ 0303-8222472

☆......16 دسمبر 2012ء تا 15 جنوری 2013ء کے دوران افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات' فدائی حملے 5، مراکزہ' چیک پوسٹوں پر حملے 60، ٹینک بکتر بند تباہ 89، کمین (دوبدو جنگ 33) آئل ٹینکر و ٹرک تباہ 70، مرتد افغان فوجی ہلاک 1569، گاڑیاں تباہ 102، ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ 159، میزائل راکٹ، مارٹر حملے 42، ہیلی کاپٹر تباہ 1، سپلائی لائن پر حملے 28، صلیبی فوجی مردار 790۔ (ماہنامہ شریعت)
مراسلہ: عبداللطیف فاروقی
0303-8222472

☆:......اللہ نے زینت بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے
اسلام نے عزت پائی ہے محبوب خدا کے یاروں سے
ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں سمع و بصر، عثمانؓ و علیؓ ہیں قلب و جگر
حضرت کے ہیں منظور نظر، ہو کیوں نہ محبت چاروں سے
ہوتے ہیں خفا کیوں پوچھو ان غداروں سے
تعریف صحابہ ثابت ہے قرآن کے تیس پاروں سے
(عبدالرؤف فاروقی 0300-3721993)

☆......فتاویٰ جات مسلسل
روتے ہیں موت شہادت کو دن رات مسلسل
ایسے تو کبھی ہوتی نہیں برسات مسلسل

کانٹے کی طرح ہیں مسلم کفر کی نظر میں
رہتے ہیں ہماری گھات میں کفار مسلسل

کرتے ہیں اخوت کا پرچار جوں جوں دشمن اصحاب
بڑھتے چلے جاتے ہیں قتل کے باغات مسلسل

ہم نے تو کوئی جرم عظیم نہیں کیا حکمرانو!
لاتے ہیں اسٹیج پر اکابر کے فتاویٰ جات مسلسل

حکمرانوں کو راس آئی ہے فضا میرے وطن کی
کٹتے ہیں جہاں ان کے عیش حصہ میں دن رات مسلسل

اختر پاکستان میں نافذ ہو نظام خلافت راشدہ آمین
جہاں ہوتے ہی رہتے ہیں انتخابات مسلسل
رشید اختر قاسمی، فیصل آباد 0301-6005648

☆......نبی کے صحابہ......
نظریں نیچی......خیالات بلند......فکر وسیع......دل شہنشاہ......طبیعت فقیرانہ......ذہن خزانہ......چہرہ مسکراتا......زبان حق گو......کان سماع حق......ناک راہ عنبری......اخلاق پیغمبری......ہاتھ گھوڑے کی لگام پر......قدم نفس کی زبان پر......جوانی جنگی......زندگی جہادی......ہنسنا احباب میں......رونا محراب میں......نہانا آنسوؤں میں......سجنا خون میں......شوق شہادت کا......آرزو جنت کی......پناہ دوزخ سے......خوف قہار سے......محبت تلوار سے......یہ اللہ سے راضی......اللہ ان سے راضی......سبحان اللہ۔
مراسلہ: محمد طه اویسی رحیم یار خان
0303-5725102

☆......ہر ایک چراغ میں اپنا لہو جلانا ہے
اٹھو اٹھو کہ ہمیں انقلاب لانا ہے
جو موت سے نہیں ڈرتے وہ ہمارے ساتھ چلیں
بھنور میں بیٹھ کر دریا کے پار جانا ہے
رہیں نہ ہم تو جنازہ وصول کر لینا
قدم جو اٹھ گیا ہے پیچھے نہیں ہٹانا ہے
اٹھو اٹھو کہ ہمیں انقلاب لانا ہے
منتخب: عبدالمتین الائی، بٹ گرام 0321-9636647

☆:...... وہ میرے دل کی دھڑکنوں میں آتا اب بھی ہے
وہ یادوں کے چمن میں مسکراتا اب بھی ہے

اس کی جدائی تو ہزاروں پل پہ محیط ہے
اس کی موجودگی کا احساس جگمگاتا اب بھی ہے

اس کے لہو کی سرخی تو سبھی نے دیکھی مگر
اس کی حیات جاوداں کا چاند چمکتا اب بھی ہے

اسے راہ سے ہٹا کر بھی کافر کو قرار نہ مل سکا
طاغوت کے سینوں پر وہ دندناتا اب بھی ہے

خاموش نہ کر سکیں "جھنگوی" کو گمراہوں کو گولیاں
وہ "جھنگوی" گونجتا، گرجتا اب بھی ہے

مراسلہ: صادق حسین گورمانی، لیہ 0306-7845566

☆:...... جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا حافظ محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک نظر میں۔

نام: اعظم طارق...... ولدیت: فتح محمد......
ولادت: 28-03-1961...... شادی: 1979......
فراغت: 1980 بنوری ٹاؤن...... سپاہ صحابہ سے وابستگی: 1986...... بیٹے: 4، بیٹیاں: 4...... ایم پی اے: 4 مرتبہ...... ایم این اے: 3 مرتبہ...... گرفتاری: 9 مرتبہ...... قاتلانہ حملے: 12......
عمر: 42 سال...... شہادت: 06-10-2003......

مراسلہ: علی حیدر 0342-3746442

☆:...... یہ مشن حق نواز ہے
یہ حق کی آواز ہے
جو چل سکو تو ساتھ دو
یہاں کٹھن ہیں فاصلے
یہاں شہادتوں کے سلسلے
جو سہہ سکو تو ساتھ دو
ہے رافضیت غلیظ شیطانیت
ہے بلا کی کفریت
جو کہہ سکو تو ساتھ دو
یہ "مشن حق نواز" ہے
یہ حق کی آواز ہے
جو سنا سکو تو ساتھ دو

محمد اشرف چوہان...... اختر آباد
0334-7416821

☆:...... 21 فروری 2013 کا روزنامہ امت صفحہ نمبر 6 ضرور پڑھیں۔
ایرانی دارالحکومت تہران پر ڈھائی کروڑ سے زائد چوہوں کی یلغار، ایک چوہے کا وزن 5 کلو سے زائد، ایرانی حکومت پریشان، یاد رہے تہران کی کل آبادی اسی لاکھ ہے۔ یہ ہے دنیا میں گستاخ صحابہ کا حشر۔

عبدالستار قاسمی، کراچی 0333-3163975

☆:...... اخلاق اچھا ہونا اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔
دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔
مصیبت کی شکایت مت کرو اس سے اللہ ناراض اور دشمن خوش ہوتا ہے۔
خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش رکھو۔
علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔
نیک بننے کی کوشش ایسے کرو جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔
کسی سے ملو اس طرح کہ وہ دوبارہ آپ سے ملنے کی تمنا کرے۔ سیف اللہ، شورکوٹ 0336-7929028

☆:...... کراچی میں ایک سال میں 3500 سنی قتل ہوئے۔ جن میں علماء طلباء، ڈاکٹر اور تاجر شامل ہیں۔ اس سال کوئٹہ میں مولانا کریم مینگل، مولانا فیض اللہ، مولانا مطیع اللہ اور مولانا زبیر سمیت 28 جید علماء شہید ہوئے۔ 22 فروری کی شب کوئٹہ میں عبدالمنان کو گھر سے بلا کر ایف سی اہلکاروں نے قتل کیا۔ 22 فروری کو کراچی میں مولانا ذالفراز سمیت 3 کارکن شہید ہوئے۔ روزنامہ امت 23 فروری صفحہ 3۔ اہلسنت نیوز

☆:...... مفتی عبدالمجید دینپوری شہیدؒ کا مختصر تعارف:
ولادت: جون 1951 دین پور پنجاب تحصیل علم، بنوری ٹاؤن 1971۔ تحصیل فی الفقہ: بنوری ٹاؤن فراغت افتاء 1973۔ تدریس: بنوری ٹاؤن مدت تدریس 38 سال عہدہ: استاد الحدیث ورئیس دارالافتاء بنوری ٹاؤن، نائب رئیس دارالافتاء جامعہ معہد الخلیل الاسلامی۔ شیخ الحدیث، مدرسہ درویشیہ۔ امام وخطیب مسجد الحمراء۔ آخری درس حدیث سوا سات تا آٹھ بجے صبح، کتاب ترمذی ثانی صفحہ 72 اور 73 موضوع قبر، حوض کوثر اور شفاعت کی دلنشین تشریح، شہادت عظمیٰ 31 جنوری 2013 جمعرات سوا بارہ بجے دن۔ عمر 62 سال۔

؎ شہادت سے آشنا تھا سبھی کا دل دکھا گیا
وہ اک دیا کیا بجھا لاکھوں دیے جلا گیا

(عبدالستار قاسمی، کراچی 0333-3163975)

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب ......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں۔

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک
☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک
☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک
☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک
☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک
☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹوسٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/500 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہدا پہنچانا چاہتے ہیں؟

1 | 5 | 10 | 50 | 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں......
پتہ......
مبلغ...... روپے بذریعہ......
دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔
تاریخ...... دستخط......

رابطہ ایڈیٹر
نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک [illegible]
0306-7610468

میری کہانی میری زبانی

کہانی، طیب علی

ترتیب: میاں ذوالفقار علی

اگر میاں تنویر عالم ایڈووکیٹ کے ہاں بطور ڈرائیور نوکری نہ کرتا تو نہ جانے آج بھی گمراہی، بددیانتی، منافقت کفرشیعیت اور بے غیرتی کی وادی میں ہی بھٹک رہا ہوتا۔

میرا تعلق ملتان ڈویژن کے ایک قصبہ سے ہے۔ والد صاحب فروٹ مرچنٹ ہیں ایک بھائی اور ایک بہن ہے۔ پرائمری کرنے کے بعد ہائی سکول میں زیادہ عرصہ نہ ٹھہر سکا آٹھویں کلاس میں ہی سکول جانا چھوڑ دیا۔ اس دوران میری دوستی سہیل عباس سے ہوگئی۔ سہیل کا والد کباڑ کا کاروبار کرتا ہے۔ ایک روز سہیل نے مجھے کہا کہ ہم دونوں نے ایک دعوت پر جانا ہے۔ میں تیار ہو کر اس کے گھر آ گیا تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہارن کی آواز سن کر ہم باہر آئے ایک کار ہمارے انتظار میں کھڑی تھی ڈرائیور نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا ہم دونوں دوست چند منٹ کی مسافت کے بعد شانہ کا نجف پہنچ گئے۔

وہاں پر کاظم عباس گردیزی نے ہمارا استقبال کیا۔ اس دعوت کے بعد میں بھی سہیل کی طرح کاظم عباس کا گہرا دوست بن گیا۔ کاظم کے والد بہت بڑے زمیندار ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان کی بیوروکریسی کے بڑے بڑے افسران سے ہونے کے ساتھ ساتھ ایران کی حکومت کے اعلیٰ حکام سے بھی ہے۔

پاکستان کی ایک بڑی شیعہ جماعت کے سربراہ آغا مرتضیٰ بھی ان کے گھر متعدد مرتبہ آ چکے ہیں۔ کاظم عباس نے ان کے ساتھ میرا تعارف یہ کہہ کر کروایا تھا کہ یہ "مختار فورس کے عہدیدار ہیں" حالانکہ اس وقت میں نے مختار فورس کا نام تک نہیں سنا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ کاظم عباس گردیزی کے ساتھ میری دوستی بہت گہری ہوگئی۔ حتیٰ کہ کئی بار میں موت کی وادی میں جانے سے چند لمحے ہی دور رہا۔ اللہ پاک نے شاید مجھے سیدھے راستے پر لانا تھا۔ اس لیے مجھے محفوظ رکھا۔ کاظم عباس کا میرے علاوہ بہت سے جرائم پیشہ لوگوں سے بھی واسطہ تھا۔ سپاہ محمد کے دہشت گردوں کو پناہ دیتا تھا۔ اس کے باوجود اس کا نام کسی بھی واردات میں ظاہر نہیں ہوا۔ ملتان میں سپاہ صحابہ کے جلسہ

کئی بار میں موت کی وادی میں جانے سے چند ہی لمحے دور رہا۔ اللہ پاک نے شائد مجھے سیدھے راستے پر لانا تھا اس لیے مجھے محفوظ رکھا

کے دوران ریموٹ کنٹرول دھماکہ کا ماسٹر مائنڈ کاظم عباس ہی تھا۔ اس دھماکہ میں پچاس کے قریب لوگ شہید ہوئے تھے۔

کاظم عباس کے ساتھ رہ کر میں بھی مکمل طور پر شیعہ بن گیا تھا۔ اس کے ساتھ مجلسوں میں شریک ہوتا۔ محرم کے دنوں میں اس کی مصروفیات بہت بڑھ جاتی تھیں۔ ذاکرین کو مجلسوں میں لانا اور لے جانا اس کی ذمہ داری ہوتی تھی۔ وہ ماتم کی مجلسوں میں کم ہی شریک ہوتا تھا۔ اس کے باوجود اصحاب رسول خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ اور سیدہ عائشہؓ اور سیدہ حفصہؓ کے ساتھ وہ بہت نفرت کیا کرتا تھا۔ ایک بار اس نے مجھے اپنے پاؤں اوپر کر کے دکھائے تو میں حیران رہ گیا کہ اس کے پاؤں کے تلوے اوپر نیچے تینوں خلفاء ثلاثہؓ اور دوسرے پاؤں کے نیچے سیدہ عائشہؓ، سیدہ حفصہؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ کے نام لکھے ہوئے تھے۔

یہ نام اس نے ٹیٹو کے ذریعے کندہ کروائے ہوئے تھے۔ ایک بار میں نے اس سے سوال کیا کہ ہم کلمہ میں علی ولی اللہ خلیفۃ بلافصل کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ پوری دنیا کے مسلمان تو ایسا نہیں پڑھتے اس نے کہا کہ علی ولی اللہ پڑھنے سے انسان مومن بن جاتا ہے۔ مومن ہی اصل مسلمان ہوتا ہے۔ علی کی ولایت کے اقرار کے بغیر کوئی بھی انسان مومن نہیں بن سکتا ہے۔ جو شخص علی کی ولایت کا اقرار نہ کرے وہ منافق ہوتا ہے۔ قرآن پاک نے ان لوگوں کو منافق قرار دیا ہے۔ جو علی کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آج تک کسی نبی کو اس وقت تک نبوت نہیں ملی جب تک اس نے علی کی ولایت کا اقرار نہیں کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے کہا کہ امامت کا درجہ تمام انبیاء سے بالاتر ہے۔ اس نے کہا کہ یہ قرآن وہ نہیں ہے جو آنحضور ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اصل قرآن پاک امام المنتظر قائم آل محمد کے پاس ہے۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تو اصل قرآن پاک اپنے ساتھ لائیں گے۔ میں نے کہا کہ اگر اصل قرآن پاک یہ نہیں ہے تو پھر پوری شیعہ قوم اس قرآن پاک کو کیوں پڑھتی ہے۔ اور مانتی بھی ہے۔ اس نے کہا کہ ہم امام جعفر صادقؒ کے حکم سے مجبور ہیں۔ جو انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جب تک اصل قرآن پاک امام مہدی لے کر نہیں آ جاتے اس وقت تک اس قرآن پاک پر ایمان لانا ضروری اور فرض ہے۔ جب امام غائب ظاہر ہوں گے تو اصلی قرآن پاک ساتھ لائیں گے پھر وہی قرآن پاک پڑھا جائے گا۔ اور اسی قرآن پاک کے مطابق فیصلے ہوں گے۔

میں سمجھ رہا تھا کہ کاظم عباس یہ سب باتیں اپنی طرف سے کرتا ہے۔ لیکن جب مجھے شیعہ ذاکرین اور مجتہدین سے ملاقاتوں کا موقع ملا تو پتہ چلا کہ ان تمام لوگوں کا بھی یہی عقیدہ اور مذہب ہے۔ کئی بار کاظم کے ساتھ لاہور ٹھوکر نیاز بیگ گیا ہوں۔ شیعہ مذہب کی تمام رسومات میں پیش پیش رہا کرتا تھا۔ مجھے پتہ چلا کہ کاظم عباس کے لاہور کے قبضہ مافیا سے بھی تعلقات ہیں کئی پراپرٹی ڈیلروں کے ساتھ اس کا شغل تھا اس نے کئی اشتہاری اور مفرور لوگوں کو بھی پناہ دی ہوئی تھی۔ کاظم عباس بظاہر تو نیک، ہمدرد اور دستوں کا

ملتان میں سپاہ صحابہ کے جلسہ کے دوران ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کا ماسٹر مائنڈ کاظم عباس تھا۔ اس دھماکہ میں تقریباً 50 کارکن شہید ہوئے تھے

CS CamScanner

دوست انسان تھا۔ لیکن کاظم عباس کی موت اتنی بھیانک اور عبرتناک تھی کہ انسان اس کے تصور سے بھی کانپ جاتا ہے۔ ایک روز کاظم نے مجھے فون کیا کہ جلدی تیار ہو کر آ جاؤ لاہور جانا ہے۔ وہاں پر کسی پارٹی کے ساتھ پراپرٹی کا سودا کرنا تھا۔ میں صبح نو بجے کے قریب ان کی کوٹھی پر پہنچ گیا۔ وہ میرا انتظار کر رہا تھا۔ روانگی کے اور تھے میں گاڑی کی چابی لے کر گیراج سے گاڑی نکالی ان لڑکوں کا نام شاہد نیچا اور شہزاد تھا۔ جب ہم چوک میتلا سے دھاڑی کی طرف تقریباً 10 کلومیٹر کے فاصلے پر پہنچے تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔ میں نے کاظم کا بتایا تو اس نے کہا کوئی بات نہیں تمہارا وہم ہے۔ اسی دوران ایک فور ڈور ڈالا ہمارے برابر میں آیا اس میں سے ایک کلاشنکوف بردار نے مجھے گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے گاڑی روک لی۔ اس ڈالے کے پیچھے 4 بندوق بردار بیٹھے ہوئے انہوں نے ڈالے سے اتر کر اگلی سیٹ سے کاظم عباس کو زبردستی اتار لیا اور گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی میں ڈال کر لے گئے۔ نیچا اور شہزاد بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئے میں نے ان کے گھر جا کر ساری کہانی بیان کی تو اس کے والد اور بھائیوں کو بڑی تشویش ہوئی انہوں نے ہر جگہ اطلاع کر دی۔ مقامی پولیس کا DSP بھی وہاں آ گیا۔ پولیس نے مجھے کئی روز تک حراست میں رکھا۔ مجھے اس کے علاوہ کچھ علم نہیں تھا۔ پولیس نے مجھ سے لاہور اور دیگر علاقوں کے دوستوں کے بارے میں معلومات لیں۔ ایک ہفتہ کے بعد مجھے چھوڑ دیا گیا اس کے تقریباً تیسرے دن مانگا منڈی سے لاہور روڈ کی طرف تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر کاظم عباس کی لاش مل گئی۔ اس کے جسم پر تشدد کے نشانات کے ساتھ ساتھ کیڑے پڑ چکے تھے۔ جسم اتنا پھولا ہوا تھا کہ چہرہ پہچاننا مشکل تھا۔ اس کو گھر والوں نے پاؤں پر اصحاب رسول کے ناموں کی وجہ سے شناخت کر لیا تھا۔

کاظم عباس کی موت کے بعد میں مکمل طور پر فارغ ہو گیا تھا۔ بے روزگاری کی وجہ سے ہر وقت پریشان رہتا تھا۔ کسی ذریعے سے میاں تنویر عالم کے ساتھ میرا رابطہ ہو گیا۔ انہیں ڈرائیور کی ضرورت تھی۔ پہلے دن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر ٹیپ ریکارڈر آن کیا تو بڑی جوشیلی تقریر سننے کو ملی آواز میں اتنا رعب اور درد موجود تھا کہ بند کرنے کی بجائے سنتا ہی گیا۔ یہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی پشاور میں کی جانے والی تقریر تھی۔

اسکے بعد میں نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی کئی تقاریر سنیں تو میری آنکھیں کھل گئیں۔ اس سے قبل دیگر اصحاب کے ساتھ ساتھ سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں بھی میرے دل میں بہت زیادہ بغض موجود تھا۔ جب

> **کاظم عباس کی موت اتنی بھیانک اور عبرتناک تھی کہ انسان اس کے تصور سے بھی کانپ جاتا ہے**

میں نے سیدنا امیر معاویہؓ کی شان میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تقریر سنی تو ششدر رہ گیا مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تقاریر سننے کے بعد میں نے میاں تنویر عالم کو شیعہ بننے کی ساری کہانی اور کاظم عباس کے عبرتناک انجام سے آگاہ کیا انہوں نے کہا شیعہ مذہب کوئی دین نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش ہے۔ جس نے اصحاب رسول کے خلاف نفرت بیدار کرنے کے لیے سارا مذہب ترتیب دیا ہے۔ میرے والد صاحب چونکہ پیر سید باقر علی شاہ سجادہ نشین کیلیانوالہ شریف کے مرید ہیں۔ انہوں نے اپنے پیر صاحب کے خواب کا ایک واقعہ مجھے سنایا کہ "ایک بار مجھ سے سیدنا امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی ہو گئی تھی۔ تو رات کو خواب دیکھا کہ آگے آگے حضور پاکؐ جا رہے ہیں اور ان کے پیچھے حضرت علیؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ تشریف لائے ہیں آنحضور ﷺ اور سیدنا امیر معاویہؓ خاموش ہیں لیکن حضرت علی المرتضیٰؓ نے مجھے ڈانٹ پلائی کہ" امیر معاویہ نے لڑائی مجھ سے کی ہے یا تجھ سے؟ تمہیں ہمارے معاملے میں مداخلت کا حق کیا ہے؟ اگر امیر معاویہ میرے یا میری اولاد کے دشمن ہوتے تو ان کو حضور پاک ﷺ کی معیت کبھی نصیب نہ ہوتی۔ اس بات سے مجھ پر یہ بات آشکارا ہو گئی کہ یہ دونوں شخصیات باہم شیر و شکر ہیں۔ لہٰذا حضرت امیر معاویہؓ کی گستاخی کرنے والا خواہ وہ حضرت علی

> **جب میں نے سیدنا امیر معاویہؓ کی شان میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تقریر سنی تو ششدر رہ گیا**

المرتضیٰؓ کا محب ہی کہلواتا ہو یا سرکار دو عالم کی محبت کا گن گاتا ہو۔ وہ درحقیقت انسان کہلانے کا حق دار نہیں بلکہ دوزخی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔"

یہ خواب مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی کتابوں میں بھی نقل کیا ہے۔

اپنے والد صاحب کی یہ بات اور ان کے پیر صاحب کا خواب میرے دل میں سما گیا۔ اس کے بعد میں نے شیعہ کے گندے مذہب سے مکمل طور پر توبہ ہی نہیں کی۔ بلکہ سپاہ صحابہ میں مکمل طور پر شمولیت بھی اختیار کر لی ہے۔ اگر ہو سکے تو یہ کہانی نظام خلافت راشدہ میں شائع فرما دیں۔ والسلام طیب علی

☆☆☆☆☆

قارئین نظام خلافت راشدہ کے نام دست بستہ درخواست

محترم قارئین! سب سے پہلے میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے رسالہ "نظام خلافت راشدہ" کو بہت زیادہ پذیرائی بخشی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ نظام خلافت راشدہ خالصتاً نظریاتی اور تحریکی رسالہ ہے اس میں کمرشل ازم کا کوئی عنصر شامل نہیں ہے۔ دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے ہم نے مہنگائی میں بے پناہ اضافہ ہونے کے باوجود رسالہ کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا۔ اب جب کہ تمام رسائل اور اخبارات نے قیمتیں بڑھا دی ہیں اس لیے ہم بھی مہنگائی کے ہاتھوں مجبور ہو چکے ہیں کہ رسالہ نظام خلافت راشدہ کی قیمت میں اضافہ کر دیں۔ اس لیے آئندہ شمارہ سے اس کی قیمت فی رسالہ -/40 روپے اور سالانہ چندہ -/560 روپے ہوں گے۔ امید ہے کہ آپ ہماری مجبوری سمجھتے ہوئے نئی قیمت کو قبول فرمائیں گے

۔والسلام: چیف ایڈیٹر: نظام خلافت راشدہ

حمدیہ قطعہ

وہ رنگ و نور کا خالق خدائے حسن و جمال
وہ جس کی رحمت و بخشش کا جائزہ ہے محال

بسا لیا ہے اسے ہم نے دیر و کعبہ میں
مکین سمت نہیں ہے خدائے آب و جبال

حدید مرزا مرحوم

ہزارہ برادری کی خاطر ہمارے گھر غیر محفوظ کر دیئے گئے

قائد اہلسنت بلوچستان مولانا محمد رمضان مینگل

اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کی بڑی تعداد نے بدھ کی صبح حب ندی کے قریب آر سی ڈی ہائی وے پر دھرنا دیا، جس کی وجہ سے کراچی کا رابطہ بلوچستان سے مکمل طور پر کٹ گیا۔ ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے سینکڑوں گاڑیاں اور خوردنی و دیگر اشیاء لے جانے والے ٹرک بھی کھڑے ہوگئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس، ایف سی اور رینجرز بھی موقع پر پہنچ گئی۔ مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ کوئٹہ آپریشن کے دوران گرفتار ہونے والے 113 کارکنوں کی رہائی تک دھرنا جاری رہے گا۔ رات گئے انتظامیہ کی جانب سے مطالبہ پورا کرنے کی یقین دہانی پر مظاہرین منتشر ہوگئے۔ ادھر کوئٹہ میں اہلسنت والجماعت بلوچستان کے صوبائی امیر مولانا محمد رمضان مینگل، سرپرست مولانا محمد غوث حقانی، جنرل سیکرٹری علامہ ثناء اللہ فاروقی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوئٹہ انتظامیہ نے اہلسنت دشمنی کی تمام حدیں پار کر دی ہیں اور ہزارہ برادری کی خاطر ہمارے گھر غیر محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔ گزشتہ روز کوئٹہ میں بے گناہ شہریوں کو پولیس مقابلے کے ذریعے شہید کر کے انہیں میڈیا میں دہشت گرد ظاہر کیا گیا، جو سفید جھوٹ ہے۔ بے گناہ سنی مسلمانوں کی گرفتاری سے کسی صورت امن قائم نہیں ہو سکتا، دہشت گردی کے واقعات میں اعلیٰ پولیس حکام ملوث ہیں۔

نویں سالانہ

یا اللہ مدد

بروز ہفتہ 23 مارچ
صبح 10 بجے

(انشاء اللہ)

پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس

بمقام: محمدی پارک (ہاکی گراؤنڈ) کوٹ رادھا کشن

جس میں قائدین اہلسنت والجماعت ذی وقار علمائے کرام، وکلاء، صحافی، سیاسی اور سماجی حضرات خطاب فرمائیں گے۔

منجانب: نصیر احمد صدر اہلسنت والجماعت کوٹ رادھا کشن (قصور) رابطہ نمبر 0333-4945890 0300-6577075

آپ کی مشکلات کا روحانی وطبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور پاک ﷺ کو طبیب کامل بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کا علاج قرآن پاک کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد، کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے۔ غرض یہ کہ آقا دو جہاں ﷺ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی، ذیل میں ہم طب نبی ﷺ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچا رہے ہیں۔

کھوئے ہوئے یا مفرور کو واپس بلانا:

اگر کوئی گھر سے بھاگ گیا ہو یا جانور گم ہو گیا ہو تو باوضو سورۃ والضحیٰ ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھے اور جب آیت وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى پر پہنچے تو اس آدمی کا نام لے اور اس کی ماں کا نام لے اگر جانور ہے تو اس کا نام لے مثلاً بھوری بھینس، کالی گائے، سرخ بکری وغیرہ۔ انشاء اللہ گمشدہ یا بھاگا ہوا جلد واپس آ جائے گا۔

فوت شدہ کو خواب میں دیکھنا:

اگر کوئی شخص فوت ہو گیا اور اس کا عزیز اسے خواب میں دیکھنے کا آرزومند ہو تو جمعہ کی رات یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات سورۃ التکاثر ...... اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پارہ نمبر ۳۰ سورہ نمبر ۱۰۳ کو باوضو ایک سو تیرہ (۱۱۳) مرتبہ باوضو پڑھے اور دائیں کروٹ پر سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مردہ خواب میں دکھائی دے گا اور بات چیت بھی کرے گا۔

دشمن کے مکر و فریب سے محفوظ رہنے کا عمل:

جو شخص اپنے حاسدین اور دشمنوں سے تنگ ہو تو وہ سورہ قریش اکتالیس (۴۱) مرتبہ اکتالیس (۴۱) دن تک روزانہ بعد از نماز مغرب ورد کرے دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

ناجائز مقدمے اور قید سے رہائی کا عمل:

جو شخص ناجائز مقدمے میں پھنسا ہوا ہو یا قید میں ہو تو روزانہ سورہ مزمل اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھا کرے۔ خالق کائنات رہائی کے اسباب فرما دیں گے۔

جریان کا علاج:

جریان کا مریض اگر روزانہ سورہ حجرات پارہ نمبر ۲۶ سورہ نمبر ۴۹ کو تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اکتالیس (۴۱) یوم تک پئے تو انشاء اللہ خالق کائنات شفا اس مرض سے نجات عطا فرمائیں گے۔

حلال روزگار کے لیے:

جو شخص مالی حالات کی وجہ سے پریشان ہو اور گھر میں تنگدستی کا عالم ہو تو ان سب گھر والوں کو چاہیے کہ مذکورہ آیت (79) مرتبہ اوّل آخر درود ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر خالق کائنات کے حضور دعا کریں۔

(79) دن تک وظیفہ کریں انشاء اللہ کامیابی ہو گی۔

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ

لاعلاج امراض سے نجات کے لیے:

سخت سے سخت امراض سے شفاء کے لیے خصوصاً ہیپاٹائٹس، ٹی بی، شوگر اور کینسر سے نجات کے لیے یہ آیت کریمہ (80) دن تک اسی (80) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں مریض کے قریب اونچی آواز کے ساتھ پڑھیں اور دم کریں انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ

شہد

اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور ایک سورۃ مکمل سورہ نحل شہد کی مکھی کے نام سے موجود ہے۔ کتب حدیث میں بھی شہد کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے، ایک روایت میں ہے کہ دست ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور واپس آ کر اس نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں نے اسے شہد پلایا مگر کوئی نفع نہ ہوا۔ یعنی اس کے پلانے سے دستوں میں زیادتی ہوئی۔ یہ بات تکرار کے ساتھ پیش آتی رہی آپ ﷺ اسے شہد پلانے کا حکم دیتے رہے۔ تیسری بار یا چوتھی بار یہ نوبت آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کا فرمان سچ ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

شہد غیر معمولی منافع کا حامل ہے۔ معدہ و آنتوں کی گندگیوں کو صاف کر دیتا ہے۔ اس میں بھرپور غذائیت ہے کئی دواؤں میں ملایا جاتا ہے۔ اور ان میں قوت پیدا کرتا ہے۔ اور ان کی مضر کیفیات کو دور کرتا ہے۔ جگر اور سینے کو صاف کرتا ہے نکھار لاتا ہے۔

بلغمی کھانسی کو ٹھیک کرتا ہے۔ اگر شہد کو پانی میں ملا کر پلائیں تو باؤلے کتے کے کاٹے کو نفع دیتا ہے۔

اگر تازہ گوشت شہد میں ڈبو کر رکھ دیا جائے تو تین مہینے تک متعفن نہیں ہوتا اگر سبزیاں یا تازہ پھل شہد میں رکھے جائیں تو چھ ماہ تک عمدہ اور بہتر حالت میں رہتے ہیں۔ اس لیے اسے امین، حافظ، نگران اور امانت دار کہتے ہیں۔ اگر آنکھوں میں لگایا جائے تو دھند کے لیے نافع ہے۔ دانتوں پر ملنے سے ان میں چمک پیدا کرتا ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے شہد کو صبح کے وقت تین دن ہر مہینے استعمال کیا۔ اسے کوئی بیماری نہ ہو سکے گی۔ ایک اور حدیث شریف میں فرمایا کہ تم دو شافی دواؤں سے شفا حاصل کرو۔ شہد اور قرآن پاک سے۔

☆......☆......☆

خط وکتابت کے لیے
نقشبندی وروحانی علاج گاہ
محمد عمر فاروق نقشبندی
جامع مسجد محمدیہ بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد
0303-7740774
صبح 10 بجے سے 12 بجے تک
وقت کا لحاظ رکھیں

2013
خلافتِ راشدہ ڈائری

خوبصورت طباعت

بلند معیار

تاریخ ساز

مضبوط جلد

شہداء ناموس صحابہؓ کی تاریخہائے شہادت

معلومات کا خزانہ

انتہائی مناسب قیمت

نصیحت آموز اقوال کا مجموعہ

- نامور صحابہ و اہم شخصیات کے ایام وفات و شہادت
- آپ کی مشکلات کا روحانی حل
- وزن، حجم اور مقدار کے پیمانے
- قرآنی آیات، احادیث اور بزرگوں کے اقوال
- ملکی و غیر ملکی فون کوڈ نمبرز
- ملک بھر کے مقررین و نعت خواں کے فون نمبرز
- اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف
- تعزیرات پاکستان کی دفعات
- سال بھر کی نمازوں کے اوقات
- نقشہ سحر و افطار
- ٹیلی فون انڈکس
- دنیا کے اہم ممالک کے دار الخلافے، کرنسی، آبادی، اوقات
- نامور مدارس، شخصیات، اہم جگہوں کے فون نمبرز
- گزشتہ اور آئندہ سال کا ہجری و عیسوی کیلنڈر

منظر عام پر آچکی ہے

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

آج ہی اپنی کاپی محفوظ کروالیں

ہدیہ 300 روپے

رابطہ کے لیے انچارج خلافت راشدہ ڈائری 2013

بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان

041-3420396-0306-7810468